بہترین

ابھی

آنا

باقی

ہے

انجیل مقدس آسمان کی بادشاہی کے بارے میں کیا بیان کرتی ہے۔

بہترین

ابھی

آنا

باقی

ہے

انجیل مقدس آسمان کی بادشاہی کے

بارے میں کیا بیان کرتی ہے۔

مصنف

ڈیان ایم کینیڈی (Diane M. Kannady)

The Best is Yet to Come: What the Bible Says About Heaven Copyright © 2018 by Diane M. Kannady/Cover design by Gino Morrow Scripture quotations marked (NLT) are taken from the Holy Bible, New Living Translation, Copyright ©1996, 2004, 2007, 2013, 2015 by Tyndale House Foundation. Used by permission of Tyndale House Publishers, Inc., Carol Stream, Illinois 60188. All rights reserved. Scripture quotations marked (NIV) are taken from the Holy Bible, New International Version®, NIV®. Copyright © 1973, 1978, 1984, 2011 by Biblica, Inc.™ Used by permission of Zondervan. All rights reserved worldwide. www.zondervan.com The "NIV" and "New International Version" are trademarks registered in the United States Patent and Trademark Office by Biblica, Inc.™ Scriptures marked (KJV) are taken from the KING JAMES VERSION (KJV): KING JAMES VERSION, public domain. Scripture quotations taken from the Amplified® Bible (AMPC), Copyright © 1954, 1958, 1962, 1964, 1965, 1987 by The Lockman Foundation. Used by permission. www.Lockman.org. Scripture quotations taken from the New American Standard Bible® (NASB), Copyright © 1960, 1962, 1963, 1968, 1971, 1972, 1973, 1975, 1977, 1995 by The Lockman Foundation. Used by permission. www.Lockman.org. Scripture quotations marked (J. B. Phillips) are reprinted with the permission of Scribner, a Division of Simon & Schuster, Inc., from THE NEW TESTAMENT IN MODERN ENGLISH— REVISED EDITION by J. B. Phillips. Copyright © 1958, 1960, 1972 by J. B. Phillips. All rights reserved. Scripture quotations marked (TLB) are taken from The Living Bible, Copyright © 1971. Used by permission of Tyndale House Publishers, Inc., Carol Stream, Illinois 60188. All rights reserved. Scripture quotations marked (NCV) are taken from the Holy Bible, New Century Version, Copyright © 1987, 1988, 1991 by Word Publishing, Dallas, Texas 75039. Used by permission. Scripture quotations marked (CEV) are from the Contemporary English Version, Copyright © 1991, 1992, 1995 by American Bible Society. Used by Permission. Scripture quotations marked (The Word) are from THE WORD: The Bible From 26 Translations, Copyright © 1988, 1991, 1993 by Mathis Publishers, Inc., Moss Point, Mississippi 39562. Unless otherwise indicated, all Scripture quotations are taken from THE MESSAGE, copyright © 1993, 1994, 1995, 1996, 2000, 2001, 2002 by Eugene H. Peterson. Used by permission of NavPress. All rights reserved. Represented by Tyndale House Publishers, Inc. Published by TruConnections Press ISBN 13: 978-0-9846967-5-8

انتساب

یہ کتاب رچیس ان کرایسٹ فیملی (Riches in Christ Family) کی نذر ہے۔ آپ کی محبت، دوستی، تعاون اور دعاؤں کے بغیر شاید یہ کتاب ممکن نہ ہوتی۔ خدا کرے کے ہماری خدا کو جاننے کی بھوک اور اس کو صحیح بیان کرنے کی کوشش برکت پاے۔

کتاب کا مضمون

عنوان: آسمان کی بادشاہی پر کتاب کیوں؟-------------- 11

تعارف: ------------------ 15

پہلا حصہ۔ ماجودہ آسمان

1 باب: آسمان ایک حقیقی جگہ ہے------------- 19

2 باب: لوگوں نے آسمان کا سفر کیا ہے----------- 25

3 باب: ہمارے مرنے کے بعد کیا ہو گا----------- 32

4 باب: آسمان پر زندگی----------------------38

5 باب: ہم آسمان کی بادشاہی میں کس طرح کے ہونگے؟----51

6 باب: آسمان پر شادی-------------------- 63

دوسرا حصہ ---- نئی زمین

7 باب: زمین منصوبے کا حصہ ہے-------------- 73

8 باب: ہم زمین پر ہمیشہ رہیں گے-------------- 83

9 باب: زمین پر آسمان کا دارالحکومت------------- 92

10 باب: نئی زمین کے بارے میں انبیا کیا کہتے ہیں--------- 104

11 باب: نئی زمین پر قومیں، ثقافتیں اور تہذیبیاں--------- 131

12 باب: نئی زمین پر زندگی-------------------- 126

13 باب: نئی زمین پر زندگی کے بارے میں مزید--------- 138

14 باب: آسمان پر میں جانور---------------------- 155

15 باب: زمین پر آسمان کی بادشاہی---------------- 171

16 باب: بہترین ابھی آنا باقی ہے----------------- 175

نتیجہ : ---------------------------- 187

آسمان کا راستہ---------------------------- 189

نوٹس ------------------------------ 191

196------------------------- BIBIOGRAPHY

عنوان: آسمان کی بادشاہی پر کتاب کیوں؟

ہم سب میں ایک بات عام ہے کہ ہم سب نے ایک دن مرنا ہے۔ یہ حقیقت ہمیں ایک ناگزیر سوال سوچنے پر مجبور کرتی ہے کے قبر کے بعد کیا ہو گا؟ یہ کتاب میری اپنی سوچ کا نتیجہ ہے جو میں نے اس سوال کو کافی سال سوچنے کے بعد لکھی۔ جو میں نے پایا وہ زندگی تبدیل کرنے والی حقیقت ہے، اور مجھے امید ہے کہ یہ آپ کی زندگی بھی تبدیل کر دے گی۔

مسیحی ہونے کے ناطے میں موت کے بعد کی زندگی اور آسمان کی بادشاہی پر ایمان رکھتی ہوں۔ لیکن ہمارے ابدی گھر کے بارے میں زیادہ معلومات فراہم نہیں ہے۔ جو تھوڑا بہت سننے کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ آسمانی زندگی ایک ایسی جگہ ہے جہاں لوگوں کا آنا جانا زیادہ نہیں ہے____ ایک ایسی جگہ جہاں بادلوں میں نرسنگے پھونکے جاتے ہیں اور لوگ ایک دوسرے کو پہچانتے نہیں۔ میں نے مرد و خواتین کی لکھی ہوئی کئی کتابیں پڑھی ہیں جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ آسمانی زندگی کا دورہ کر چکے ہیں۔ اگر سچ کہوں تو کچھ سے میں لطف اندوز ہوئی اور کچھ میں مجھے بیوہ کو فوفیاں ملیں، جبکہ باقیوں نے مسیحی عقیدہ سے کافی ہٹ کر لکھا۔ موجودہ گرجاگھروں میں مسیحی پیغامات بھی آسمانی زندگی پر زیادہ معلومات فراہم نہیں کرتے کیوں کے ان کا زیادہ رجحان اس زندگی کو عملی طور پر بہتر بنانے پر ہے۔ اور وہ موت کے بعد کی زندگی کو زیادہ بیان نہیں کرتے۔

لہذا میں نے انجیل مقدس میں سے یہ تلاش کرنے کی ٹھان لی ہے کہ موت کے بعد کی زندگی کیسی ہو گی۔ میں نے کافی لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کی انجیل مقدس آسمان کی بادشاہی پر زیادہ معلومات فراہم نہیں کرتی لیکن میں کہوں گی کہ یہ اہم نہیں ہے۔ دراصل جتنا زیادہ ہم غور کریں گے اتنا ہی زیادہ ہمیں سمجھ ملے گی۔ میرا یہ کتاب لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے لوگ بھی خدا کے کلام سے آنے والی زندگی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکیں۔ اس سے پہلے میں مزید کچھ کہوں میں کچھ مختصر رہنمائی کرنا چاہوں گی کہ آپ کس طرح اس کتاب سے مفید ہو سکتے ہیں۔

سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتی ھوں کہ اس زندگی کہ بعد کی زندگی پہ اس کتاب کا سارا دھیان دینے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ موجودہ زندگی ضروری نہیں ہے، بلکہ میں یہ کہوں گی کہ آپ اس زندگی کو بھرپور طریقے سے گزاریں، بڑے بڑے خواب دکھیں اور انکو مسیحی زندگی کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کریں۔

ان خوابوں اور اہداف کو ہر ممکن حد تک حاصل کریں! لیکن یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ آپ کے وجود کی اکثریت اس زندگی کے بعد کی ہے انسان ابدی مخلوق ہیں جو موت کے بعد بھی وجود رکھتے ہیں۔ لہذا، اگر ہم ایک سو سال کے بھی ہوتے ہیں، یہ لامحدود کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر ہم جینا نہیں سیکھتے اس شعور کے ساتھ کہ اس زندگی کے بعد کی زندگی بہت وسیع ہے اور اگر ہم یہ حقیقت نہیں سمجھ پاتے تو یہ دنیا ہمارے لیے بہت مشکل ہو گی۔ اور ہم آنے والی زندگی کی خوشی سے محروم ہو جائیں گے۔ اس کتاب کو لکھنے میں میرا مقصد یہ ہے کے آنے والی زندگی میں آگے کیا ہے۔ آپ کو ایک نیا نقطہ نظر تیار کرنے اور اپنی اس زندگی کو دیکھنے میں مدد ملے گی۔ جیسا کے آپ اس زندگی کو مکمل طور پر گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسرا، یہ کتاب ایک بامقصد، منظم انداز میں لکھی گئی ہے۔ آسمان کی بادشاہی کو خدا کے مقصد سے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ نتیجے کے طور پر میں نے ابدی زندگی کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی ہے اس خیال کے ساتھ کے خدا کا انسان اور زمین کو پیدا کرنے کا مقصد کیا تھا۔ میں نے کتاب کے آغاز میں ہی خیالات کا اظہار کرنا شروع دیا ہے تا کے جیسے جیسے کتاب بڑے خیالات وسیع تر ہوتے جائیں۔ آپکو جو معلومات پہلے ملے گی وہ بعد میں نہیں ملے گی لیکن وہ کتاب کے مکمل ہونے تک آپ سب کچھ جان جائیں گے۔ الہذا کتاب کو تحمل سے پڑتے رهیں اور کتاب کے دوسرے حصے میں آپ سب کچھ جان جا ے گے کتاب منظم طریقے سے آگے بڑھتی ہے اس کو مکمل پڑے صرف من پسند ابوابوں کو پڑنا مددگار نہ ہو۔ ہر باب کی بنیاد پچھلی گفتگو اور بحث پر مبنی ہے۔ تیسرا یہ کتاب اکتاہٹ پیدا کرنے والی نہیں ہے کیوں کہ میں نے اسے نہایت مختصر لکھا ہے۔ اور آسمانی زندگی کا ہر پہلو اس سے منسلک نہیں کیا۔ نہ ہی آسمانی زندگی کے بارے میں ہر پیدا ہونے والا سوال کا تبصرہ کیا ہے– میں نے صرف عام سوالوں پر ہی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

میں نے اس میں کافی معلومات شامل کر دی ہے، جس وقت آپ اس چھوٹی سی کتاب کو مکمل طور پر پڑھ لیں گے، آپ کو جو کچھ ہونے کو ہے اس کی امید اور خوشی ہو گی اگرچہ سوالات کے جوابات ابھی نہیں دیئے جا سکتے۔

مزید پڑھنے پر آپ دیکھیں گے کہ کچھ جگہوں پر میں نے کچھ خاص الفاظ کے اصل معنی کا حوالہ دیا ہے اور کچھ جگہوں پر میں نے بائبل کے مختلف تراجم کا حوالہ دیا۔ بائبل انگریزی میں نہیں لکھی گئی۔ لکھاریوں نے عبرانی زبان میں (پرانا عہد نامہ) اور یونانی میں (نیا عہد نامہ) لکھا۔ صدیوں سے انجیل کا انگریزی سمیت دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوتا آیا ہے۔ سب سے مشہور انگریزی ترجمہ کنگ جیمز ورژن (King James Version) ہے۔ میں یہی سب سے زیادہ پڑھتی ہوں اور میں اسی کو اپنے مطالعہ کے لئے استعمال کرتی ہوں۔ تاہم، ۱۶۱۱ بعد از مسیح میں کنگ جیمز ورژن (King James Version) کا ترجمہ ہوا اور انگریزی زبان تب سے لے کر اب تک بہت زیادہ تبدیل ہو چکی ہے۔ ہم ایسے بہت سے الفاظ کا بالکل بھی استعمال نہیں کرتے جو سولہویں صدی میں بہت عام تھے، اور کچھ الفاظ کے مطلب ہی تبدیل ہو چکے ہیں۔ لہٰذا بعض اوقات کنگ جیمز ورژن (King James Version) کے کچھ فقروں کی وضاحت کرنے کے لئے اصل عبرانی اور یونانی الفاظ کا معائنہ کرنا لازمی ہے۔
دوسرے تراجم سے استفادہ حاصل کرنا، جو اصل یونانی اور عبرانی زبان کے ساتھ درست رہنے کے باوجود جدید الفاظ اور جدید انگریزی کا استعمال کرتے ہیں، مددگار ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، سارا کلام ترچھے حروف میں لکھا گیا تاکہ وہ نمایاں ہوں اور کلام کے کچھ خاص الفاظ اور فقروں پر زور دینے کے لئے نمایاں حروف استعمال کیا گیا۔ اور آخری بات، بہت سی جگہوں پر آپ دیکھیں گے کہ میں نے پڑھنے والے کو نوٹس کی ہدایت دی جن پر مخصوص نکات کی اضافی معلومات لکھی ہوئی ہے۔ یہ نوٹس کتاب کے آخر میں موجود ہیں۔

تعارف

اگرچہ ہم اسے تسلیم نہیں کرنا چاہتے، ہم میں سے اکثر آسمان کی بادشاہی میں جانے کے بارے میں اتنے پرجوش نہیں ہیں۔ اگر ہم بے دردی سے ایماندار رہیں، تو آسمان کی بادشاہی کی سب سے بڑی کشش یہ ہے کہ یہ جہنم نہیں ہے۔ آخر کون واقعی بادل پر رہنا چاہتا ہے اور ہمیشہ کے لیے بربط بجانا چاہتا ہے، چاہے بادل کی حویلی ہو اور اس پر سنہری گلی ہو۔ ہم میں سے بہت کم لوگ ایک لامتناہی چرچ کی خدمت میں گانا گاتے اور عبادت کرتے ہوئے ہمیشہ کے لیے گزارنے کے منتظر ہیں۔ اور اپنے پیاروں کو پہچاننے کے قابل نہ ہونے کا خیال آسمان کی بادشاہی کو اور بھی غیر مدعو کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، کیا کوئی واقعی اس خوبصورت دنیا کو پیچھے چھوڑنا چاہتا ہے؟ یقیناً، ہمیں زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے میں خوشی ہوگی۔ لیکن یہ خیال کہ ہم کبھی بھی کسی پہاڑی ندی کے پاس نہیں بیٹھیں گے، ایک اور طلوع آفتاب نہیں دیکھیں گے، یا اپنے چہرے پر موسم گرما کی ہوا کا جھونکا محسوس کریں گے، یہ بہت مایوس کن ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ آسمان پر زندگی کے بارے میں ان میں سے ہر ایک بیان بائبل کے انکشافات کے خلاف ہے۔ اس کتاب میں، ہم اس بات کا جائزہ لینے جا رہے ہیں کہ خدا کا کلام آسمان کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ یہ کہاں ہے؟ یہ کیسا ہوتا ہے؟ آپ کو جانے کے بارے میں کیوں پرجوش ہونا چاہیئے؟ ہمارے ابدی گھر کے بارے میں درست معلومات کی کمی نے بہت سے لوگوں کو اس چیز سے چھین لیا ہے جو بڑی امید اور خوشی کا ذریعہ ہونا چاہیئے: ہم آسمان پر جا رہے ہیں اور ہمارے وجود کا عظیم اور بہتر حصہ آگے ہے!

بائبل اُن مردوں کے احوال کو ریکارڈ کرتی ہے جنہوں نے ہمارے مستقبل کے گھر کا دورہ کیا۔ جو کچھ انہوں نے دیکھا اور سنا اس کے بارے میں ان کی گواہی یہ ظاہر کرتی ہے کہ خداوند کو جاننے والوں کے لیے ابھی بہترین وقت آنے والا ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک عظیم رسول پَولُس ہے، جو یسوع کا ابتدائی پیروکار ہے۔ مرنے سے کئی سال پہلے اسے آسمان پر لے جایا گیا تھا۔ جب بعد میں اسے قید کر دیا گیا اور اپنے عقیدے کی وجہ سے ممکنہ سزائے موت کا سامنا کرنا پڑا تو اس نے لکھا:

"کیونکہ زِندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مَرنا نفع۔ لیکن اگر میرا جِسم میں زِندہ رہنا ہی میرے کام کے لئے مُفِید ہے تو مَیں نہیں جانتا کہ کِسے پسند کرُوں۔ مَیں دونوں طرف پھنسا ہُوا ہُوں۔ میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کُوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہُوں کیونکہ یہ بُہت ہی بِہتر ہے۔" (فِلپّیوں 1 : 23-21)

پَولُس کو موت کا کوئی خوف نہیں تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے بہترین دن اس کے سامنے ہیں۔ اس زندگی کے بعد کی زندگی کو بعد کی زندگی کے طور پر بولو، لیکن یہ ایک غلطی ہے، یہ موجودہ زندگی پہلے کی زندگی ہے۔

بعض اوقات مرنے والوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بہتر جگہ پر ہیں۔ بدقسمتی سے، آسمان کی بادشاہی کے بارے میں غلط معلومات کی وجہ سے، اس طاقتور حقیقت کو ایک مذہبی طعنہ سے تھوڑا زیادہ پانی دیا گیا ہے۔ بہتر کا مطلب ہے "اعلیٰ اور اس طرح زیادہ فائدہ مند،" آسمان کی بادشاہی کے بارے میں بہت سے لوگوں کے عام خیالات کی طرح کچھ نہیں (ویبسٹر کی نیو اسٹوڈنٹس ڈکشنری 1969)۔ پولس اپنے تجربے سے جانتا تھا کہ آسمان پر زندگی بہتر ہے۔ ایک آدمی کے مطابق جو وہاں گیا تھا، یہ اس زندگی کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے کیونکہ یہ سب فائدہ ہے۔

بائبل میں اس بارے میں بہت کچھ کہا گیا ہے کہ جب ہم مرتے ہیں تو ہمارا انتظار کیا ہوتا ہے۔ آسمان کی بادشاہی حقیقی لوگوں کے ساتھ ایک حقیقی جگہ ہے جو حقیقی کام کرتے ہیں۔ زمین پر بہت سی اشیاء اور سرگرمیاں آسمانی چیزوں کے مطابق ہیں، جو ہمیں اس بات کی ایک جھلک پیش کرتی ہیں کہ آسمان کی بادشاہی کی سی دکھتی ہے اور مرد اور عورت کیسے رہتے ہیں۔ اگرچہ خدا کا کلام موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں ہر سوال کا جواب نہیں دیتا، یہ ہمیں کافی معلومات فراہم کرتا ہے کہ ہم یقین کر سکتے ہیں کہ آگے کیا ہے بہتر ہے۔ آسمان کی بادشاہی فائدہ ہے، نقصان نہیں، اور بہترین ابھی آنا باقی ہے۔

پہلا حصہ

موجودہ آسمان

باب 1

آسمان ایک حقیقی جگہ ہے

بہت سے لوگ آسمان کی بادشاہی میں جانے کے بارے میں بہت سوچ وچار کرتے ہیں کیونکہ یہ حقیقی نہیں لگتا۔ یہ دوسری دنیا لگتی ہے۔ ہم اسے دیکھ سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں اور جب ہم آسمان کی بادشاہی میں جاتے ہیں ہمارا جسم بھی ہمارے ساتھ نہیں جاتا ہے۔ آسمان ایک نہ دکھائی دینے والی مخلوقات سے بھری غائبانہ جگہ نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقی جگہ ہے۔

ہم آسمان کو دیکھ سکتے ہیں نہ چھو سکتے ہیں، اس لئے نہیں کہ یہ غیر حقیقی یا اس دنیا سے تھوڑا کم حقیقی ہے، بلکہ اس لیے کیونکہ یہ کسی اور طول و عرض میں ہے۔ انسان پانچ حواس کے ذریعے سمجھے جانے والے جسمانی مادے کے خلائی وقت کے تسلسل میں رہتے ہیں۔ لیکن جو ہم دیکھتے، سنتے، چھوتے، سونگھتے اور چکھتے ہیں حقیقت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کوانٹم فزکس میں حالیہ دریافتوں نے سائنسدانوں کی یہ نتیجہ اخذ کرنے میں رہنمائی کی ہے کہ تین انسان کے قابل فہم طول و عرض__ لمبائی، چوڑائی اور اونچائی (مسلر اور ایسٹ مین ۱۹۹۷، پی پی. ۸۵-۸۶) سے بڑھ کر دس قبل مشاہدہ طول و عرض ہیں۔

ایک ان دیکھی دنیا

سائنس نے اب اس بات کو منظور کرنا شروع کر دیا ہے جو بائبل نے ہمیں صدیوں پہلے بتا دی ہے: ایک ان دیکھا دائرہ__ ایک طول و عرض جو عام طور پر زمین پر مرد و خواتین کو نظر نہیں آتا (۲ کرنتھیوں 4:18؛ کلسیوں 1:16) خدا کا کلام ایسے کئی مواقع بیان کرتا ہے جہاں یہ دائرہ کچھ افراد کے لئے کھلا اور انھیں ان دیکھی دنیا دیکھنے کی اجازت دی گئی آیئے ان میں سے دو کو دیکھیں

فرشتانہ حفاظت:

پہلی مثال ہمیں آج سے اٹھائیس سو سال پہلے کے دور سے ملتی ہے۔شام کے رہنمانے اسرائیل کی سلطنت کے خلاف جنگی مہم کا آغاز کیا۔ عظیم خدانے شام کے جنگی منصوبے کاراز عظیم عبرانی نبی الیشع ہ پر ظاہر کیا،اس نے اسرائیل کو حکمت عملی قائم کرنے میں مدد دی۔جب شامی سلطان کے مشیر نے اسے سارے ماجرے سے آگاہ کیاتو اس نے اسرائیل کے شہر دوتین میں نبی کو پکڑوانے کے لئے اپنی فوج بھیجی (۲ سلاطین ۶: ۸ -۲۳)۔

الیشع کا خادم ایک صبح روز مرّہ کے کام کرنے کے لئے اٹھاتو شہر کو دشمن فوجوں سے گھیرا دیکھ کر گھبرا گیا۔البتہ الیشع بے خوف تھاکیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ خدا کی غائبانہ حفاظت میں محفوظ ہے__ اس نے دراصل انھیں اپنی پہلی ملاقات میں دیکھ لیا تھا۔اور مرد خدانے دعا کی اور کہاکہ اس نوجوان کی آنکھیں کھول دے تا کہ وہ اپنے محافظوں کو دیکھ سکے۔

"..... تب خداوند نے اس جوان کی آنکھیں کھول دیں اور اس نے جو نگاہ کی تو دیکھا کہ الیشع کے گرداگرد کا پہاڑ آتشی گھوڑوں اور رتھوں سے بھرا ہے"(۲ سلاطین۶:17، NIV)

الیشع اور اس کے خادم نے اصلی گھوڑے اور رتھ دیکھے۔رتھ اور جانور بظاہری طور پر آگ تھے،اس لئے نہیں کہ وہ شولوں سے بنے ہوے تھے،بلکہ اس لئے کہ وہ خدا کا اندیکھا جلال ظاہر کرتے تھے۔

فرشتانہ پیامبر:

دوسرا واقع آج سے دہ ہزار سال پہلے اس رات پیش آیا جب مسیح کی اس دنیا میں پیدائش ہوئی۔جب چرواہے بیت الحم کے شہر کے نزدیک میدان میں رہ کر اپنے غلہ کی نگہبانی کر رہے تھے ایک فرشتہ آسمان سے ظاہر ہوا اور مسیح کی آمد کی بشارت دی۔اوریکایک اس فرشتہ کے ساتھ آسمانی لشکر کی ایک گروہ خدا کی حمد کرتی ہوئی شامل ہوگئ۔جب یہ فرشتہ اپنا پیغام دے چکے تو مرئی اور پوشیدہ دائرے کے درمیان رابطہ بند ہوگیا۔

"اور خداوند کا فرشتہ ان کے پاس آکھڑا ہوا اور خداوند کا جلال ان کے چوگرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے۔مگر فرشتہ نے ان سے کہاڈرو مت کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتاہوں جو ساری امت کے واسطے ہوگی۔کہ آج داؤد کے شہر

میں تمھارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند۔ اور اس کا تمھارے لئے یہ نشان ہے کہ تم ایک بچہ کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے۔ اور یکایک اس فرشتہ کے ساتھ آسمانی لشکر کی ایک گروہ خدا کی حمد کرتی اور یہ کہتی ظاہر ہوئی کہ۔

عالم بالا پر خدا کی تمجید ہو

اور زمین پر ان آدمیوں میں جن سے وہ راضی ہے صلح۔

جب فرشتے ان کے پاس سے چلے گئے....."(لوقا 2 : 15-9)

ان دونوں واقعات میں، زمین کے آدمیوں پر اندیکھی دنیا کا انکشاف ہوا اور وہ یہ سمجھنے کے قابل ہو گئے جو اس سے پہلے سمجھ سے بالاتر تھا۔ آسمان کی بادشاہی سے آنے والے __ فرشتے اور رتھ اور گھوڑے __ الیشع، اس کے خادم اور چرواہوں کے دیکھنے پر اچانک سے وجود میں نہیں آئے۔ وہ ہمیشہ سے موجود تھے۔ وہ محض دوسری دنیا میں تھے۔

آسمان ایک مقام ہے

مسیح نے کہا کہ آسمان ایک نرم و ملائم آر پار دکھنے والے بادلوں سے بنی جگہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقی چھوئی جانے والی جگہ ہے۔ اور وہ یہ بات تب سے جانتا تھا جب سے وہ اس اندیکھی بادشاہی سے آیا ہے (یوحنا۳:۱۳، یوحنا۶:۳۸)۔ آئیں یسوع کی اس بات پر غور کریں جو اس نے مصلوب ہونے کی رات سے پہلے اپنے شاگردوں کو کہی تھی۔ اس کے الفاظ نے اندیکھی دنیا کی سچائی سے انکشاف کرایا۔

"تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں ۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمھارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آکر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو"(یوحنا14: 3-1)

یسوع جن لوگوں کے ساتھ زمین پر ساڑھے تین سال رہا، ان کو چھوڑ کر آسمان پر واپس جانے کو تھا۔ اس کے ان کے لئے تسلی بخش تھے اور انھیں حوصلہ دیتے تھے کہ ان کی یسوع سے علیحدگی محض عارضی ہے۔ آخر کار وہ پھر ملیں گے۔ یسوع

نے انھیں یقین دلایا کے وہ اپنے باپ کے گھر میں ان کے لئے جگہ تیار کرے گا۔ "ویبسٹر نیو سٹوڈنٹ ڈکشنری (۱۹۶۹)" جگہ کو " خلا میں ایک مقام " بیان کرتی۔ یسوع ایک حقیقی مقام پر جا رہا تھا جہاں اس کے شاگرد اسے ایک دن پھر ملیں گے۔

کچھ لوگ آسمان کی بادشاہی کو بیان کرنے کے لئے اس آیت کو استعمال کرتے ہیں کہ ہم سب کے پاس آسمان پر ایک بڑا مکان ہو گا__ پتھر اور سنگ مرمر سے بنی ہوئی، سونے اور قیمتی پتھروں سے آراستہ جگہ۔ یہ خیال در حقیقت ہمارے مستقبل کے گھر کی ناپسندیدگی میں اضافہ کر سکتا ہے کیونکہ اس طرح کا ڈھانچہ ہم میں سے بہت سے لوگوں کو دلکش نہیں لگتا۔ لیکن یسوع کبھی نہیں کہا کہ ہمارا ایک بڑا گھر ہو گا۔ مکان یونانی زبان کے لفظ نکلا ہے جس کے معنی ہیں "رہنا یا سکونت کرنا" (سٹرونگ ۲۰۰۴)۔ خداوند یسوع دراصل یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ اس کے باپ کے گھر میں بہت سی جگہ ہے، اور وہ اور اس کے شاگرد وہاں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔

"میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں" (یوحنا 2:14 NIV)

"رہنے کی جگہ [مکان]" (یوحنا 2:14 AMP)

آسمان مادی حالت میں ہے

حتی کہ آسمان ابھی تک ہمارے لئے اندیکھا ہے لیکن اس میں مادہ اور قیام مادہ ہے۔ خدا کا گھر اتنا حقیقی ہے کہ کم از کم تین شخصیات اپنی جسمانی حالت میں وہاں رہ رہی ہیں۔ یسوع ابھی بھی اندیکھی جگہ پر اسی جسمانی حالت میں رہ رہا ہے جو اس کی زمین پر تھی۔ صلیب پر یسوع کی موت کے بعد اس کی لاش کو قبر میں رکھا گیا۔ اور تیسرے دن وہ مردوں میں سے جی اٹھا۔ بائبل کے مطابق، اس کے جی اٹھنے کے بعد لوگ اسے دیکھ اور چھو سکتے تھے۔ انہیں نے اسے بات کرتے ہوئے سنا اور کھاتے دیکھا۔ اور وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہمارا نجات دھندہ اپنے جی اٹھانے کے چالیس دن بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔

"وہ[شاگرد] یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسوع آپ ان کے بیچ میں اکھڑا ہوا اور ان سے کہا تمہاری سلامتی ہو۔ مگر انہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کیسی روح کو دیکھتے ہیں۔ اس نے ان سے کہا تم کیوں گھبراتے ہو۔ اور کس واسطے تمھارے دل میں شک پیدا ہوتے ہوتے ہیں؟ میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہو۔ مجھے چھو کر دیکھو کہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا مجھ میں دیکھتے ہو اور یہ کہ کر اس نے انھیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔"

(لوقا24 : 40 -36)

"جب مارے خوشی کے ان کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے تو اس نے ان سے کہا کیا یہاں تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ انہیں نے اسے بھنی ہوئی مچھلی کا ایک قتلہ دیا۔ اس نے لے کر ان کے روبرو کھایا۔" (لوقا24 : 43-41)

"پھر وہ انھیں بیت عنیاہ کے سامنے تک باہر لے گیا اور اپنے ہاتھ اٹھا کر انھیں برکت دی۔ جب وہ انھیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا" (لوقا24 : 51-50)

یسوع کے اپنے باپ کے آسمانی گھر میں لوٹ جانے کچھ ماہ بعد ہی، ستفنس نامی ایک شخص کو مسیح پر ایمان لانے کی وجہ سے پتھروں سے سنگسار کیا گیا۔ وہ یسوع کے ماننے والوں میں سے پہلا شہید ہوا۔ جب ستفنس کے قاتلوں اس پر پتھر برسائے تو اس نے کچھ لمحے کے لئے آسمان کو کھلا اور ابن آدم کو خدا کے دہنی طرف دیکھا۔

"مگر اس نے روح القدس سے معمور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نظر کی اور خدا کا جلال اور یسوع کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھ کر۔ کہا کہ دیکھو! میں آسمان کو کھلا اور ابن آدم کو خدا کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہوں"(اعمال 7 : 56- 55)

غور کریں کہ یسوع شفاف یا روح نہیں تھا یا بادلوں پر تیر نہیں رہا تھا۔ وہ اپنی جسمانی حالت میں خدا کے تخت کے دہنی طرف کھڑا تھا۔

آسمان پر یہ واحد جسمانی شخص نہیں ہے

بائبل ہمیں یہ بتاتی ہے کہ آسمان پر مادی جسم رکھنے والے اور بھی ہیں۔ یہ آدمی اپنی جسمانی موت کو ترک کر کے آسمان پر اٹھا لئے گئے جہاں وہ اب بھی رہتے ہیں۔

حنوک ایک آدمی جو اپنی ساری زندگی خدا کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اپنی جسمانی حالت میں آسمان پر اٹھالیا گیا۔

"....اور وہ غائب ہو گیا کیونکہ خدا نے اسے اٹھالیا" (پیدائش 5 : 24)

".... حنوک اٹھالیا گیا تاکہ موت کو نہ دیکھے...." (عبرانیوں 5:11)

- عبرانی نبی ایلیاہ بھی موت کا تجربہ کیے بغیر آسمان پر اٹھالیا گیا۔ اور جو کچھ بھی ہوا اس کا ساتھی نبی اور چیلا اس واقعہ کا گواہ ہے۔

"اور وہ آگے چلتے اور باتیں کرتے جاتے تھے اور دیکھو ایک آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے ان دونوں کو جدا کر دیا اور ایلیاہ بگولے میں آسمان پر چلا گیا۔ الیشع یہ دیکھ کر چلایا اے میرے باپ! میرے باپ! اسرائیل کے رتھ اور اس کے سوار! اور اس نے پھر اسے نہ دیکھا۔" (2 سلاطین 2 : 12-11)

اسی لئے جب وہ دشمن فوجوں سے گھیرا ہوا تھا بے خوف رہا جیسا کہ اس باب کے شروع میں بیان کیا گیا ہے۔

آج بھی آسمان پر جسمانی حالت میں لوگ موجود ہیں۔ اگرچہ ہم کبھی بھی ہاتھ یا پاؤں بادلوں میں سے نکلتا ہوا نہیں دیکھتے آسمان مادہ، قیام مادہ اور چھوئی جانے والی ایک حقیقی جگہ ہے۔ کیونکہ ہم پوشیدہ دائرہ کار کو دیکھ نہیں سکتے اسکا یہ مطلب نہیں کے وہ حقیقی نہیں ہے۔ ہمارا مستقبل کا گھر ایک ایسے طول و عرض میں ہے ہماری موجودہ پانچ جسمانی حسوں کے نظریے سے بالاتر ہے۔

خدا کا کلام ان لوگوں کی گواہیاں بیان کرتا ہے جو اس اندیکھی دنیا میں گئے اور جو انہوں نے وہاں دیکھا وہ سب دنیا کو بتانے کے لئے واپس آئے۔ اگلے باب میں ہم جو انہوں نے دیکھا اور سنا اس پر غور کریں گے۔

باب 2

لوگ آسمان کا سفر کر چکے ہیں

بائبل مقدس دو آدمیوں کے واقعات کو بیان کرتی ہے جو آسمان کا مختصر سفر کر چکے ہیں __ پولُس رسول اور یوحنا رسول۔ ان کے الفاظ اس بات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ ہمارا مستقبل کا گھر کیسا ہو گا۔ دونوں آدمیوں نے بیان کیا کہ اگرچہ اس اندیکھی دنیا کے کچھ پہلو ہیں جو بیان نہیں کیے جا سکتے، مگر ان میں زیادہ تر ہماری زمین سے ملتے جلتے ہیں کیونکہ ہماری زمین آسمان کی سچائیوں کی بنیاد پر بنی ہے۔ جس طرح خدا نے انسان کو اپنی شکل و شبیہ پر بنایا اسی طرح خدا نے زمین کو آسمان کی نقل بنایا۔ آیئے جو یوحنا اور پولُس نے بتایا اس کے کچھ حصے کو دیکھیں۔

پولُس آسمان پر

کرنتھیوں کے نام خط میں پولُس رسول نے بتایا کہ کچھ سال پہلے وہ آسمان پر اٹھایا گیا یا اسے لے جایا گیا۔ اس نے بتایا آسمان ایک اتنی حقیقی جگہ ہے کہ وہ سمجھ ہی نہیں پایا کہ وہ اپنے مادی جسم میں ہے یا اس سے باہر ہے۔

"میں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں چودہ برس ہوئے کہ وہ یکایک تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ نہ مجھے یہ معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم کہ بغیر بدن کے۔ یہ خدا کو معلوم ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس شخص نے (بدن سمیت یا بغیر بدن کے یہ مجھے نہیں معلوم خدا کو معلوم ہے)۔ یکایک فردوس میں پہنچ کر ایسی باتیں سنی جو کہنے کی نہیں اور جن کا کہنا آدمیوں کو روا نہیں۔" (2 کرنتھیوں 12 : 4-2)

رسول نے کہا کہ وہ تیسرے آسمان میں داخل ہوا۔ اس کے زمانے کے مسیحی عالم تین آسمانوں کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ ہماری گرد کی فضا کو پہلا آسمان کہتے تھے۔ دوسرا آسمان وہ جسے ہم خلا کہتے ہیں۔ تیسرے آسمان کو وہ خدا کا گھر کہتے تھے۔ پَولُس نے بھی تیسرے آسمان کو آسمان کی بادشاہی کہا ہے۔

اگرچہ پَولُس کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ خدا کے گھر میں گزرے ہوئے وقت کی تفصیلات بیان نہ کرے لیکن اس کے تجربہ کی سچائیاں اس کی تحریر کو نفوذ کرتی ہیں (نوٹ نمبر 1 دیکھیں)۔ یاد رکھیں کہ یہ وہی شخص ہے جس نے اپنے مرنے کے وقت لکھا "مرنا کچھ حاصل کرنا ہے" کیونکہ آسمان پر زندگی بہتر ہے۔ اس آدمی نے ہمیں اس بات کا بھی انکشاف کرایا کہ جسمانی اور مادی مخلوقات ہمیں ان دیکھے دائرے اور رب کے بارے میں معلومات بیان کرتی ہیں۔

"کیونکہ اس کی ان دیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعہ سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں" (رومیوں 1:20)

ظاہری بات ہے، مخلوقات کی عظمت و بڑائی قادر مطلق خدا کی طاقت اور شان و شوکت کو ظاہر کرتی ہے۔ البتہ بائبل کے مطابق، زمین پر کچھ ایسی چیزیں موجود ہیں اور کچھ ایسی حرکات ہوتی ہیں جو آسمان سے مشابہت رکھتی ہیں، جو ہمیں ان دیکھے دائرے میں دیکھنے کے لئے سوراخ مہیا کرتی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں دیکھا، جب ان دیکھی دنیا الیشع کے خادم اور بیت الحم میں چرواہوں پر عیاں ہوئی تو انہوں نے ملتی جلتی اور پہچانی جانے والی چیزیں دیکھیں اور سنیں، جیسا کہ گھوڑے، رتھ اور قابل فہم الفاظ میں خدا کی حمد و ستائش۔

پَولُس نے مزید بتایا کہ اس کے دور کی ایک عمارت جو یروشلم کے شہر میں موجود، اور عظیم الشان ہیکل کے نام سے جانی جاتی تھی وہ آسمان پر موجود ایک نقشے کے مطابق بنائی گئی تھی۔ اس نے زمینی ساخت کے بارے میں کہا:

"جو آسمانی چیزوں کی نقل اور عکس کی خدمت کرتے ہیں....." (عبرانیوں 8:5)

اور اس نے مزید کہا:

"پس ضرور تھا کہ آسمانی چیزوں کی نقلیں تو ان کے وسیلہ سے پاک کی جائیں مگر خود آسمانی چیزیں ان سے بہتر قربانیوں کے وسیلہ سے۔" (عبرانیوں 23:9)

پولُس رسول نے یہ نہیں کہا کہ اس نے اس ہیکل کو آسمان پر دیکھا یا نہیں لیکن یوحنا نے لکھا کہ اس نے اسے دیکھا ہے۔(مکاشفہ 15:7، مکاشفہ 19:11، مکاشفہ 5:15)(نوٹ نمبر 2 دیکھیں)

یوحنا آسمان پر

یوحنا یسوع کے اصل بارہ شاگردوں میں ایک تھا۔ آسمان پر جانے کے ساٹھ برس بعد (تقریبا ۹۵ بعد از مسیح میں) یسوع پتمس کے ٹاپو پر، جو جدید دور کے ترکی کی بندرگاہ کے اس پار ہے، یوحنا پر ظاہر ہوا۔ اس نے یوحنا کو اس علاقے میں موجود سات کلیساؤں کے لئے پیغام دیا۔ ہمارا نجات دہندہ یوحنا کو آسمان پر لے گیا جہاں اس نے وہ ساری معلومات حاصل کی جو اس نے مکاشفہ کی کتاب میں محفوظ کی (مکاشفہ 19:1) ۔یوحنا کی تحریریں بیان کرتی ہیں کہ آسمان پر اور زمین پر آخری کچھ سالوں میں مسیح کی دوسری آمد تک کیا ہوگا۔ اگرچہ مکاشفہ اندیکھے دائرے میں ہماری روزمرہ کی زندگی کی تفصیلی وضاحت بیان کرنے کے لئے نہیں لکھا گیا مگر پھر بھی یوحنا کی گواہی سے ہم اس کے بارے میں بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ یوحنا نے آسمان پر ایسی بہت سی چیزیں اور حرکات دیکھیں جو ہمیں زمین پر بھی ملتی ہیں۔

"ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو دیکھتا ہوں کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور جس کو میں نے پیشتر نرسنگے کی سی آواز سے اپنے ساتھ باتیں کرتے سنا تھا وہی فرماتا ہے کہ یہاں اوپر آجا۔ میں تجھے وہ باتیں دکھاؤں گا جن کا ان باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے۔ فوراً میں روح میں آگیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت رکھا ہے اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے۔ اور جو اس پر بیٹھا ہے وہ سنگ یشب اور عقیق سا معلوم ہوتا ہے اور اس تخت کے گرد زمرد کی سی ایک دھنک معلوم ہوتی ہے۔ اور اس

تخت کے گرد چوبیس تخت ہیں اور ان تختوں پر چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اور ان کے سروں پر سونے کے تاج ہیں۔"(مکاشفہ 4 : 4-1)

"تووہ چوبیس بزرگ اس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑیں گے اور اس کو سجدہ کریں گے جو ابدالآباد زندہ رہے گا اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اس تخت کے سامنے ڈال دیں گے کہ "(مکاشفہ 10:4)

"اور جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اس کے دہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا۔"(مکاشفہ 1:5)

"جب اس نے کتاب لے لی تو وہ چاروں جاندار اور چوبیس بزرگ اس برّہ کے سامنے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط اور عود سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے۔ یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں۔

اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ

توہی اس کتاب کو لینے

اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے

کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔"

(مکاشفہ 5 : 9-8)

"پھر میں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوقات کو یعنی سب چیزوں کو جو ان میں ہیں یہ کہتے سنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اس کی اور برّہ کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت ابدالآباد ہے۔"(مکاشفہ 13:5)

"ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور امت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت کے برّہ کے آگے کھڑی ہے۔"(مکاشفہ 9:7)

یوحنا کے الفاظ کے اثر کو مت بھولیں۔ اس نے کہا کہ اس نے آسمان پر فرنیچر (تخت یا کرسیاں)، کپڑے (رسیاں)، زیورات (تاج)، تحریریں (کتاب)، موسیقی آلات (نرسنگے)، پیالے، خوشبو، کھجور کی ڈالیاں (درختوں یا پودوں سے) دیکھا۔ اس نے گیت سنے اور لوگوں کو چلتے پھرتے دیکھا۔ یوحنا رسول نے جانور بھی دیکھے۔ یونانی زبان کا لفظ جس کا ترجمہ جاندار ہے اس کے معنی ہیں "زندہ چیزیں" اور یہ لفظ نئے عہد نامے میں جانور کے لئے بارہا استعمال ہوا ہے (عبرانیوں 11:13،

2 پطرس 12:2)۔

پَولُس کی طرح یوحنا نے بھی دیکھا کہ آسمان میں جسمانت ہے۔ یوحنا نے بتایا کہ اندیکھے دائرے میں منہ اور جسم سمیت وہ اپنے جسم میں تھا۔ اس نے چیزوں کو ہاتھ لگایا اور پکڑا۔ اس نے چیزیں کھائیں اور چکھیں۔

"تب میں نے اس فرشتے کے پاس جا کر کہا کہ یہ چھوٹی کتاب مجھے دے دے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ لے اسے کھا لے۔ یہ تیرا پیٹ تو کڑوا کر دے گی مگر تیرے منہ میں شہد کی طرح میٹھی لگے گی۔ پس میں وہ چھوٹی کتاب اس فرشتے کے ہاتھ سے لے کر کھا گیا۔ وہ میرے منہ میں تو شہد کی طرح میٹھی لگی مگر جب میں اسے کھا گیا تو میرا پیٹ کڑوا ہو گیا۔"

(مکاشفہ 10 : 10-9)

رویا کے آخر میں یوحنا نے آسمان کی بادشاہی کے دارالحکومت کو زمین پر اترتے دیکھا۔ ہم اس کے بارے میں باب نمبر 9 میں زیادہ تفصیل میں مطالعہ کریں گے، لیکن اندیکھے دائرے میں موجود ایک شہر جو زمین پر بھی ہو سکتا ہے اس کی حقیقت آسمان کی جسمانت کی ایک اور علامت ہے۔ یہ مادہ رکھنے والی جگہ ہے۔ رسول نے بتایا کے آسمانی دارالسلطنت مناسبت اور طول و عرض رکھنے والی جگہ ہے۔ شہر کی چار سمتیں ہیں_ مشرق، مغرب، شمال، جنوب_ اور اس کے علاوہ لمبائی، چوڑائی اور اونچائی بھی ہے۔ دارالحکومت زمینی شہروں سے مناسبت رکھتا ہے جس میں فن معاری، بنیاد رکھنے والی دیواریں، دروازے، گلیاں، دریا اور درخت شامل ہیں۔ یوحنا نے مزید تفصیلات میں موتی اور دیگر قیمتی معدنیات جیسا کہ نیلم، زمرد، سلیمانی، اور پکھراج کو بیان کیا۔ یہ سب اشیاء زمین پر میسر ہیں۔

ایک باغ، ایک ملک، ایک شہر

پَولُس اور یوحنا دونوں کو آسمان پر جانے سے پہلے اس کے بارے میں کچھ سمجھ تھی۔ انہوں نے پرانے عہد نامے سے، جو بائبل کا وہ حصہ ہے جو ان کے زمانے تک مکمل ہو چکا تھا اس سے کچھ معلومات اکٹھی کی تھی۔ پرانا عہد نامہ آسمان کے بارے میں کیا بیان کرتا ہے یہ ہم کتاب کے دوسرے حصے میں زیادہ تفصیل سے دیکھیں گے۔ ابھی صرف ایک نقطے پر غور کریں۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا کہ پَولُس نے جس جگہ وہ گیا، اسے آسمان کی بادشاہی کہا ہے۔ وہ اپنے الفاظ کے چناؤ میں شاعرانہ انداز نہیں اپنا رہا تھا۔ اس کے زمانے میں آسمان کی بادشاہی عام طور پر ایمان میں مرنے والوں کے گھر کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ یہ نام یونانی لفظ "پیراڈ سوس" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "پارک یا باغ"۔ یونانی زبان اس وقت سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان تھی اور جب عبرانی سے یونانی زبان میں پرانے عہد نامے کا ترجمہ ہوا تو پیراڈ سوس باغ عدن کے لئے استعمال کیا گیا (پیدائش 8:2، حزقی ایل 13:28)۔ پہلی صدی کے لوگ امید کرتے تھے کہ آسمان عدن کی طرح ہے۔

چونکہ زمین آسمانی سچائیوں کی بنیاد پر بنائی گئی ہے اس لئے یہ نتیجہ اخذ کرنا مناسب ہے کہ عدن جو خدا کا انسانیت کے لئے اصل گھر ہے، ہمیں ہمارے مستقبل کے گھر کے بارے میں تفصیلات بیان کرتا ہے۔ بائبل کے شروع کے صفحات باغ عدن کو درختوں، پودوں اور پھلوں والی ایک خوبصورت جگہ بیان کرتے ہیں۔ وہاں پر جانور، دریا، معدنیات اور سونا تھا۔ پہلے انسان آدم اور حوا، با معنی کام میں مصروف تھے اور ایک دوسرے اور خدا کے ساتھ قریبی تعامل رکھتے تھے۔ جو بائبل ہمیں آسمان کے بارے میں بتاتی ہے اس پر زیادہ گہرائی سے غور کریں تو ہم دیکھیں گے کہ یہ تمام عناصر زندگی کا حصہ ہیں جو ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔

پَولُس نے مزید بتایا کہ خدا کے ماننے والے جو اس سے پہلے تھے یہ ایمان رکھتے تھے کہ وہ آنے والی زندگی میں صرف کسی باغ میں نہیں بلکہ ملک اور شہر میں جانے کو ہیں۔ اس نے لکھا:

"مگر حقیقت میں وہ ایک بہتر یعنی آسمانی ملک کے مشتاق تھے....." (عبرانیوں 16:11)

"کیونکہ یہاں ہمارا کوئی قائم رہنے والا شہر نہیں بلکہ ہم آنے والے شہر کی تلاش میں ہیں۔" (عبرانیوں 14:13)

پَولُس نے ہمارے مستقبل کے گھر کو ان ناموں سے کیوں پکارا جب یہ کسی طرح سے بھی باغ یا ملک یا شہر سے مشابہ نہیں ہے ؟

بائبل مقدس میں آسمان پر جانے والے آدمیوں کی گواہیاں موجود ہیں۔ ان کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آسمان کوئی باطنی دانشمندانہ یا کوئی غیر حقیقی جگہ نہیں ہے۔ یہ ٹھوس ہے اور مادہ رکھتا ہے۔ یہ ایک حقیقی جگہ ہے جہاں حقیقی لوگ بستے ہیں اور حقیقی کام کرتے ہیں۔ تحریریں مزید بتاتی ہیں کہ زمین آسمان کے مطابق بنائی گئی۔ اس لئے زمین کی چیزوں اور زندگی کے پہلوؤں سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہماری آنے والی زندگی کیسی ہوگی۔ ہم توقع کر سکتے ہیں کہ ہمارا مستقبل کا گھر ملتا جلتا ہی ہو گا۔

میں ان تمام نکات کو آنے والے ابواب میں زیادہ تفصیل میں سے بیان کروں گی۔ البتہ اس سے پہلے ہمیں اس بات کی مکمل سمجھ ہونی چاہیئے کہ مرنے کے بعد ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے۔

باب 3

ہمارے مرنے کے بعد کیا ہو گا؟

بہت سے لوگ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آسمان پر نہ ہی ہم ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے اور نہ ہی ہمیں ہمارا ماضی یا زمین کے رشتے ناطے یاد ہوں گے۔ یہ خیال ہمارے مستقبل کے گھر کو ناخوشگوار بنا دیتا ہے۔ دراصل جو بائبل ہمیں سکھاتی ہے یہ خیال اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہ غلط فہمیاں اس لئے پیدا ہوئیں کیونکہ ہم اس بات کی سمجھ نہیں رکھتے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہو گا۔

انسان کی بناوٹ

یہ جاننے کے لئے کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے ہمیں انسان کی بناوٹ کو سمجھ لینا چاہیے۔ تمام انسان ظاہری انسانیت اور باطنی انسانیت رکھتے ہیں (2 کرنتھیوں 16:4)۔ ظاہری حصہ جسم ہے۔ باطنی حصہ جان اور روح ہے (عبرانیوں 12:4)۔ جب موت آتی ہے تو ظاہری اور باطنی حصے جدا ہو جاتے ہیں۔ ظاہری انسانی حصہ مٹی میں واپس لوٹ جاتا ہے اور باطنی حصہ ایک دوسرے جہاں میں بھیج دیا جاتا ہے۔ ہم سب جسم کو مٹی میں دفن کرنے سے واقف ہیں کیونکہ ہم جنازوں اور فوتگیوں پر جاتے ہیں۔ یہ باطنی آدمی کی قسمت ہے جو مبہم ہے۔

جب یسوع زمین پر تھا، تو اس نے اس آدمی کا حوالہ دیا جس نے انہی دنوں میں وفات پائی۔ اس کے الفاظ ان دیکھے دائرے میں انسانی حالت کی جھلک بیان کرتے ہیں:

"ایک دولت مند تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز خوشی مناتا اور شان و شوکت سے رہتا تھا۔ اور لعزر نام ایک غریب ناسوروں سے بھرا ہوا اس کے دروازہ پر ڈالا گیا تھا۔ اسے آرزو تھی کہ دولت مند کی میز سے گرے ہوئے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے بھی آکر اس کے ناسور چاٹتے تھے۔ اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اسے لے جا کر ابرہام کی گود میں پہنچا دیا اور دولت مند بھی موا اور دفن ہوا۔ اس نے عالم ارواح کے درمیان عذاب میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اس نے پکار کر کہا اے باپ ابرہام مجھ پر رحم کر کے لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں۔ ابرہام نے کہا بیٹا! یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں لے چکا اور اسی طرح لعزر بری چیزیں لیکن اب وہ یہاں تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے۔ اور ان سب باتوں کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے۔ ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف پار جانا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ کوئی ادھر سے ہماری طرف آسکے۔ اس نے کہا پس اے باپ! میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کہ گھر بھیج۔ کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں تاکہ وہ ان کے سامنے ان باتوں کی گواہی دے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اس عذاب کی جگہ میں آئیں۔ ابرہام نے اس سے کہا ان کے پاس موسیٰ اور انبیا تو ہیں۔ ان کی سنیں۔ اس نے کہا نہیں اے باپ ابرہام۔ ہاں اگر کوئی مردوں میں سے ان کے پاس جائے تو وہ توبہ کریں گے۔ اس نے اس سے کہا کہ جب وہ موسیٰ اور نبیوں ہی کی نہیں سنتے تو اگر مردوں میں سے کوئی جی اٹھے تو اس کی بھی نہ مانیں گے۔ " (لوقا 16 :31-19)

غور کریں کہ اپنے جسم سے جدا ہونے بعد بھی لعزر اور دولت مند آدمی ویسے ہی دکھائی دیتے تھے جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو اور جو ان سے پہلے وفات پا گئے انھیں پہچانتے تھے۔ دونوں بیدار اور آگاہ تھے۔ دونوں کو اپنی زندگی اور زندگی میں پیچھے چھوڑے ہوئے لوگ یاد تھے اور ان کا خیال تھا۔ دولت مند آدمی اپنی حالت سے ناخوش تھا۔ لیکن غریب آدمی سکونت کرتا تھا (نوٹ نمبر 3 دیکھیں)۔ یہ واقعہ یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کا وجود ختم نہیں ہو جاتا۔ نہ ہی مرنے کے بعد نیند یا بے ہوشی کی حالت ہوتی ہے۔ اور انسان کے مرنے کے بعد نہ صرف اس کا وجود باقی رہتا ہے بلکہ اس کی پہچان بھی۔ اپنی وہی تاریخ، رشتے اور یاداشت رکھنے والے یہ وہی لوگ ہوتے ہیں۔

آپ نے سنا ہی ہو گا کہ مرنے کے بعد روح آسمان پر چلی جاتی ہے اور یہ تاثر چھوڑتی ہے کہ جسم کا یہی حصہ اندیکھے دائرے میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات کے مطابق یہ اندیکھا جہان کامل لوگوں سے جو اپنے جسم سے

جدا ہو چکے ہیں، بھرا ہے۔ صرف روح آسمان پر جاتی ہے یہ خیال، روح کیا ہے اس بات کی ناسمجھی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ اصطلاح اکثر بائبل میں ہماری جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں کا حوالہ دینے کے لئے استعمال ہوتی ہے (زبور42 : 6-4، زبور 7:116)۔ جو یسوع نے اپنی تعلیمات میں ظاہر کیا اس کے مطابق مرنے کے بعد جب انسان اپنا جسم چھوڑتا ہے تو اپنا ذہن اور جذبات اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

موسیٰ اور ایلیا

مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے اس کی مزید سمجھ حاصل کرنے کے لئے ہم ایک اور واقعہ پر غور کریں گے جب لوگوں نے زمین پر اندیکھے جہان سے لوگوں کی جھلک دیکھی۔ مصلوب ہونے سے کچھ ہی دن پہلے یسوع اپنے تین شاگردوں (پطرس، یوحنا اور یعقوب) کو لے کر پہاڑ پر گیا۔ اچانک موسیٰ اور ایلیا جو کہ معروف اسرائیلی نبی ہیں، اندیکھے دائرے سے ظاہر ہوئے۔ شاگردوں نے دونوں آدمیوں کو خداوند یسوع سے اس کے مصلوب ہونے کے بارے میں بات کرتے سنا۔

"پھر ان باتوں کے کوئی آٹھ روز بعد ایسا ہوا کہ وہ پطرس اور یوحنا اور یعقوب کو ہمراہ لے کر پہاڑ پر دعا کرنے گیا۔ جب وہ دعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اس کے چہرہ کی صورت بدل گئی اور اس کی پوشاک سفید برّاق ہو گئی۔ اور دیکھو دو شخص یعنی موسیٰ اور ایلیا اس سے باتیں کر رہے تھے۔ یہ جلال میں دکھائی دئے اور اس کے انتقال کا ذکر کرتے تھے جو یروشلم میں واقع ہونے کو ہے۔ " (لوقا9 : 31-28)

جیسا کہ میں نے پہلے باب میں ذکر کیا، ایلیا موت کو دیکھے بغیر اپنے مادی جسم میں اندیکھے جہان میں داخل ہوا۔ اس کے برعکس موسیٰ مر چکا تھا اور صدیوں سے اپنے جسم سے جدا تھا۔ پھر بھی وہ ایک تیرتی ہوئی شفاف روح نہیں تھا۔ وہ دکھائی دیتا، پہچانا جاتا اور یسوع اور ایلیا سے باتیں کرتا تھا۔ موسیٰ اور ایلیا اس جہان کے نور کو جو صدیوں سے ان کا گھر تھا، ظاہر کرتے تھے۔ اگرچہ اب وہ زمین پر نہیں رہتے تھے، یروشلم میں ہونے والے واقعات پر یسوع سے ان کی گفتگو یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ اس بات سے آگاہی اور دلچسپی رکھتے تھے کہ یہاں پر کیا ہو رہا ہے۔

جو یوحنا نے دیکھا

یوحنا نے مکاشفہ کی کتاب میں ان لوگوں کا جو اس نے آسمان پر دیکھے، جو حلیہ بیان کیا وہ یسوع کی لعزر اور دولت مند آدمی کے بارے میں تعلیمات سے ملتا جلتا ہے۔ اور یوحنا کی تحریر اس واقعہ کے عین مطابق ہے جو اس نے اور پطرس اور یعقوب نے دیکھا جب یسوع مصلوب ہونے سے کچھ روز پہلے موسیٰ اور ایلیا سے باتیں کر رہا تھا۔ یوحنا نے تخت پر بیٹھے چوبیس بزرگ یا مختار آدمیوں کے بارے میں بیان کیا۔ اگرچہ یہ آدمی اپنے جسم سے الگ ہو چکے تھے انہوں نے تاج اور کپڑے پہنے تھے، وہ تخت پر بیٹھے تھے، وہ گر پڑے اور خدا کو سجدہ کیا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے سر، منہ، آواز، ٹانگیں، بازو اور ہاتھ تھے (مکاشفہ 4 : 10-4)۔ یوحنا نے دیکھا کہ آسمان پر پہچان باقی رہتی ہے۔ اس نے ان لوگوں کو دیکھا جو مسیح میں ایمان کی وجہ سے قتل ہوئے تھے۔ انھیں زمین پر اپنی زندگی یاد تھی اور وہ لوگ جن کو وہ زمین پر چھوڑ کر گئے تھے ان کے لئے فکر مند تھے۔

"اور جب اس نے پانچویں مہر کھولی تو میں نے قربان گاہ کے نیچے ان کی روحیں دیکھیں جو خداوند کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے۔ اور وہ بڑی آواز سے چلا کر بولیں کہ اے مالک! اے قدوس و برحق! تو کب تک انصاف نہ کرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لے گا؟ اور ان میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدت آرام کرو جب تک کہ تمھارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پورا نہ ہو لے جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں۔" (مکاشفہ 6 : 11-9)

رسول نے اصطلاح "روح" کا استعمال ناگوار نقطوں یا انسانوں کے کچھ حصے کو بیان کرنے کے لئے نہیں کیا۔ روح سے مراد وہ خود ہیں۔ یوحنا نے اپنا کلام یونانی زبان میں لکھا اور روحوں کے لیے لفظ "psuche" استعمال کیا۔ psuche کا لفظ بائبل میں کسی اور جگہ "مکمل انسان" کے لئے استعمال ہوا ہے (1 کرنتھیوں 45:15)۔ دوسرے الفاظ میں، یوحنا نے لکھا کہ اس نے انھیں آسمان پر دیکھا ہے۔ غور کریں کہ ان شہیدوں کو یاد تھا کہ وہ کیسے مرے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جو زمین پر باقی ہیں انہوں نے بھی ایک دن ان کی طرح مرنا ہے۔ جب انہوں نے خدا سے کہا کہ ان کی طرف سے، جنہوں نے انھیں مارا ان کا انصاف کرے اور بدلہ لے یوحنا نے انھیں چلاتے اور اپنی آواز بلند کرتے سنا (نوٹ نمبر 4 دیکھیں)۔

موت لوگوں کو منتقل کرتی ہے

پَولُس وہ آدمی جس نے اپنی زندگی میں آسمان کا دورہ کیا وہ موت کو "کوچ کر جانا" کہتا ہے۔ جب وہ قید خانے میں تھا اور غالباً اسے سزائے موت ہونے کو تھی تو اس نے لکھا کہ:

".....میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کوچ کر کے مسیح کے پاس جا رہوں....."(فلپیوں 1:23)

پَولُس اس وقت نہیں بلکہ کئی برس بعد مرا۔ جب وہ ایک دفعہ پھر قید خانے میں ڈالا گیا اور موت قریب آپہنچی تو اس نے لکھا:

"....اور میرے کوچ کا وقت آپہنچا۔"(2 تیمتھیس 4:6)

جب آپ کوچ کرتے ہیں، آپ ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ موت ہمیں کسی اور شخص یا کسی اور چیز میں تبدیل نہیں کرتی۔ یہ ہمیں ظاہری دنیا سے اندیکھے جہان میں منتقل کر دیتی ہے۔

آسمان پر آپ "آپ" ہی ہوں گے۔ آپ کا وہ حصہ جو آپ کو "آپ" بناتا ہے وہ آپ کی شکل وصورت، زندگی کے تجربات، رشتے ناطے اور یادداشت ہیں۔ اگر آپ ان میں سے اپنی کوئی بھی خوبی یا اپنی پہچان کو کھو دیں یا آپ کو اپنی زمینی زندگی یاد نہ رہے، تو وہ آپ نہیں بلکہ کوئی اور آسمان پر گیا۔ آسمان پر آپ خود ہی ہوں گے لیکن حادثات، بیماریوں، اور کمزوریوں سے بھری اس تباہ شدہ دنیا کی زندگی کے اثرات نہیں ہوں گے۔ اس باب کے شروع میں ہم نے یسوع کی لعزر کے بارے میں تعلیمات کا حوالہ دیا۔ جب لعزر (باطنی انسان) اپنے جسم سے الگ ہوا تو اس نے بھوک اور غربت کے اثرات کو پیچھے چھوڑ دیا۔ اور اس کے جسم پر کوئی ناسور باقی نہ رہے۔

جب آپ اپنے جسم سے الگ ہوں گے تو آپ اس بیماری یا اس چوٹ کو جس نے آپ کی زندگی ختم کی پیچھے چھوڑ دیں گے۔ اگر آپ کو کوئی قدیم بیماری یا ناتوانی لاحق تھی جس نے آپ کی زندگی کو کسی طرح سے بھی متاثر کیا وہ جاتی رہے گی۔ دھندلی یادیں بحال ہو جائیں گی۔ جو لوگ یادیں اکٹھی کئے یا زندگی کے تجربات حاصل کیے بغیر یا تعلقات قائم کئے بغیر مر جاتے

ہیں، ان کے پاس ہمارے مستقبل کے گھر میں یہ سب کچھ کرنے کا موقع ہو گا۔ اگلے اباب میں میں ان معملات کو زیادہ گہرائی سے بیان کروں گی۔

آسمان پر پہچان باقی رہتی ہے۔ مرد و خواتین اپنے جیسے ہی دکھائی دیتے اور اپنی زندگی کی تاریخ کو جاری رکھتے ہیں۔ جس طرح وہ زمین پر رہے اس سے وہ ذرا بھی کم حقیقی نہیں ہوتے۔ صرف ایک فرق یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے زیادہ تر اپنے مادی جسم سے الگ ہو چکے ہوتے ہیں۔ جسم سے جدا لوگ بھوت یا شفاف نہیں ہوتے۔ وہ ارد گرد تیرتے نہیں رہتے۔ وہ اس جگہ پر جو اگرچہ ہمارے لئے اندیکھی ہے لیکن ٹھوس ہے اور مادہ رکھتی ہے، کھڑے ہوتے، چلتے پھرتے اور باتیں کرتے ہیں۔

اب کیونکہ ہم اس بات کی سمجھ رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے، ہم یہ دیکھنے کے لئے تیار ہیں کہ آسمان پر زندگی کیسی ہو گی۔

باب 4

آسمان پر زندگی

آسمان ناگوار لگتا ہے کیونکہ یہ بورنگ لگتا ہے: ایکنہ ختم ہونے والی عبادت کی خدمت جہاں ہر کوئی سفید لباس میں ملبوس ہے اور گانے اور بجانے کے سوا کچھ نہیں کرتا ہے۔ لیکن بائبل کے مطابق، ہمارے مستقبل کے گھر میں زندگی ایسی نہیں ہے۔ خدا کا کلام یہ واضح کرتا ہے کہ جس طرح ذاتی شناخت جاری رہتی ہے، اسی طرح زندگی کے بعض پہلوؤں کو جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ کتاب خوراک اور لباس کے ساتھ ساتھ معنی خیز کام اور سرگرمیوں کے ساتھ ایک جہت کو ظاہر کرتی ہے۔

آسمان پر کھانا

خداوند یسوع مسیح نے خود بیان کیا کہ غیب کے دائرے میں لوگ ایک ساتھ عید کرتے ہیں۔ اس نے اپنے پیروکاروں سے کہا کہ اس کی وفادار خدمت کے اجر کے حصے کے طور پر،

"تاکہ میری بادشاہی میں میری میز پر کھاؤ پیو بلکہ تُم تختوں پر بَیٹھ کر اِسرائیل کے بارہ قبیلوں کا اِنصاف کرو گے"

(لوقا ۲۲:۳۰)

"اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ بُہتیرے پُورب اور پچھّم سے آ کر ابرہام اور اِضحاق اور یعقُوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے" (متی 8:11)۔

ان کی جگہ لینے کا جملہ یونانی زبان کے ایک لفظ سے آیا ہے جس کا مطلب ہے "پیچھے جھکنا یا جھکنا"۔ اس دن، لوگ کھانے کے دوران صوفوں پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے سر میز کی طرف رکھے اور پاؤں اس سے دور۔ یسوع کا اس لفظ کا استعمال کھانے کی میز پر ایک جگہ کی نشاندہی کرتا ہے۔

یسوع علامتی یا استعاراتی طور پر نہیں بول رہا تھا۔ اس نے حقیقی سرگرمی کو ایک حقیقی جگہ پر بیان کیا۔ دعوت کے لیے میزیں اور کرسیاں اور فرنیچر رکھنے کے لیے عمارتیں درکار ہوتی ہیں۔ خصوصی کھانوں میں مختلف کھانے پینے اور مشروبات کے ساتھ ساتھ تیاری، خدمت اور کھانے کے برتن شامل ہوتے ہیں۔ اور گفتگو، کہانی سنانے اور ہنسی کے بغیر کوئی ضیافت مکمل نہیں ہوتی۔ کھانے پینے کے بارے میں یسوع کے تبصرے ان تمام عناصر کی اندیکھے جہت میں موجودگی کو ظاہر کرتے ہیں۔

کھانا خوشگوار اور متعلقہ ہے

ظاہر ہے، آسمان پر رہنے والوں کو زندگی کو برقرار رکھنے کے لیے کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن کھانا کام کرنے سے زیادہ، رزق سے زیادہ ہے۔ خداوند نے آدم اور حوا کو ہدایت کی کہ وہ گناہ میں مرنے سے پہلے کھائیں۔ باغ عدن کھانے کی پیداوار سے بھرا ہوا تھا جو ان کے ذائقہ، بو اور نظر کے حواس کو اپیل کرتا تھا۔ کھانا استعمال کرنا ان کے خالق کی طرف سے فراہم کردہ لطف کا ذریعہ ہونا چاہیے تھا۔

"اور خُداوند خُدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خُوش نُما اور کھانے کے لِئے اچھّا تھا زمِین سے اُگایا اور باغ کے بِیچ میں حیات کا درخت اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۔" (پَیدا ئش 2 : 9)

اور خُداوند خُدا نے آدمؔ کو حُکم دِیا اور کہا کہ تُو باغ کے ہر درخت کا پَھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔ لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جِس روز تُو نے اُس میں سے کھایا تُو مَرا۔ (پَیدا ئش 2 : 17-16)

کھانا نہ صرف خوشگوار ہے، بلکہ یہ رشتہ دار بھی ہے۔ بائبل مردوں اور عورتوں کے رب کی موجودگی میں اس کے حکم پر کھانے کے لیے جمع ہونے کی کئی مثالیں درج کرتی ہے۔

"تب مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ اور ندؔب اور اَبیہوؔ اور بنی اِسرائیل کے سترّ بزُرگ اُوپر گئے۔ اور اُنہوں نے اِسرائیلؔ کے خُدا کو دیکھا اور اُس کے پاؤں کے نیچے نیلم کے پتھّر کا چبُوترا سا تھا جو آسمان کی مانِند شفاف تھا۔ اور اُس نے بنی اِسرائیل کے شُرفا پر اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ سو اُنہوں نے خُدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا۔" (خروج 24 : 11-9)

- خداوند نے اپنے لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی قربانیاں اور نذرانے اپنے خیمے میں لائیں

"اور وہیں خُداوند اپنے خُدا کے حضُور کھانا اور اپنے گھرانوں سمیت اپنے ہاتھ کی کمائی کی خُوشی بھی کرنا جِس میں خُداوند تیرے خُدا نے تُجھ کو برکت بخشی ہو۔" (استثنا 12: 7)

- اس نے یہ مخصوص ہدایات دیں: اگر آپ بہت دور رہتے ہیں تو آپ

" تو تُو اُسے بیچ کر رُوپے کو باندھ ہاتھ میں لِئے ہُوئے اُس جگہ چلے جانا جِسے خُداوند تیرا خُدا چُنے۔ اور اِس رُوپے سے جو کُچھ تیرا جی چاہے خواہ گائے بَیل یا بھیڑ بکری یا مَے یا شراب مول لے کر اُسے اپنے گھرانے سمیت وہاں خُداوند اپنے خُدا کے حضُور کھانا اور خُوشی منانا۔" (استثنا 14 : 26-25)

ان حوالوں میں ایک مشترکہ موضوع ہے: قادر مطلق خدا نے اپنے لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اور اس کے ساتھ دعوت کے لیے بلایا۔ پھر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ہم خداوند کی موجودگی میں ایک ساتھ کھانا کھاتے رہیں گے جب ہم اصل میں اس کے ساتھ اس کے گھر میں رہتے ہیں۔

آسمان پر ملبوسات

بائبل میں آسمان پر لباس کا ذکر ہے۔ فرشتے کو، جو ان دیکھے جہان کا حصہ ہیں، کپڑے پہنے ہوئے کہا جاتا ہے۔

"اور دیکھو ایک بڑا بھَونچال آیا کیونکہ خُداوند کا فرِشتہ آسمان سے اُترا اور پاس آکر پتھّر کو لُڑھکا دِیا اور اُس پر بَیٹھ گیا۔ اُس کی صُورت بجلی کی مانِند تھی اور اُس کی پوشاک برف کی مانِند سفید تھی۔ "(متی 28 : 3-2)

جب موسیٰ اور الیاس نے یسوع کے مصلوب ہونے سے پہلے ان سے بات کرنے کے لیے پوشیدہ جہت سے باہر قدم رکھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب سے یسوع کے کپڑوں کا ذکر کیا گیا ہے انہوں نے لباس پہنا۔ یہ سوچنا احمقانہ ہے کہ ان دونوں نے بغیر کپڑے پہنے ہوئے تھے جبکہ یسوع مکمل طور پر ملبوس تھا۔

"اور اُن کے سامنے اُس کی صُورت بدل گئی اور اُس کا چہرہ سُورج کی مانِند چمکا اور اُس کی پوشاک نُور کی مانِند سفید ہو گئی۔ 3 اور دیکھو مُوسیٰ اور ایلیّاہ اُس کے ساتھ باتیں کرتے ہُوئے اُنہیں دِکھائی دِئے۔ "(متی 17 : 3-2)

آسمان پر اپنے وقت کے دوران، یوحنا رسول نے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو سفید لباس پہنے دیکھا۔

- اس نے لکھا کہ "اور اُس تخت کے گِرد چَوبیس تخت ہیں اور اُن تختوں پر چَوبیس بزُرگ سفید پوشاک پہنے ہُوئے بَیٹھے ہیں" اور یہ بھی لکھا کہ "اور اُن میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دِیا گیا" اور اس نے لکھا کہ وہ دیکھتا ہے "ہر ایک قوم اور قبِیلہ اور اُمّت اور اہلِ زُبان کی ایک اَیسی بڑی بِھیڑ جِسے کوئی شُمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے "(مکاشفہ 4:4، مکاشفہ 6 : 11-9، مکاشفہ 9:7)
- یوحنا نے لوگوں کو یسوع کے ساتھ جشن مناتے دیکھا۔ اس نے "اُس کو چمک دار اور صاف مہِین کتانی کپڑا پہننے" دیکھا ۔ اور اس نے فوجوں کو "صاف مہِین کتانی کپڑا پہننے" دیکھا (مکاشفہ 19 : 8، مکاشفہ 19 : 14)۔

کیا سفید پوشاک ہمارا ابدی تقدیر ہیں؟

کوائر کے لباس یا تدفین کے کفن کے بارے میں سوچے بغیر یوحنا کے آسمانی لباس کی تفصیل پڑھنا مشکل ہے۔ لیکن جب ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کپڑے کس چیز کی نمائندگی کرتے ہیں تو ہم پرجوش ہو سکتے ہیں۔ وہ اس بے گناہی کی علامت ہیں جو پہننے والے یسوع کے ذریعے رکھتے ہیں۔ خدا کے تخت کے پاس بیٹھے چوبیس بزرگوں میں سے ایک نے اتنا ہی کہا جب اس نے یوحنا سے کہا:

"مَیں نے اُس سے کہا کہ اَے میرے خُداوند! تُو ہی جانتا ہے۔
اُس نے مُجھ سے کہا یہ وُہی ہیں جو اُس بڑی مُصِیبت میں سے نِکل کر آئے ہیں۔ اِنہوں نے اپنے جامے برّہ کے خُون سے دھو کر سفید کِئے ہیں۔" (مکاشفہ 7:14)

آسمان پر لوگ یسوع مسیح کے بہائے ہوئے خون کی وجہ سے گناہ سے مکمل طور پر پاک ہیں کہ وہ خدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں بغیر ان کے ماضی کے گناہوں کے۔

اگرچہ یوحنا نے دوسری اقسام کے کپڑوں کا ذکر نہیں کیا، بائبل اشارہ دیتی ہے کہ سفید کپڑے صرف وہی کپڑے نہیں ہیں جو ہم پہنیں گے۔ آپ نے دیکھا، یوحنا کا آسمان کی بادشاہی کا اکاؤنٹ ہمارے مستقبل کے گھر میں روزمرہ کی زندگی اور ملبوسات کی تفصیل نہیں ہے۔ رسول کو آسمان پر لے جایا گیا تاکہ یسوع کی دوسری آمد سے پہلے کے واقعات کا مشاہدہ اور ریکارڈ کیا جا سکے۔ یوحنا نے مسیح کی واپسی سے منسلک منفرد سرگرمیوں کا مشاہدہ کیا۔ اس لیے اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ یوحنا نے دیکھا سفید لباس خاص مواقع کے لیے خاص لباس ہے اور ہم دوسرے اوقات میں مختلف لباس پہنیں گے۔

یسوع نے ایک تمثیل میں جتنا اس نے بتایا تھا تجویز کیا۔ اس نے ایک امیر آدمی کے بیٹے کی بات کی جس نے اپنی وراثت لے لی، گھر چھوڑ دیا، اور فساد، گناہ کی سرگرمیوں پر اپنی قسمت ضائع کی۔ اس نوجوان نے جب پگپین میں رہنا چھوڑ دیا- اس کا دل بدل گیا اور اسنے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ بے راہ رو بیٹے کے محبت کرنے والے باپ نے نئے کپڑوں اور ایک شاندار پارٹی کے ساتھ اس کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔

"باپ نے اپنے نَوکروں سے کہا اچھّے سے اچھّا لِباس جلد نِکال کر اُسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں انگُوٹھی اور پاؤں میں جُوتی پہناؤ۔ اور پلے ہُوئے بچھڑے کو لا کر ذبح کرو تاکہ ہم کھا کر خُوشی منائیں۔" (لوقا 15: 23-22)

یسوع نے کہانی سے متعلق بیان کیا کہ جب کوئی گنہگار خدا کے پاس واپس آتا ہے تو آسمان کیسے جواب دیتا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے، ہمارے رب نے ہمیں آسمان پر زندگی کے بارے میں کچھ بصیرت دی۔ ابھی ایک نقطے پر غور کریں۔ بیٹے کو جشن کے موقع پر پہننے کے لیے ایک لباس دیا گیا تھا۔ جن لوگوں کو یسوع نے پہلے مثال دی تھی وہ اس قسم کے لباس سے واقف ہوتے۔ یہ ایک بنیان تھا جو ان کی ثقافت میں صرف مخصوص دنوں میں استعمال ہوتا تھا، جیسے سالگرہ یا تہوار کے دن۔ جب پارٹی ختم ہو جاتی اور بیٹا اپنے باپ کے گھر میں روزمرہ کی زندگی میں واپس آتا تو وہ دوسرے، زیادہ مناسب لباس پہنتا۔ یقیناً تمثیل میں آسمان کی حقیقت سے زیادہ فوائد نہیں ہیں۔ اگر ہمارے والد کے گھر واپس آنے کے بعد خاص مواقع کے لیے خاص کپڑے ہوتے ہیں تو، کام اور کھیل کے لیے زیادہ تر کپڑے ہوتے ہیں۔ میں زندگی میں لباس کے بارے میں مزید کہوں گی بعد کے باب میں۔

آسمان پر کام

لوگ آسمان کی بادشاہی کا انتظار نہیں کرتے کیونکہ وہ تصور نہیں کر سکتے کہ ہم ابد تک کیا کریں گے۔ اس کے علاوہ، کسی ایسی چیز کا تصور کرنا مشکل ہے جس سے ہم واقعی لطف اندوز ہوتے ہیں کیونکہ یہ مقدس لگتا ہے۔ بہر حال، پولس کے اس دعوے کی بنیاد پر کہ "مرنا فائدہ ہے"، ہم فرض کر سکتے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی آگے کی زندگی میں کریں گے، یہ اس سے کہیں زیادہ اطمینان بخش اور پورا ہوگا جو ہم جانتے ہیں۔

آسمان پر سرگرمیوں پر بحث کرنے سے پہلے، مجھے کچھ بنیادی حقائق پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جو ہمیں کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ خدا نے ہمیں عبادت اور خدمت کے ذریعے اس کی حمد و ثنا کرنے کے لیے بنایا ہے۔ یہ ہمارا بنایا ہوا مقصد ہے۔

"اب سب کُچھ سُنایا گیا۔ حاصِلِ کلام یہ ہے۔ خُدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ اِنسان کا فرضِ کُلّی یِہی ہے۔ "

(واعظ 13:12)

مجھے شبہ ہے کہ میں نے جو کچھ کہا وہ سکون سے کم ہے کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ میں آسمان پر ایک نہ ختم ہونے والی چرچ سروس کے تصور کو تقویت دے رہا ہوں۔ تاہم، یہ خیال ہماری غلط فہمیوں سے پیدا ہوتا ہے کہ رب کی عبادت اور خدمت کا کیا مطلب ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اتوار کے چرچ میں خدا کی عبادت ایک سرگرمی ہے۔ لیکن عبادت میں چرچ کی خدمت کے دوران چند گانے گانے سے کہیں زیادہ شامل ہے۔ آیئے اس مسئلے پر زیادہ سے زیادہ بصیرت کے لیے عدن کا دوبارہ جائزہ لیں۔

عدن میں کام

کتاب میں پہلی بار کام کا خیال باغ عدن کے سلسلے میں ظاہر ہوتا ہے۔

"اور خُداوند خُدا نے آدمؔ کو لے کر باغِ عدن میں رکھّا کہ اُس کی باغبانی اور نِگہبانی کرے۔ " (پیدائش 15:2)

اصل عبرانی زبان میں لفظ لباس کام کے لیے کئی الفاظ میں سے ایک ہے۔ جس عبرانی لفظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے اس کا مطلب ہے "دیکھنا یا دیکھ بھال کرنا"۔ آپ سوچیں گے کہ انسان کو آسمان پر کیوں کام کرنا پڑا اور گارڈن کو اس کی دیکھ بھال کے لیے کسی کی ضرورت کیوں پڑی۔ خداوند خدا نے پودوں کی بادشاہت کو پختگی کی حالت میں بنایا تاکہ اس کی فصل دستیاب ہو جب انسان منظر پر آئے۔ چونکہ گارڈن بے ساختہ پیدا ہوتا ہے، اس کی بہتری کو روکنے کے لیے اسے دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ وہ کام تھا جو خدا نے آدم کو سونپا تھا۔

اسی لفظ کا ترجمہ شدہ لباس کلام میں کہیں اور استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے "عبادت اور خدمت" (خروج 12:3 ، یشوع 24:15)۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا، ہم نے غلطی سے دونوں اقدامات کو چرچ سے متعلقہ کاروباری اداروں کے حوالے کر دیا ہے۔ چونکہ خدا کی خدمت انسان کا تخلیق کردہ مقصد ہے، یہ ایسی چیز ہونی چاہیے جو ہر نسل میں ہر کوئی کر سکتا ہے، چاہے ان کی زندگی میں کچھ بھی ہو۔ آدم اور حوا چرچ کی عمارتوں، گیتوں کی کتابوں اور مبلغین کے وجود سے پہلے بیرونی باغ میں خدا کی خدمت اور حمد و ثنا کرنے کے قابل تھے۔

- پَولُس نے رومی سلطنت کے غلاموں سے کہا کہ وہ خدا کی شان کے لیے اپنے معمولی کام انجام دیں۔

"اَے نَوکرو! جو جِسم کے رُو سے تُمہارے مالِک ہیں سب باتوں میں اُن کے فرمانبردار رہو۔ آدمیوں کو خُوش کرنے والوں کی طرح دِکھاوے کے لِئے نہیں بلکہ صاف دِلی اور خُدا کے خَوف سے۔ 23 جو کام کرو جی سے کرو۔ یہ جان کر کہ خُداوند کے لِئے کرتے ہو نہ کہ آدمیوں کے لِئے۔ " (کُلسِّیوں 3 : 23-22)

- پَولُس نے یونان کے مسیحیوں کو لکھا:

"پس تُم کھاؤ یا پیو یا جو کُچھ کرو سب خُدا کے جلال کے لِئے کرو۔ " (1 کرنتھیوں 10 : 31)۔

ہر وہ کام جو ہم کرتے ہیں خداوند کے لیے تعظیم اور عزت کا اظہار ہے۔ ہر سوچ، قول اور فعل کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ہمارے اعتماد، محبت اور اس پر انحصار کا مظاہرہ کیا جائے۔ اور تمام سرگرمیاں چاہے ہم گانا گاتے ہو، ایک گلاس دودھ پیتے ہو، یا درخت لگاتے ہو- ہمارے لیے خوشی کی تکمیل کا ذریعہ بننا چاہتے ہیں۔

مزید محنت نہیں۔

انسان بامقصد، اطمینان بخش سرگرمی کے لیے خدا کی دیہوئی خواہش رکھتے ہیں۔ یہ غلط نہیں ہے۔ یہ اس کا حصہ ہے کہ ہم خدا کی تخلیق کے طور پر کون ہیں۔ کام کا مطلب کبھی بھی مشکل مشکل نہیں تھا جو اکثر اس زندگی میں ہوتا ہے۔ خدا کے کلام کے مطابق محنت کش محنت آدم کے گناہ کا نتیجہ ہے۔

"اور آدمؔ سے اُس نے کہا چُونکہ تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پَھل کھایا جِس کی بابت مَیں نے تُجھے حکم دِیا تھا کہ اُسے نہ کھانا اِس لِئے زمِین تیرے سبب سے لَعنتی ہُوئی۔ مشقّت کے ساتھ تُو اپنی عُمر بھر اُس کی پَیداوار کھائے گا۔ اور وہ تیرے لِئے کانٹے اور اُونٹ کٹارے اُگائے گی اور تُو کھیت کی سبزی کھائے گا۔ تُو اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمِین میں تُو پِھر لَوٹ نہ جائے اِس لِئے کہ تُو اُس سے نِکالا گیا ہے کیونکہ تُو خاک ہے اور خاک میں پِھر لَوٹ جائے گا۔"

پَیدائش (3 : 19-17)

یہ سب کچھ آنے والی زندگی میں بدلنے والا ہے۔ کام بالآخر وہی ہو جائے گا جس کا مقصد شروع سے تھا۔ ایک قابل اطمینان کوشش جو رب کی شان میں اضافہ کرتی ہے اور ہمارے ساتھی آدمی کی تعمیر کرتی ہے۔ ہم اپنے تخلیق کردہ مقصد کو پورا کریں گے کیونکہم جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ خدا کی خدمت یا عبادت ہو گا۔ ہاں، آسمان پر کارپوریٹ عبادت کے اوقات ہوں گے۔ یوحنا نے کئی کو دیکھا۔ لیکن بائبل سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے مستقبل کے گھر میں کام اور کھیل دونوں میں بہت سی دوسری کارروائی ہوگی۔ ہم کس قسم کی چیزیں کریں گے؟ میں بعد کے ابواب میں تفصیلات دوں گا، لیکن یہاں ایک اشارہ ہے: بہت سی سرگرمیاں جن سے ہم لطف اندوز ہوتے ہیں وہ آنے والی زندگی میں جاری رہیں گے۔

آسمان پر علم اور وقت

میں نے ایک سے زیادہ لوگوں کو بتایا کہ ہم آسمان پر سب کچھ جان لیں گے۔ میں نے دوسروں کو یہ کہتے سنا ہے کہ ابدیت میں کوئی وقت نہیں ہو گا۔ دونوں بیانات غلط ہیں اور جو کچھ آگے ہے اس کے بارے میں جوش و خروش کی کمی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس ایک دائرے میں مکمل علم ہے بغیر وقت گزرنے کے، تو اس کا مطلب ہے کہ کوئی تبدیلی یا چیلنج نہیں ہو گا۔ یقینا، چیلنجز اور تبدیلیاں اس زندگی میں پریشانی کا باعث بن سکتی ہیں، لیکن ان عناصر کی کمی سے آسمان کی بادشاہی بہت نیرس لگتی ہے۔

فوری علم

یہ خیال کہ ہم فوری طور پر تمام علم حاصل کر لیں گے، پَولُس رسول کے لکھے ہوئے ایک اقتباس کو غلط سمجھنے سے آیا ہے:

"اب ہم کو آئینہ میں دُھندلا سادِکھائی دیتا ہے مگر اُس وقت رُوبرُو دیکھیں گے۔ اِس وقت میرا علم ناقِص ہے مگر اُس وقت اَیسے پُورے طَور پر پہچانُوں گا جَیسے مَیں پہچانا گیا ہُوں۔" (1 کرنتھیوں 12:13)

پَولُس نے یہ نہیں کہا کہ ہم سب کچھ جان لیں گے۔ وہ اس خیال کا اظہار کر رہا تھا کہ آسمان پر، ہم چیزوں کو زیادہ واضح اور اس لیے زیادہ درست طریقے سے دیکھیں گے۔ اگر رسول یہ کہنا چاہتے کہ ہم تمام علم کے مالک ہوں گے، تو وہ مختلف الفاظ استعمال کرتے۔ اس کے بجائے، اس نے ایک ہی یونانی لفظ کی مختلف حالتوں کو تین بار استعمال کیا (جاننا، جاننا، اور جان) ۔ اس کا مطلب ہے۔ جاننا، پہچاننا، سمجھنا، یا پوری طرح سمجھنا۔

آئینے میں ناقص عکاسی کی پَولُس کی مثال اس کے معنی کو واضح کرتی ہے۔ کرنتھ شہر، ان مسیحیوں کا گھر ہے جن کے لیے اس نے لکھا تھا، اس کے پالش شدہ کانسی کے آئینے کے لیے جانا جاتا تھا۔ اس کے قارئین اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے کہ یہ تمام دھاتی آئینے واضح عکاسی نہیں کرتے تھے اور تصاویر کو مسخ کر دیتے تھے۔ چونکہ ان کی ثقافت دیکھنے کو جاننے کے

مترادف ہے، اس لیے انہیں اپنی بات سمجھ آئی۔ہم میں سے کوئی بھی واضح طور پر نہیں دیکھتا ہے۔ انسانیت پر گناہ کے اثرات کی وجہ سے، ہم سب کو حقیقت کے بارے میں غلط فہمیاں ہیں۔ لیکن آسمان پر، وہ غلط فہمیاں ختم ہو جائیں گی اور ہم درست طریقے سے جان لیں گے۔

جب یوحنا آسمان پر تھا،اس نے مردوں اور عورتوں کو خدا سے پوچھتے سنا کہ وہ زمین پر انصاف کب کرے گا۔انہیں بتایا گیا کہ اس میں کچھ وقت لگے گا۔ان لوگوں نے مانگی اور وہ معلومات دی گئیں جو ان کے پاس نہیں تھیں حالانکہ وہ آسمان پر ہی تھے۔ دوسرے لفظوں میں، انہوں نے کچھ نیا سیکھا۔

"اور وہ بڑی آواز سے چِلاّ کر بولِیں کہ اَے مالِک! اَے قدُّوس و برحق! تُو کب تک اِنصاف نہ کرے گا اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خُون کا بدلہ نہ لے گا؟ اور اُن میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دِیا گیا اور اُن سے کہا گیا کہ اَور تھوڑی مُدّت آرام کرو جب تک کہ تُمہارے ہم خِدمت اور بھائیوں کا بھی شُمار پُورا نہ ہو لے جو تُمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں۔"

(مکاشفہ 6 : 11-10)

ہم ہر چیز کو کبھی نہیں جان پائیں گے۔ صرف خدا سب کچھ جانتا ہے۔ سب علم یا سب کچھ جاننا خدا کی خصوصیت ہے۔ ہم ہیں اور ہمیشہ تخلیق کیے جائیں گے، محدود مخلوق جن کی حدود آسمان پر بھی ہیں۔ خدا ہمیں مکمل طور پر جانتا ہے، بغیر کسی غلط فہمی کے، لیکن ہم کبھی بھی خدا سے اور اس کے بارے میں جاننے کے لیے موجود تمام چیزوں کو ختم نہیں کریں گے۔ وہ لامحدود ہے۔

مزید وقت نہیں۔

- یہ خیال کہ آسمان پر وقت نہیں ہے بہت عام ہے، لیکن یہ بائبل کے انکشاف کے برعکس بھی ہے۔ یوحنا نے غیب کے دائرے میں وقت گزرنے کے حوالے سے متعدد حوالہ جات دیئے۔ میں نے اوپر دی گئی آیات کا حوالہ دیا جہاں اس نے اطلاع دی کہ آسمان پر شہداء جو زمین پر انصاف کی خواہش رکھتے ہیں ان سے کہا گیا کہ "تھوڑی مُدّت آرام کرو" (مکاشفہ 6:11)

- جب یوحنااندیکھے جہاں میں تھا، اس نے مردوں اور عورتوں کو دیکھا" اِسی سبب سے یہ خُداکے تخت کے سامنے ہیں اور اُس کے مَقدِس میں رات دِن اُس کی عِبادت کرتے ہیں اور جو تخت پر بَیٹھا ہے وہ اپناخَیمہ اُن کے اُوپر تانے گا۔ " (مکاشفہ7 : 15)
- رسول نے بیان کیا کہ " آدھ گھنٹے کے قریب آسمان میں خاموشی رہی"(مکاشفہ8 : 1)
- اس نے یسوع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ

"جو غالِب آئے مَیں اُسے اُس زِندگی کے درخت میں سے جو خُداکے فِردوس میں ہے پَھل کھانے کو دُوں گا۔"(مکاشفہ2 : 7)

"اور دَریا کے وار پار زِندگی کا درخت تھا۔ اُس میں بارہ قِسم کے پَھل آتے تھے اور ہر مہینے میں پَھلتا تھا اور اُس درخت کے پتّوں سے قَوموں کو شِفا ہوتی تھی۔"(مکاشفہ22 : 2)

یوحنانے یہ بھی بتایا کہ اس نے ایک فرشتہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ "اب اَور دیر نہ ہو گی۔ " (مکاشفہ10: 6) کچھ لوگ اس کے الفاظ کو بطور ثبوت پیش کریں کہ آسمان پر کوئی وقت نہیں ہو گا۔ لیکن اصل زبان میں یہ خیال نہیں ہے۔ The Expanded Vine's Dictionary of New Testament Words (1984) کے مطابق، یونانی لفظ ترجمہ شدہ وقت کا مطلب ہے "تاخیر"۔ جس فرشتے کو یوحنانے یہ الفاظ سنا اس نے اعلان کیا کہ خداکے فیصلے کے مکمل ہونے اور اس کی نجات کا منصوبہ پورا ہونے سے پہلے کوئی وقت باقی نہیں ہے۔

"اور جو ابدُالآباد زِندہ رہے گا اور جِس نے آسمان اور اُس کے اندر کی چِیزیں اور زمِین اور اُس کے اُوپر کی چِیزیں اور سمُندر اور اُس کے اندر کی چِیزیں پَیدا کی ہیں اُس کی قَسم کھا کر کہا کہ اب اَور دیر نہ ہو گی۔ بلکہ ساتویں فِرشتہ کی آواز دینے کے زمانہ میں جب وہ نرسِنگا پُھونکنے کو ہو گا تو خُدا کا پوشِیدہ مطلَب اُس خُوشخبری کے مُوافِق جو اُس نے اپنے بندوں نبیوں کو دی تھی پُورا ہو گا۔"

(مکاشفہ10 : 7-6)

مزید کوئی عمل نہیں

بہت سے لوگ یہ بھی مانتے ہیں کہ آسمان پر سب کچھ ہمیشہ ایک جیسا رہے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ ابد تک عمل ہو گا۔ ویبسٹر کی نیو اسٹوڈنٹس ڈکشنری (1969) عمل کو "عمل، آپریشن، یا تبدیلیوں کی ایک سیریز" کے طور پر بیان کرتی ہے۔ وقت

اور عمل ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں کیونکہ وقت گزرتا ہے جب اعمال کا تسلسل ہوتا ہے۔ یوحنا نے آسمان میں کئی ترتیب وار واقعات دیکھے (مثلاً، سات مہریں کھلی، ایک دوسرے کے بعد؛ سات نرسنگے پھونکے، ایک دوسرے کے پیچھے، سات پیالے ایک کے بعد ایک ڈالے گئے)۔ اس نے لوگوں کو گاتے ہوئے سنا۔ گانوں میں شروع، درمیانی اور اختتام کے ساتھ وقت یا رفتار ہوتی ہے اور وہ ترتیب وار ترقی کرتے ہیں۔ ہمیشگی میں، ہم وقت کے ساتھ اس دباؤ کے بغیر رہیں گے کہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

غور کریں کہ پَولُس نے آنے والی زندگی کے بارے میں کیا کہا۔ اُس نے کہا کہ تمام ابدیت کے دوران، خُداوند خُدا زیادہ سے زیادہ ظاہر کرے گا کہ اُس کے فضل نے اُن لوگوں کے لیے جو اُس کی نجات کو قبول کیا ہے۔ یہ نہ ختم ہونے والا عمل اور جاری وحی ہے۔

"اور مسیح یِسُوعؔ میں شامِل کر کے اُس کے ساتھ جِلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بِٹھایا۔ 7 تاکہ وہ اپنی اُس مہربانی سے جو مسیح یِسُوعؔ میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نِہایت دَولت دِکھائے۔ " (اِفِسیوں 2 : 7-6)

ہم اس کتاب کے دوسرے نصف حصے میں زیادہ تفصیل سے آسمان پر زندگی کا جائزہ لیں گے۔ لیکن حوصلہ افزائی کریں کہ آسمان کی بادشاہی حقیقی لوگوں کے ساتھ ایک حقیقی جگہ ہے جو حقیقی کام کرتے ہیں، اسی طرح کی بہت سی چیزیں جو ہم زمین پر کرتے ہیں۔ آنے والی زندگی ہمارے لیے غیر ملکی یا عجیب نہیں ہوگی۔ یہ گھر کی طرح محسوس ہوگا۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنے ہمیشہ کے گھر میں زندگی کی تفصیلات کے بارے میں مزید کہیں، ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ لوگ آسمان پر کس طرح کے ہیں۔

باب 5

ہم آسمان کی بادشاہی میں کس طرح کے ہونگے؟

ہمارے پاس آنے والی زندگی کے بارے میں بہت سے غلط خیالات ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ خاندان اور دوستوں کے ساتھ تعلقات ختم ہو جائیں گے اور ہم خدا کے سوا کسی کو نہیں چاہیں گے۔ کچھ کہتے ہیں کہ ہم اپنی انفرادیت کھو دیتے ہیں اور ایک بڑے فرقہ پرست گروہ کا حصہ بن جاتے ہیں جو رب کی عبادت کے سوا کچھ نہیں کرتا۔ کوئی تعجب نہیں کہ ہم آسمان کی بادشاہی کے منتظر نہیں ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ بائبل بتاتی ہے کہ ہم اب بھی انفرادی شخصیت کے حامل افراد ہوں گے، اور دوستوں اور پیاروں کے ساتھ ہمارے تعلقات جاری رہیں گے۔

بڑی تصویر

موت کے بعد زندگی کے بارے میں غلط تصورات انسان کے لیے خدا کے مجموعی مقصد کو نہ سمجھنے سے آتے ہیں۔ جبہم بڑی تصویر کے لحاظ سے آسمان کی بادشاہی پر غور کرتے ہیں تو اس کا کوئی مطلب نہیں کہ ہم اب ایک دوسرے سے پہچانے جانے والے یا مختلف نہیں ہوں گے۔ خلارب کے منصوبے کے تفصیلی مطالعے کی اجازت نہیں دیتا، لیکن یہاں چند مختصر جھلکیاں ہیں:

- ماضی میں، خداوند خدا نے مردوں اور عورتوں کو اپنی شبیہ میں پیدا کرنے اور انہیں اپنا کنبہ بنانے کا منصوبہ بنایا۔ تاہم ، پہلے انسان (آدم) نے گناہ کے ذریعے رب سے آزادی کا انتخاب کیا۔ اس کی نافرمانی نے پوری نسل انسانی کو متاثر کیا اور انسانی فطرت کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا۔ اس وقت سے، تمام انسان خدا کے برعکس فطرت کے ساتھ ایک تباہشدہ نسل میں پیدا ہوئے ہیں، جس کا اظہار وہ گناہ کے اعمال کے ذریعے کرتے ہیں (رومیوں 23:3، رومیوں 19:5 افسیوں 2: 3-1)۔
- رب نے بنی نوع انسان کو اس حالت سے بچانے اور اپنے خاندان کو دوبارہ حاصل کرنے کا ایک طریقہ وضع کیا۔ یسوع مسیح کی موت، تدفین اور جی اٹھنے کی وجہ سے، خدا گناہ گار لوگوں کو گناہ کے گناہ، طاقت اور نقصان سے چھڑانے یا نجات دینے اور انہیں مقدس، نیک بیٹوں اور بیٹیوں میں تبدیل کرنے کے قابل ہے۔ یسوع ہمارا نجات دہندہ ہے۔
- "چُنانچِہ اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لِیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے مُوافِق ہمیں اپنے لِئے پیشتر سے مُقرّر کِیا کہ یِسُوعؔ مسِیح کے وسِیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔ تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی سِتایش ہو جو ہمیں اُس عزِیز میں مُفت بخشا۔ ہم کو اُس میں اُس کے خُون کے وسِیلہ سے مخلصی یعنی قصُوروں کی مُعافی اُس کے اُس فضل کی دَولت کے مُوافِق حاصِل ہے۔ " (اِفِسیوں 1 : 7-4)

صلیب پر، یسوع مسیح نے گناہ کی قیمت ادا کی تاکہ اسے دور کیا جاسکے۔ جب ہم اس کی قربانی کو قبول کرتے ہیں تو ہمارے گناہ دھل جاتے ہیں اور ہمیں ابدی زندگی مل جاتی ہے۔ "کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی مُحبّت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلَوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔" (یوحنا 3:16)

یہ ابدی زندگی زندگی کی لمبائی سے زیادہ ہے۔ تمام انسانوں کو اس معنی میں ابدی زندگی ملتی ہے کہ جب ان کا جسمانی جسم مر جاتا ہے تو کسی کا وجود ختم نہیں ہوتا۔ سوال صرف یہ ہے کہ ہم خدا کے ساتھ ہمیشہ کے لیے اسکے گھر میں کہاں رہیں گے یا ہمیشہ کے لیے اس سے الگ ہو جائیں گے؟

ابدی زندگی جو کہ خدا قادر مطلق نے ان لوگوں کو دیتا ہے جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں زندگی کی ایک قسم ہے۔ جب ہم یسوع کو نجات دہندہ اور خداوند تسلیم کرتے ہیں تو خدا ہمیں کچھ دیتا ہے۔ اور خدا ہمیں اپنی زندگی میں شامل کرتا ہے (1 یوحنا 5 : 1)(یوحنا 1 : 12)

یہ نئی پیدائش تبدیلی کا ایک عمل شروع کرتی ہے جو بالآخر ہمیں وہی چیز بحال کرتی ہے جو خداوند نے ہمیشہ ارادہ کیا تھا۔ بیٹے اور بیٹیاں جو ہمارے میک اپ کے ہر حصے میں بے عیب اور مقدس ہیں۔ یہ تغیر اس وقت شروع ہوتا ہے جب ہم دوبارہ پیدا ہوتے ہیں، ہماری زندگی کے دوران ترقی کرتے ہیں، اور آنے والی زندگی میں مکمل ہوتے ہیں۔ بائبل میں آسمان پر موجود لوگوں کے بارے میں درج ہے کہ:

"اور اُن پہلوٹھوں کی عام جماعت یعنی کلِیسیا جِن کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور سب کے مُنصِف خُدا اور کامِل کِئے ہُوئے راست بازوں کی رُوحوں۔" (عبرانیوں 12:23)

چھٹکارے میں خدا تعالیٰ کا ہدف ہمارے پورے وجود کو گناہ اور اس کے اثرات سے آزاد کرنا ہے، ہمیں کسی یا کسی اور چیز میں تبدیل نہیں کرنا۔ اس کا مقصد ہمیں کامل کرنا ہے نہ کہ ہمیں مٹانا یا تبدیل کرنا۔ آنے والی زندگی میں، ہم وہ سب کچھ بن جائیں گے جو رب ہمیشہ چاہتا تھا۔ یہ خدا کا منصوبہ ہے۔

آپ اپنی جسمانی شکل سے زیادہ ہیں۔ جو چیز آپ کو بناتی ہے وہ آپ کی زندگی کی تاریخ، تعلقات اور تجربات ہیں۔ یہ آپ کی شخصیت اور قابلیت، قابلیت اور دلچسپی، پسند اور ناپسند ہے۔ یہ سچ ہے کہ یہ مختلف خصلتیں گناہ سے داغدار ہو چکی ہیں، لیکن آسمان پر پاک ہو جائیں گی۔ تم وہی بن جاؤ گے جو تم بننا چاہتے تھے۔ یہ اس حقیقت کی نفی نہیں کرتا کہ ہم اس زندگی میں مسیح نما کردار اور تقدس کے ساتھ بڑھ سکتے ہیں اور کر سکتے ہیں۔ بس یہ جان لیں کہ جب تک ہم آسمان پر نہیں پہنچ جاتے یہ عمل مکمل طور پر مکمل نہیں ہو گا۔

خدا نے ہمیں مختلف بنایا

ہم سب آسمان پر ایک جیسے نہیں ہوں گے کیونکہ اب ہم نہیں ہیں۔ انفرادیت اور انفرادیت اس کے خاندان کے لیے خدا کے ڈیزائن کا حصہ ہیں۔ زمین پر موجود تمام مختلف گروہ آدم میں رہائش پذیر تھے جب خداوند نے اسے بنایا:

"اور اُس نے ایک ہی اَصل سے آدمیوں کی ہر ایک قَوم تمام رُویِ زمِین پر رہنے کے لِئے پَیدا کی اور اُن کی مِیعادیں اور سکُونت کی حدّیں مُقرّر کِیں۔ "(اعمال 17:26) پہلے دو انسان آدم اور حوا ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ وہ مرد تھا۔ وہ خاتون تھی۔ وہ بڑا اور مضبوط تھا۔ وہ خوبصورت تھی۔

شاید آپ سوچ رہے ہیں، "کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ اب ہم آسمان پر مرد یا عورت نہیں رہیں گے ؟ آخر گلتیوں 28:3 کہتا ہے : "نہ کوئی یہُودی رہا نہ یُونانی۔ نہ کوئی غُلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مَرد نہ عَورت کیونکہ تُم سب مسیح یِسُوعؔ میں ایک ہو۔"

اس حوالہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنی صنفی شناخت کھو دیتے ہیں۔ سیاق وسباق کی بنیاد پر، یہ واضح ہے کہ یہ بیان مسیح میں مردوں اور عورتوں کی مساوات سے مراد ہے۔ ہم اپنے ابدی گھر میں خدا کے لیے یکساں قیمتی رہیں گے، لیکن پھر بھی ہم ایک دوسرے سے مختلف رہیں گے۔

یوحنا رسول نے تصدیق کی کہ ہم آسمان پر اپنی انفرادیت اور انفرادیت کو برقرار رکھتے ہیں۔ اگرچہ اس نے لوگوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ دیکھی جو اس کی تعداد سے زیادہ تھی -وہ یہ پہچاننے میں کامیاب رہا کہ یہ بھیڑ مختلف نسلی گروہوں پر مشتمل ہے۔ یہ اس وقت تک ممکن نہیں تھا جب تک کہ یہ مرد اور عورت اپنی قومیتوں کے لیے مخصوص خصلتوں کو برقرار نہ رکھیں۔

" اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نِگاہ کی تو کیا دیکھتا ہُوں کہ ہر ایک قَوم اور قبِیلہ اور اُمّت اور اہلِ زُبان کی ایک اَیسی بڑی بِھیڑ جِسے کوئی شُمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور کھجُور کی ڈالِیاں اپنے ہاتھوں میں لِئے ہُوئے تخت اور برّہ کے آگے کھڑی ہے۔"

(مکاشفہ 9:7)

خدا کے سوا کچھ بھی نہیں

شاید آپ نے یہ کہتے سنا ہے کہ آسمان پر ہم کچھ نہیں چاہیں گے اور رب کے سوا کوئی نہیں۔ اگرچہ یہ انتہائی روحانی لگتا ہے، اس طرح کی سوچ ایک ناقص بنیاد پر مبنی ہے کہ خدا کے علاوہ کسی بھی چیز یا کسی کے لیے خوشی یا خواہش حاصل کرنا کسی طرح غلط ہے۔ یقینا، آسمان کی سب سے بڑی اور سب سے بڑی خوشی رب کو آمنے سامنے دیکھنا اور اسے اس طرح جاننا ہے جیسے ہم اسے اب نہیں جانتے۔ اس شخص کو دیکھ کر خوشی کا تصور کریں جس نے ہمیں اپنے لیے پیدا کیا، وہ جو ہم سے محبت کرتا ہے

اور ہمیں ایک شاندار مقصد اور مستقبل کے لیے چھڑایا ہے۔ پھر بھی، حقیقت یہ ہے کہ خداوند خدا آسمان کی بادشاہی کی بنیادی خوشی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری خوشیاں نہیں ہیں۔

- چونکہ تعلقات اگلی زندگی تک جاری رہتے ہیں، اس کے باوجود ہمیں ان لوگوں سے پیار ہوگا جو ہم زمین پر جانتے تھے اور پیار کرتے تھے۔ ذرا اس خوشی کے بارے میں سوچیں جو آپ محسوس کریں گے جب آپ اپنے کسی عزیز کے ساتھ دوبارہ مل جائیں گے جسے آپ نے برسوں میں نہیں دیکھا کیونکہ وہ آپ سے پہلے آسمان کی بادشاہی گئے تھے۔
- اور چونکہ ہم نے خدا کی دی ہوئی انفرادیت کو ہمیشہ کے لیے برقرار رکھا ہے، اس لیے ہمارے پاس بہت سی ایسی ہی دلچسپیاں اور جذبات ہوں گے جو ہم زمین پر رکھتے تھے۔ ذرا تصور کریں کہ آپ ان راہنمائیوں کے بغیر انکے تعاقب سے جو خوشی حاصل کریں گے یہ زندگی اکثر ہماری راہ میں لاتی ہے۔

آنے والی زندگی میں دلچسپیاں اور جذبات ختم نہیں ہوں گے۔ اس کے بجائے، وہ پاک ہو جائیں گے اور گناہوں کی خامیاں اور اثرات ہمیشہ کے لیے دور ہو جائیں گے۔ خواہشات کے ساتھ جدوجہد جو بعض اوقات ہمیں بے دین طریقوں سے کام کرنے پر مجبور کرتی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ ہماری تڑپیں اور جذبات ویسے ہی کام کریں گے جیسے وہ خدا کی حمد و ثنا کے اظہار میں تھے۔ ہم اپنے وجود کے ہر حصے میں رب کو راضی کرنے کی خواہش کریں گے اور ایسا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

تمام اچھی چیزوں کا ماخذ

خدا کے سوا کسی اور چیز میں خوشی حاصل کرنا غلط نہیں ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ وہ تمام اچھی چیزوں کا منبع ہے اور ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ ہم اسکے بہت سے تحائف کے شکر گزار ہوں اور ان سے لطف اندوز ہوں۔ یہ آسمان پر نہیں بدلے گا۔

"ہر اچّھی بخشِش اور ہر کامِل اِنعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے مِلتا ہے جِس میں نہ کوئی تبدِیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردِش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے۔" (یعقوب 1 : 17)

"اِس مَوجُودہ جہان کے دَولت مَندوں کو حُکم دے کہ مغرُور نہ ہوں اور ناپائیدار دَولت پر نہیں بلکہ خُدا پر اُمّید رکھّیں جو ہمیں لُطف اُٹھانے کے لِئے سب چِیزیں اِفراط سے دیتا ہے۔ " (تِیمُتھِیُس 17:6)

"کیونکہ خُدا کی پَیدا کی ہُوئی ہر چِیز اچھّی ہے اور کوئی چِیز اِنکار کے لائِق نہیں بشرطیکہ شُکرگُذاری کے ساتھ کھائی جائے۔ اِس لئے کہ خُدا کے کلام اور دُعا سے پاک ہو جاتی ہے۔" (تِیمُتھِیُس 4 : 5-4)

جب ہم رب کی بنائی ہوئی چیزوں کی خواہش اور خوشی کرتے ہیں تو ہم اس کی بڑائی کرتے ہیں۔ اپنے باغ میں اگائی گئی سبزیوں کا لطف اندوز ہونا رزق کے آخری ذریعہ، خداوند خدا کی حمد و ثنا کرتا ہے۔ آپ کے گھر اور گاڑی کے لیے شکریہ ادا کرنا رب کی عزت کرتا ہے کیونکہ اس نے خام مال بنایا ہے جو ان کو بنانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور اس نے مردوں کو ان کو پیدا کرنے کی صلاحیت دی ہے۔ ہاں، فی الحال لوگوں اور چیزوں کو خدا سے اوپر رکھنا ممکن ہے کیونکہ ہم ابھی تک گناہ کے اثر سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہیں۔ آسمان پر ایسا نہیں ہو گا۔

خدا کے سوا کوئی نہیں؟

رب نے ہمیں پیدا کیا ہے کہ وہ ہر چیز سے بڑھ کر اپنے ساتھ رشتہ قائم کرے۔ ایک ہی وقت میں، اس نے ہمیں دوسرے لوگوں کی ضرورت بھی بنائی۔ خدا نے آدم کی تشکیل کے بعد، دونوں نے ایک ساتھ چل کر بات کی۔ پھر بھی خداوند نے آدم کو تنہا قرار دیا اور کہا کہ یہ اچھا نہیں ہے - اخلاقی لحاظ سے نہیں، بلکہ اس لیے کہ اس نے کبھی صرف ایک انسان بنانے کا ارادہ نہیں کیا۔ خدا نے آدم (اور آدم میں انسان) کو اپنے جیسے دوسروں کی صحبت کی خواہش کے ساتھ پیدا کیا۔

"اور خُداوند خُدا نے کہا کہ آدمؔ کا اکیلا رہنا اچھّا نہیں۔ مَیں اُس کے لئے ایک مددگار اُس کی مانِند بناؤں گا۔" (پیدائش 2 : 18)

جب آدم نے پہلی بار حوا کو دیکھا تو اس کا جواب تھا، "آخر!" (پیدائش 2 :23)۔ خدا نے آدم کو اس کے علاوہ کسی پر جوش و خروش کے لیے نہیں ڈانٹا۔ درحقیقت، رب نے ان دونوں کو برکت دی اور پرعزم رشتہ قائم کیا جسے ہم شادی کہتے ہیں (پیدائش 2: 25-23)۔

دوسرے لوگوں میں خوشی اور لذت تلاش کرنا گناہ نہیں ہے۔ دوسروں کے ساتھ تعلقات ضروری نہیں کہ ہم خداوند سے دور ہو جائیں۔ درحقیقت، ایک اچھا دوست - جس میں آپ خدا کو دیکھتے ہیں اور جو مسیح نما کردار کو زیادہ مؤثر طریقے سے ظاہر کرنے میں آپ کی مدد کرتا ہے وہ آپ کو ایک بہتر انسان بنا سکتا ہے۔

یسوع نے لوگوں کے ساتھ بہت وقت گزارا جب وہ زمین پر تھا۔ یہاں تک کہ اس کا اندرونی حلقہ تھا-یوحنا، پطرس اور یعقوب۔ یقینی طور پر، ان دوستیوں نے یسوع کو اپنے باپ سے دور نہیں کیا۔ پَولُس نے فلپی شہر کے مسیحیوں کے لیے اپنے پیار اور ان کے ساتھ رہنے کی خواہش کے بارے میں لکھا: "خُدا میرا گواہ ہے کہ مَیں مسیح یِسُوعؔ کی سی اُلفت کر کے تُم سب کا مُشتاق ہُوں۔" (فلِپّیوں 1:8)

واضح طور پر، ان لوگوں کے لیے محبت نے خدا کے لیے اس کے جذبہ کو کم نہیں کیا۔

آسمان پر جانا زمین پر قائم رشتوں کی نفی نہیں کرتا۔ کچھ بھی ہماری ماضی کی تاریخ کو تبدیل نہیں کرے گا- حقیقت یہ ہے کہ ہم ایک خاندان کا حصہ تھے یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ ہماری گہری دوستی تھی۔ پَولُس جانتا تھا کہ آسمان اور اس کے منتظر انعام کا ایک حصہ ان لوگوں کے ساتھ جاری تعلقات ہیں جنہیں وہ مسیح پر ایمان لانے کے لیے جیتے تھے۔

"بھلا ہماری اُمّید اور خُوشی اور فخر کا تاج کیا ہے؟ کیا وہ ہمارے خُداوند یِسُوعؔ کے سامنے اُس کے آنے کے وقت تُم ہی نہ ہو گے؟20 ہمارا جلال اور خُوشی تُم ہی تو ہو۔" (1 تھِسّلُنیکیوں 2 : 20-19)

محبت کا قانون

یسوع نے کہا کہ خدا کی شریعت کی مکمل وضاحت دو احکامات میں کی گئی ہے: خدا سے محبت کرو اور اپنے پڑوسی سے محبت کرو (متی22: 40-37)۔ آدم عدن کے باغ میں محبت کے اس قانون کے تحت تھا: "کیونکہ جو پَیغام تُم نے شرُوع سے سُنا وہ یہ ہے کہ ہم ایک دُوسرے سے مُحبّت رکھّیں ۔ " (1 یوحنا 3 : 11) محبت کا یہ ابدی حکم آسمان پر موجود نہیں رہے گا۔ اور چونکہ ہم مکمل طور پر کامل ہو جائیں گے، ہم رب اور ایک دوسرے سے کامل محبت کر سکیں گے۔

انسان کی بات چیت صداقت یا راستی سے نکلے گی۔ کوئی غرور یا عدم تحفظ نہیں ہو گا اور خود کو بلند کرنے اور دوسروں کو نیچا دکھانے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ پوشیدہ ایجنڈے، دھوکہ دہی، دکھاوے، تیز زبانیں، غصے کا بھڑکنا اور بے ایمانی موجود نہیں ہو گی۔ اس کامل ہم آہنگی اور تکمیل کا تصور کرنا مشکل ہے جو ہمارے مستقبل کے گھر میں خاندان اور دوستوں کے ساتھ تعلقات میں موجود ہو گی۔ ان لوگوں کے ساتھ تعلقات جو ہم پہلے سے جانتے ہیں گہرے ہوں گے کیونکہ ہم ان لوگوں کے

ساتھ نئے رابطے کرتے ہیں جن سے ہم ابھی تک نہیں ملے ہیں جیسے کہ باپ دادا، بائبل میں مذکور مرد اور عورتیں اور دوسرے ممالک کے لوگ!

خدا آسمان پر ہر ایک کا باپ ہے، اور تمام انسانی باشندے اسکے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ رشتہ دار ہوں گے جو زمین پر خون کے رشتہ دار تھے، لیکن ہم دوستوں کے ساتھ بھی کریں گے۔ ہم ایک بڑا، خوش، صحت مند خاندان بنیں گے اور آخر کار ایک دوسرے کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جیسا کہ رب چاہتا ہے۔ آسمان قادر مطلق خدا کے اس منصوبے کا اختتام ہے کہ ہر وہ چیز تعلقات سمیت، جو کہ گناہ کی وجہ سے خراب ہوئی ہے اسے چھڑانے اور بحال کرنا ہے۔

میں اس شخص کو آسمان پر نہیں دیکھنا چاہتا!

ممکنہ طور پر، کوئی ایسا شخص ہے جسے آپ آسمان نہیں دیکھنا چاہتے۔ آپ ضروری نہیں چاہتے کہ وہ جہنم میں جائیں۔ آپ کو ابدیت میں ان میں بھاگنے کی پرواہ نہیں ہے۔ کئی لوگوں نے مجھ سے اعتراف کیا ہے کہ وہ آنے والی زندگی میں کسی خاص شخص کے آمنے سامنے آنے کے خیال سے خوفزدہ ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

- ایک عورت جس کا اسقاط حمل ہوا تھا اور وہ بچے کو دیکھ کر خوفزدہ تھا کیونکہ وہ اپنے کیے پر مجرم محسوس کرتی تھی۔
- ایک خاتون جس کے دوست کے ساتھ جھگڑا ہوا تھا اور سابقہ دوست کے مرنے سے پہلے تنازعہ حل نہیں ہوا تھا۔
- ایک ایسا شخص جو اپنی ماں کی موت کا براہ راست ذمہ دار تھا اس سے پہلے کہ وہ اپنی زندگی یسوع مسیح کے سپرد کر دے۔
- ایک بیٹی جس کے باپ نے اسے زیادتی کے ذریعے بہت زیادہ جذباتی اور جسمانی نقصان پہنچایا۔ حالانکہ اس نے توبہ کی اور اپنے بستر مرگ پر خدا کی بچت کا فضل حاصل کیا، وہ چاہتی ہے کہ وہ اسے اس سے جتنا ممکن ہو دور کرے۔

بائبل ہمیں خوشخبری دیتی ہے۔ اس قسم کے مسائل حل ہو جائیں گے اور رشتہ دار چیلنجوں کی وجہ سے ہونے والے درد اور نقصانات ٹھیک ہو جائیں گے جب ہم سب کامل ہو جائیں گے۔ آپ کا پیارا جس نے آپ کو تکلیف دی وہ بدل جائے گا اور آپ مکمل طور پر ہونے والے نقصان سے آزاد ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے اس زندگی میں کسی کو نقصان پہنچایا، تو معافی اور بحالی ہو گی۔

پچھلے باب میں حوالہ دیا گیا بیوقوف بیٹے کی مثال یاد ہے؟ یسوع نے کہانی بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی گمشدہ بیٹا یا بیٹی خدا کے پاس واپس آتی ہے تو آسمان کیسے جواب دیتا ہے۔ اس نے ایک دلچسپ تفصیل شیئر کی جو خراب تعلقات کی بحالی سے متعلق ہے۔ جیسا کہ آپ کو یاد ہے، اس نوجوان نے اپنی وراثت لے لی، خاندان کو چھوڑ دیا، اور اس کے والد نے اسے شراب اور طوائفوں پر دی گئی تمام رقم ضائع کر دی۔ جب بیٹا آخر کار گھر واپس آیا تو اس کے والد نے اس کا استقبال کیا۔ اگرچہ لڑکے نے اپنے والد پر بہت ظلم کیا، اس کا کوئی ذکر نہیں تھا- نہیں "آپ میرے ساتھ یہ کیسے کر سکتے تھے" بڑے آدمی کا لیکچر۔ اس کے بجائے، والد نے اسے گلے لگایا اور بوسہ دیا اور پارٹی پھینک دی۔ وہ جانتا تھا کہ اس کا بیٹا واقعی معذرت خواہ ہے اور سب کو معاف کر دیا گیا اور بھول گیا۔

"پس وہ اُٹھ کر اپنے باپ کے پاس چلا۔
وہ ابھی دُور ہی تھا کہ اُسے دیکھ کر اُس کے باپ کو ترس آیا اور دَوڑ کر اُس کو گلے لگا لیا اور چُوما۔ 21 بیٹے نے اُس سے کہا اَے باپ! مَیں آسمان کا اور تیری نظر میں گُنہگار ہُؤا۔ اَب اِس لائِق نہیں رہا کہ پِھر تیرا بیٹا کہلاؤُں۔ 22 باپ نے اپنے نوکروں سے کہا اچھّے سے اچھّا لباس جلد نِکال کر اُسے پہناؤ اور اُس کے ہاتھ میں انگُوٹھی اور پاؤں میں جُوتی پہناؤ۔ 23 اور پلے ہُوئے بچھڑے کو لا کر ذبح کرو تاکہ ہم کھا کر خُوشی منائیں۔ 24 کیونکہ میرا یہ بیٹا مُردہ تھا۔ اب زِندہ ہُؤا۔ کھو گیا تھا۔ اب مِلا ہے۔ پس وہ خُوشی منانے لگے۔"

(لوقا15 : 24-20)

میں وضاحت نہیں کر سکتی کہ ہر متعلقہ مشکل کیسے حل ہو گی۔ لیکن خدا کے کلام نے مجھے قائل کیا ہے کہ آگے کیا ہے فائدہ ہے، نقصان نہیں، بہتر نہیں۔ لہذا، ہم اس یقین سے آرام کر سکتے ہیں کہ، اگرچہ یہ کام کرتا ہے، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور ہمیں آسمان کے کسی بھی پہلو سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

جہنم میں ہمارے عزیزوں کے ساتھ کیا ہوگا؟

کسی کے بارے میں کیا آپ نے آسمان پر دیکھنے کی امید کی تھی، لیکن انہوں نے اسے نہیں بنایا؟ اگر آپ کا دوست یا عزیز جہنم میں ہے تو آپ آنے والی زندگی میں کیسے خوش رہ سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب پوری کتاب کو بھر سکتا ہے۔ لیکن، امید ہے کہ، درج ذیل خیالات مدد گار ثابت ہوں گے۔

تمام انسان ایک مقدس خدا کے سامنے گناہ کے مجرم ہیں۔ یہ ہمارے لیے تصور کرنا مشکل ہے کیونکہ ہم میں سے اکثر اپنے آپ کو اور اپنے دوستوں اور پیاروں کو اچھے لوگ سمجھتے ہیں۔ تاہم، آسمان پر داخل ہونے کے لیے ہمیں کتنا اچھا ہونا چاہیے اس کا معیار خود خدا ہے اور ہم میں سے کوئی بھی اس کی پیائش نہیں کرتا۔ "اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔ "

(رومیوں 23:3)

یسوع صلیب پر ہمارے گناہ کی قیمت ادا کرنے کے لیے مر گیا تاکہ اسے ہٹایا جاسکے اور ہمیں مجرم نہیں قرار دیا جاسکے۔ کلوری میں اسکی قربانی ہمیں خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے ضروری راستبازی دیتی ہے۔ یسوع آسمان کا دروازہ ہے۔ ہمارے نجات دہندہ نے کہا : "یِسُوعؔ نے اُس سے کہا کہ راہ اور حق اور زِندگی مَیں ہُوں۔ کوئی میرے وسِیلہ کے بغَیر باپ کے پاس نہیں آتا۔"

(یوحنا 6:14)

آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا ہمارے لیے مسیح کے وسیلے سے خدا کا فضل ہے جو ہمیں اس وقت ملتا ہے جب ہم یسوع پر ایمان لاتے ہیں. خدا بنی نوع انسان سے محبت کرتا ہے اور مردوں اور عورتوں کو مسیح کے ذریعے اپنی طرف کھینچنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ وہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ کوئی بھی اس مقصد کو یاد نہیں کرتا جس کے لیے اس نے ہمیں اس کے ابدی گھر میں بیٹا اور رشتہ بنایا۔ "خُداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جَیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تُمہارے بارے میں تحمّل کرتا ہے اِس لِئے کہ کِسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی تَوبہ تک نَوبت پُہنچے۔" (2 پطرس 9:3) ۔ لیکن قادر مطلق خدا کسی کو یسوع کو تسلیم کرنے یا اس کی خدمت کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ جو بھی اس زندگی میں اس سے الگ رہنے کا انتخاب کرتے ہیں وہ آنے والی زندگی میں بھی ایسا کرتے رہیں گے۔ یہی ہے کہ جہنم تمام نتائج کے ساتھ خدا سے مکمل

علیحد گی ہے۔ جہنم میں کوئی ایسا نہیں جس نے وہاں رہنے کا انتخاب نہ کیا ہو۔ رب کسی کو جہنم میں نہیں بھیجتا۔ مرد اور خواتین اس کا انتخاب کرتے ہیں (نوٹ 5 دیکھیں)۔

جب یوحنا کو آسمان پر لے جایا گیا اور خدا کے چھٹکارے کے منصوبے کی تکمیل کا نظارہ دیا گیا تو اس نے ان لوگوں کا حتمی فیصلہ دیکھا جنہوں نے پوری تاریخ میں خداوند سے انکار کیا۔ یقینی طور پر یہ ظاہر کرنے کے لیے ریکارڈ کتابیں کھولی گئیں کہ خدا کا حق ہے کہ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں بند رکھے جنہوں نے اس کے دشمنوں کو منتخب کیا ہے (مکاشفہ 20: 15-11) ۔ ان واقعات کے سلسلے میں، یوحنا نے آسمان کے فرشتوں کے تمام مردوں اور عورتوں کے ساتھ خدا کی راستبازی اور انصاف کی تعریف کرتے ہوئے دیکھا (مکاشفہ 15: 3، مکاشفہ 16 : 7 مکاشفہ 19: 2)۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہم بھی انصاف کے انتظام کے لیے خدا کی حمد میں حصہ لیں گے۔

بائبل کہتی ہے کہ آسمان پر غم کے آنسو نہیں ہیں (مکاشفہ 21: 4)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیب میں کوئی بھی جہنم میں لوگوں پر نہیں روتا۔ اگرچہ ابھی اس کا تصور کرنا مشکل ہے، ایک بار جب ہم آسمان پر ہوں گے تو ہمارا نقطہ نظر بدل جائے گا۔ آنے والی زندگی میں، ہم چیزوں کو زیادہ واضح طور پر دیکھیں گے اور اس وجہ سے، زیادہ درست طریقے سے (1 کرنتھیوں 13 : 12)۔ ہم تسلیم کریں گے کہ تمام انسان، بشمول ہمارے پیاروں کے، انہیں کافی روشنی دی گئی تھی کہ وہ لور کو جواب دیں لیکن نہیں کہا۔ ہم سمجھ لیں گے کہ یہ صحیح ہے اور صرف یہ کہ جنہوں نے مسیح کی صلیب کے ذریعے نجات کے خدا کے تحفے کو مسترد کیا ہے وہ ہمیشہ کی جدائی کی جگہ تک محدود ہیں۔

نجات میں قادر مطلق خدا کا ارادہ ہماری جگہ لینا یا ہمیں کسی اور میں تبدیل کرنا نہیں ہے۔ اس کا مقصد اپنی طاقت سے ہمیں تبدیل کرنا اور ہمیں اس چیز میں بحال کرنا ہے جس کا وہ ہمیشہ ارادہ کرتا ہے: بیٹے اور بیٹیاں گناہوں کے ہر نشان اور اثر سے پاک، اس سے مکمل محبت کرنے اور اس کے لوگوں سے محبت کرنے کے قابل۔ ہم آنے والی زندگی میں اس مقصد کو سمجھیں گے۔

بعد میں کتاب میں، میں اس بارے میں مزید تفصیل سے جاؤں گا کہ ہماری انفرادیت اور انفرادیت ہمارے مستقبل کے گھر میں کس طرح ظاہر ہونے جا رہی ہے۔ لیکن پہلے مجھے ایک بہت غلط فہمی کا ازالہ کرنے کی ضرورت ہے، ایسا مضمون جو بہت سے لوگوں کو آسمان پر شادی کے لیے جانے کے لیے بے چین کرتا ہے۔

باب 6

آسمان پر شادی

میں نے ایک سے زیادہ خوشی سے شادی شدہ بوڑھے جوڑے ہیں ہیں جو مجھے بتائیں کہ وہ کتنے دکھی ہیں کہ وہ آسمان پر ایک دوسرے کو نہیں جانیں گے اور ان کی زندگی ایک ساتھ ختم ہو جائے گی۔ جب میں احتجاج کرتا ہوں تو وہ مجھے بے بسی سے یاد دلاتے ہیں کہ یسوع نے کہا تھا کہ زندگی میں مزید شادی نہیں ہو گی۔ نہ صرف یہ عام عقیدہ غلط ہے، بلکہ یہ آسمان کی بادشاہی کی غیر کشش کو بہت زیادہ بڑھاتا ہے۔ خُداوند نے حقیقتاً یہ بیان کیا "کیونکہ قِیامت میں بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان پر فرِشتوں کی مانِند ہوں گے۔ "(متی 22:30)۔ لیکن جب ہم اُس کے الفاظ کواُن کی اصل ترتیب میں جانچتے ہیں، تو یہ ظاہر ہے کہ وہ شادی شدہ لوگوں کو یہ نہیں بتا رہا تھا کہ اُن کا شریک حیات اب اُن کا شریک حیات نہیں رہے گا۔ آیئے ایک قریبی نظر ڈالیں اور اسے حل کریں۔

جال سے بچنا

اس وقت کے مذہبی رہنما، فریسی اور صدوقی، یسوع کو قبول نہیں کرتے تھے۔یا تو اس کی شخصیت یا اس کی تعلیمات۔ درحقیقت، انہوں نے حکمت عملی کے اجلاس منعقد کیے تاکہ اس بات پر تبادلہ خیال کیا جاسکے کہ اس کے پیروکاروں کے سامنے اسے کیسے بدنام کیا جائے۔ ان کی ان ملاقاتوں میں سے ایک ملاقات یسوع کے ساتھ ملاقات سے عین پہلے ہوئی تھی جسکی وجہ سے وہ آسمان پر شادی کے بارے میں غلط فہمی میں مبتلا تھا۔ سب سے پہلے یسوع کا سامنا کرنے والے

لوگ فریسی تھے۔ اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ کیا خُدا کے پیروکار کے لیے رومی حکومت کو ٹیکس دینا درست ہے۔ یسوع اُن کے بُرے ارادوں سے واقف تھا اور اُنہیں ایسے انداز میں جواب دیا کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔

"جزِیہ کا سِکّہ مُجھے دِکھاؤ۔
وہ ایک دِینار اُس کے پاس لائے۔ اُس نے اُن سے کہا یہ صُورت اور نام کِس کا ہے؟
اُنہوں نے اُس سے کہا قَیصر کا۔
اس پر اُس نے اُن سے کہا پس جو قَیصر کا ہے قَیصر کو اور جو خُدا کا ہے خُدا کو ادا کرو۔
اُنہوں نے یہ سُن کر تعجُّب کِیا اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔" (متی 22 : 22-19)

پھر صدوقیوں نے شادی کے بارے میں سوال کیا۔ ان کے مذہبی قانون میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بغیر اولاد کے مر جائے تو اس کے بھائیکو بیوہ سے شادی کرنی ہوگی، بچے کا باپ کرنا ہوگا اور بچے کو اپنے بھائی کے وارث کے طور پر پالنا ہوگا۔ ان رہنماؤں نے یسوع کے سامنے ایسا معاملہ پیش کیا لیکن کہا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کی وہ بھی بے اولاد مر گیا۔ چنانچہ اگلے بھائی نے اس عورت سے شادی کر لی، لیکن وہ بھی چل بسا۔ انہوں نے اپنی مثال سات بھائیوں کے ذریعے لی، جن میں سے سبھی نے اس عورت سے شادیکی اور بغیر کسی وارث کے اس زندگی سے رخصت ہو گئے۔ بالآخر وہ بھی مر گئی۔ صدوقیوں نے یسوع سے پوچھا:

"پس وہ قِیامت میں اُن ساتوں میں سے کِس کی بِیوی ہوگی؟ کیونکہ سب نے اُس سے بیاہ کِیا تھا۔" (متی 22:28)

میں نے ان کے سوال کے آخری حصے پر روشنی ڈالی ہے کیونکہ یہ یسوع کے جواب کو سمجھنے کی کلید ہے۔ اصطلاح قیامت اس دن کے بارے میں عام طور پر رکھے جانے والے عقیدے کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ مردے ایک دن قبر سے اٹھائے گئے اپنے جسموں کے ساتھ دوبارہ مل جائیں گے۔ تاہم، جن مردوں نے یہ سوال پوچھا، وہ موت کے بعد یا آنے والی قیامت میں انسانوں کے زندہ رہنے پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اس لیے وہ آنے والی زندگی میں شادی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بجائے، ان مذہبی پیشواؤں کو امید تھی کہ وہ یسوع کو اپنی مثال سے روکیں گے اور اس طرح اسے بدنام کریں گے۔ یسوع نے ان کے اصل ارادے کو پہچان لیا اور اس کے مطابق جواب دیا۔

یسوع نے ان لوگوں کو ان کے اپنے کلام کو نہ جاننے کے لئے ملامت کرنے سے شروع کیا۔ اس نے عہد نامہ قدیم کے ایک حوالہ کا حوالہ دیا جہاں خُداوند خُدا نے اپنے آپ کو ابرہامؔ، اسحاق اور یعقوب کا خُدا کہا جو صدوقیوں کے تین معروف اور طویل مردہ آباؤاجداد (خروج 3 : 6) تھے۔ یسوع نے پھر قادرِ مطلق خُدا کو زندہ کا خُدا کہا نہ کہ مُردوں کا، یہ اشارہ کرتا ہے کہ ابرہامؔ، اسحاق اور یعقوب زندہ ہیں اور یہ کہ خُدا، اپنی قدرت سے، ایک دن اُنکے جسموں کو مٹی سے اٹھائے گا۔ اپنے جواب کے ایک حصے کے طور پر، یسوع نے وہ بیان دیا جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو یقین ہوا کہ ان کے شریک حیات کے ساتھ ان کا رشتہ آسمان پر ختم ہو جائے گا۔

"یِسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا کہ تُم گُمراہ ہو اِس لِئے کہ نہ کِتابِ مُقدّس کو جانتے ہو نہ خُدا کی قُدرت کو۔ کیونکہ قِیامت میں بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان پر فرِشتوں کی مانِند ہوں گے۔ مگر مُردوں کے جی اُٹھنے کی بابت جو خُدا نے تُمہیں فرمایا تھا کیا تُم نے وہ نہیں پڑھا کہ 32 مَیں ابرہامؔ کا خُدا اور اِضحاقؔ کا خُدا اور یعقُوبؔ کا خُدا ہُوں؟ وہ تو مُردوں کا خُدا نہیں بلکہ زِندوں کا ہے۔" (متی 22 : 32-29)

ہم یسوع کے الفاظ کو اندیکھے دائرے میں شوہروں اور بیویوں کے بارے میں قطعی بیانات دینے کے لیے استعمال نہیں کر سکتے۔ پہلی جگہ، اس کا مقصد آسمان پر شادی شدہ لوگوں کے درمیان تعلقات کی نوعیت پر توجہ دینا نہیں تھا۔ یسوع اس جال سے بچ رہا تھا جو صدوقیوں نے ڈالا تھا جب انہوں نے اس سے کسی ایسی چیز کی وضاحت کرنے کو کہا جس پر وہ درحقیقت یقین نہیں کرتے تھے۔ دوسری جگہ، ہمارے رب کے تبصرے میں شادی، فرشتوں، اور قیامت کے بارے میں بہت کچھ ہے جو اس وقت کوئی نہیں سمجھتا۔

ہم جو کچھ نہیں جانتے اسے کمزور نہیں ہونے دے سکتے جو ہم جانتے ہیں۔ بائبل واضح ہے کہ شناخت اور رشتہ دونوں موت کے بعد بھی قائم رہتے ہیں۔ اگر آپ کا ساتھی زمین پر آپ کا سب سے قریبی ساتھی تھا وہ قربت جاری رہے گی۔ یہ سچ ہے کہ خدا کا کلام اس بارے میں کوئی خاص تفصیلات نہیں دیتا ہے کہ جو لوگ زمین پر شادی شدہ تھے وہ کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ لیکن صرف اتنا جان لیں کہ آپ آنے والی زندگی میں اپنے پیارے شریک حیات کو نہیں کھویں گے۔ آسمان نفع ہے، نقصان نہیں۔

آسمان پر کوئی شادی نہیں؟

ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن کبھی نہیں کرتے یا جو ناخوش شادی شدہ ہیں؟ کیا آسمان ان کے لیے کوئی امید رکھتی ہے؟ جی ہاں! یوحنا نے بتایا کہ جب وہ رب کے گھر گیا تو اس نے ایک شادی اور شادی کا عشائیہ دیکھا- برہ (یسوع) اور اس کی دلہن (اس پر یقین رکھنے والے) کی شادی۔

"پھر مَیں نے بڑی جماعت کی سی آواز اور زور کے پانی کی سی آواز اور سخت گرجوں کی سی آواز سُنی کہ ہلّلویاہ! اِس لئے کہ خُداوند ہمارا خُدا قادِرِ مُطلق بادشاہی کرتا ہے۔ 7 آؤ ہم خُوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں اور اُس کی تمجِید کریں۔ اِس لئے کہ برّہ کی شادی آ پُہنچی اور اُس کی بِیوی نے اپنے آپ کو تیّار کر لِیا۔" (مکاشفہ 19 : 7-6)

"اور اُس نے مُجھ سے کہا لکھ۔ مُبارک ہیں وہ جو برّہ کی شادی کی ضِیافت میں بُلائے گئے ہیں۔ پھر اُس نے مُجھ سے کہا یہ خُدا کی سچّی باتیں ہیں۔" (مکاشفہ 19 : 9)

میں سمجھتی ہوں کہ یوحنا کے الفاظ شاید آپ کو پرجوش نہ کریں کیونکہ اس نے جو کچھ دیکھا وہ وہ نہیں جو ہم میں سے اکثر لوگ شادی کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ہماری شادی کی تصویر بنیادی طور پر ہالی ووڈ نے بنائی ہے–ایک بڑی، خوبصورت شادی جس میں ایک رومانوی، نہ ختم ہونے والا سہاگ رات ہے۔ یہاں تک کہ بہترین شادیاں بھی ایسی نہیں ہیں جو ہم فلموں میں دیکھتے ہیں۔ حقیقی شادی میں دو ناقص لوگ شامل ہوتے ہیں جو اکٹھے ہوتے ہیں اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ وہ گناہ آلودہ دنیا میں زندگی کے چیلنجوں اور مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کا اختتام اس سے بہت مختلف ہوتا ہے جس کی وہ توقع کر رہے تھے جب وہ گلیارے پر چلتے تھے۔ یوحنا کی طرف سے منائے جانے والے تقریب اور جشن کی تعریف کرنے اور ہمارے مستقبل پر اس کے اثرات کی تعریف کرنے کے لیے، ہمیں خُدا کے مجموعی منصوبے کو یاد رکھنا چاہیے۔ میرے ساتھ رہو جیسا کہ میں سمجھاتی ہوں۔

مسیح کے ساتھ

اتحاد قادرِ مطلق خُدا نے انسانی تاریخ کے ابتدائی دنوں میں شادی کا آغاز کیا جب اُس نے آدم اور حوا کو ایک ساتھ لایا:

"اِس واسطے مَرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا اور اپنی بیوی سے مِلا رہے گا اور وہ ایک تن ہوں گے۔"

(پیدائش 24:2)

شادی اس زندگی میں کئی عملی مقاصد کی تکمیل کرتی ہے۔ یہ خاندان کے قیام اور بچوں کی پرورش کے لیے ایک مستحکم ڈھانچے کے ساتھ وابستگی کے ساتھ صحبت فراہم کرتا ہے۔ ایک مرد اور عورت کو شادی میں اکٹھا کرنے کی تصویر بھی مسیح کے ساتھ ہمارے تعلقات کے ایک اہم پہلو کو واضح کرتی ہے کہ ہم اس کے ساتھ متحد ہیں۔ پَولُس رسول نے لکھا:

"اِسی سبب سے آدمی باپ سے اور ماں سے جُدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جِسم ہوں گے۔ یہ بھید تو بڑا ہے لیکن مَیں مسیح اور کلِیسیا کی بابت کہتا ہُوں۔" (اِفسِیوں 5: 32-31)

جب کوئی شخص یسوع کو خداوند اور نجات دہندہ تسلیم کرتا ہے، تو وہ فرد، اپنے باطن میں، ابدی زندگی، یا خود خدا میں زندگی کا حصہ دار بن جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پچھلے باب میں اشارہ کیا تھا، زندگی کا یہ باطنی ادخال تبدیلی کے عمل کا آغاز ہے جو بالآخر ہمیں گناہ، بدعنوانی اور موت کے ہر نشان سے آزاد کر دے گا۔ بائبل اس نامیاتی تعلق کو مسیح کے ساتھ اتحاد سے تعبیر کرتی ہے۔ جب ہم اس دنیا سے گزرتے ہیں تو یہ اتحاد طاقت، خوشی، امن اور طاقت کا ذریعہ ہے۔ تاہم، یہ آنے والی زندگی میں ہے کہ ہم خُداوند کے ساتھ اپنے اتحاد پوری طرح واقف ہوں گے اور اس سب کا تجربہ کریں گے جو وہ فراہم کرتا ہے۔

مکمل تکمیل

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس سے محبت کی جائے اور اسے سمجھا جائے۔ ہم سب مباشرت چاہتے ہیں—نہ صرف جسمانی بلکہ جذباتی اور روحانی۔ ہم منسلک ہونے اور قبول کیے جانے کی خواہش رکھتے ہیں، اور ہم شادی کے ذریعے ان ضروریات کو پورا کرنے کے خواہاں ہیں۔ جب لوگ اپنے روح کے ساتھی کی تلاش کے بارے میں بات کرتے ہیں، تو ان کا اکثر مطلب ہوتا ہے، "میں اس کی تلاش میں ہوں جو مجھے ہر طرح سے پورا کر سکے۔" پھر بھی کوئی بھی شخص ہماری ہر ضرورت کو پورا نہیں کر سکتا کیونکہ مکمل تکمیل صرف خُدا کے ساتھ اتحاد سے ہوتی ہے۔ صرف وہی ہمیں مکمل کر سکتا ہے۔ مسیح کے ساتھ ہماری وحدانیت اور ہمارے لیے اس کی محبت اور دیکھ بھال کا تجربہ کار علم زمین پر سب سے کامیاب شادی کے رشتوں سے بھی آگے نکل جائے گا۔ آسمان پر، آخر کار ہمیں وہی ملے گا جس کی ہمارے دل چاہیں گے اور ہماری خواہشیں پوری ہوں گی۔

میں سمجھتی ہوں کہ یسوع کے ساتھ تعلقات اور اس زندگی کے بعد کی زندگی کے تناظر میں شادی کے بارے میں بات کرنا مشکل ہے۔ لیکن اگر ہم شادی کو مکمل محبت، قبولیت، اور خاص طور پر تیار کردہ گھر میں تکمیل کے ساتھ ہمیشہ کے لیے اتحاد کے طور پر بیان کرتے ہیں، تو وہ تمام لوگ جو آسمان پر ہیں شادی کریں گے کیونکہ ہم خُداوند کے ساتھ ایک ہیں۔ سچ ہے، اس میں سے بہت کچھ ابھی ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ لیکن امید ہے کہ، آپ یہ دیکھنا شروع کر رہے ہیں کہ آگے جو کچھ بھی ہے فائدہ ہے، نقصان نہیں، یہاں تک کہ شادی کے شعبے میں بھی۔

آگے کیا ہے؟

ان افراد کے لیے جن کو اس زندگی میں خوشگوار ازدواجی زندگی نصیب ہوئی ہے، ان کے تعلقات کو آسمان پر مسیح کے ساتھ اتحاد کے احساس سے بڑھایا جائے گا۔ کیا آپ میں سے ہر ایک کے الگ الگ گھر ہوں گے یا آپ ایک ساتھ رہیں گے؟ اگر آپ کی زمین پر دو خوشگوار شادیاں ہوں تو کیا ہو گا؟ آپ کس کے ساتھ رہیں گے؟ اگر آپ خوشی سے شادی شدہ نہیں ہیں اور اپنے ساتھی سے دور ہونے کا انتظار نہیں کر سکتے ہیں تو کیا ہو گا؟ کیا ہو گا اگر آپ اپنے شریک حیات کو زنا یا بدسلوکی کی

وجہ سے طلاق دے دیں اور وہ آسمان پر چلا جائے؟ کیا آپ کو دوبارہ ان کے ساتھ رہنا ہو گا؟ اگرچہ بائبل ان مسائل کو حل نہیں کرتی ہے، لیکن یہ ہمیں یقین دلانے کے لیے کافی معلومات فراہم کرتی ہے کہ آنے والی زندگی ہر اس چیز سے آگے نکل جائے گی جو ہم جانتے ہیں۔ یہ صحیح ہو گا، اور یہ بہتر ہو گا۔

ہماری مستقبل کی زندگی کے بارے میں آگاہی اس زندگی کو زیادہ مؤثر طریقے سے گزارنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ کتنے لوگوں نے کسی ایسے شخص سے شادی کی جس سے انہیں نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ وہ اس جھوٹ پر یقین رکھتے تھے، "اگر میں ابھی ایسا نہیں کروں گا تو میں اس سے محروم رہ جاؤں گا"؟ کتنے سنگل خدا پر ناراض ہیں کیونکہ وہ ان کو جیون ساتھی نہیں لایا؟ کیا ہو گا اگر وہ اس حقیقت کو جان لیں کہ یہ زندگی آنے والی چیزوں کا صرف ایک سایہ ہے؟ اگر آپ اس زندگی میں کبھی شادی نہیں کرتے، ناخوشگوار شادی کرتے ہیں، یا طلاق ہو جاتی ہے، تو آپ اس حقیقت سے تسلی حاصل کر سکتے ہیں کہ آسمان پر، آپ کو وہ محبت اور تکمیل ملے گی جس کی آپ یسوع کے ذریعے چاہتے ہیں۔ اور اگر آپ کی شادی نے آپ کو اس زندگی میں خوشی دی ہے، تو آپ کے شریک حیات کے ساتھ بہترین دن ابھی باقی ہیں۔

منصوبہ مکمل

آیئے یوحنا کے بیان پر واپس چلتے ہیں کہ اس نے برّہ کی شادی کا عشائیہ دیکھا۔ شادی کے عشائیہ کے حوالے سے اس کا حوالہ ان لوگوں کے ذہنوں میں ایک واضح تصویر بنا دیتا جو سب سے پہلے اس کے آسمان پر آنے کا احوال پڑھتے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں، اگرچہ بائبل ایک لازوال کتاب ہے جو ہر نسل سے بات کرتی ہے، لیکن مصنفین نے اصل میں مخصوص معلومات کو ان شرائط میں پہنچانے کے لیے لکھا ہے جسے ان کے مخصوص وقت کے مرد اور عورتیں سمجھ سکیں۔

یوحنا کے زمانے اور ثقافت میں، شادی کے تین مراحل تھے۔ شادی اس وقت شروع ہوئی جب دو باپوں نے ایک قانونی معاہدہ کیا جس نے ان کے نوجوان لڑکے اور لڑکی کو ایک دوسرے سے باندھ دیا۔ جب نوجوان شادی کی عمر کو پہنچے اور معاہدہ پورا کرنے کا وقت آیا تو دولہا اپنی دلہن کو لینے کے لئے اپنے باپ کے گھر سے نکلا۔ اپنی وہ اسے گھر واپس لے آیا جہاں

دونوں کی شادی ہوئی تھی۔ تقریب کا اختتام ایک پر وقار تقریب میں ہوا-شادی کا عشائیہ جہاں دولہا نے اپنی دلہن، اپنے خاندان اور اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی منائی۔ یوحنا کے پہلے قارئین جانتے تھے کہ یہ ایکخوشگوار واقعہ تھا جو کئی سال پہلے کیے گئے عہد کی تکمیل کا نشان تھا۔

جب کہ آسمان پر یوحنا نے چھٹکارے کے منصوبے کی انتہا کا مشاہدہ کیا۔ اس نے آخر کار خدا اور اس کے خاندان کو اپنے گھر میں جشن مناتے ہوئے دیکھا۔ یوحنا کے اصل قارئین سے واقف شادی کے عشائیے کی طرح، ہمیں ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ رہنے کے لیے خُدا کے وعدے کے احساس سے منسلک تہوار ایک خوش کن، شاندار جشن ہو گا جس کا ہم نے کبھی تجربہ نہیں کیا ہے!

بہت کچھ ہے جو ہم آسمان کے بارے میں نہیں جانتے اور نہیں جان سکتے۔ خدا کے اپنے گھر میں موجود ہونے کی عظمت کو کوئی الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔ اُس کو اُس کی تمام شان، جلال، اور تقدس میں آمنے سامنے دیکھنا کیسا ہو گا؟ حتمی خوشی اور سکون کے ساتھ تکمیل اور تکمیل کے احساس کا تجربہ کرنا کیسا محسوس ہو گا؟ کلام ان چیزوں میں سے کچھ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"تُو مُجھے زِندگی کی راہ دِکھائے گا۔
تیرے حضُور میں کامِل شادمانی ہے۔
تیرے دہنے ہاتھ میں دائمی خُوشی ہے۔" (زبور 16:11)

"پر مَیں تو صداقت میں تیرا دِیدار حاصِل کرُوں گا۔

مَیں جب جاگوں گا تو تیری شباہت سے سیر

ہُوں گا۔"(زبور 15:17)

آیئے اپنے مستقبل کے گھر کے بارے میں جو کچھ ہم ابھی تک نہیں سمجھتے ہیں اسے خدا کے کلام کو واضح طور پر ظاہر کرنے کی اجازت نہ دیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے پاس مخصوص تفصیلات نہ ہوں، لیکن ہمارے پاس اتنی عام معلومات ہیں کہ ہمیں اس شاندار جگہ کی تصویر فراہم کی جا سکے۔

- ہم جانتے ہیں کہ آسمان کئی طریقوں سے زمین سے مشابہت رکھتا ہے۔ یہ wispy، ethereal، یا دوسری دنیاوی نہیں ہے۔ یہ حقیقی لوگوں کے ساتھ ایک حقیقی جگہ ہے جو حقیقی کام کرتے ہیں۔
- .ہم جانتے ہیں کہ لوگ محبت کے رشتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ وہ اپنے پیچھے چھوڑے ہوئے لوگوں کو یاد کرتے ہیں اور دوبارہ ملنے کے منتظر ہیں۔ وہ با معنی، اطمینان بخش کام اور سرگرمیوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ وہ زندگی سے بھرپور لطف اندوز ہوتے ہیں جب وہ رب کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔
- ہم جانتے ہیں کہ بہترین ابھی آنا باقی ہے۔ ہم کھوئیں گے نہیں۔ ہم حاصل کریں گے۔

حصہ دوم

نئی زمین

باب 7

زمین منصوبے کا حصہ ہے

ایمانداری سے۔ ہم نے اب تک جو معلومات کا احاطہ کیا ہے وہ اتنی ہی حیرت انگیز لگتی ہے، ہم میں سے اکثر لوگ کہیں گے کہ ہمیں زمین کی یاد آئے گی -زندگی کی مشکلات اور تکالیف کو نہیں، بلکہ اس دنیا کی خوبصورتی اور عجائبات۔ ہم واقعی وہ واحد گھر نہیں چھوڑنا چاہتے جسے ہم جانتے ہیں۔ شکر ہے، بائبل ہمیں حیرت انگیز خبریں دیتی ہے: یہ سیارہ خدا کے ابدی منصوبے میں شامل ہے۔

مردوں کا جی اُٹھنا

ہمارے مستقبل کے بارے میں زیادہ تر الجھنیں ہمارے جسمانی جسموں کی حتمی تقدیر کے بارے میں غلط معلومات سے پیدا ہوتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے باب 3 میں اشارہ کیا، جب انسان مرتے ہیں، تو وہ اپنے جسم سے الگ ہو جاتے ہیں اور دوسری جہت میں چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہاں انسان کے لیے خدا کا حتمی مقصد نہیں ہے۔ اس نے کبھی بھی یہ ارادہ نہیں کیا کہ ہم ایک غیر مادی جہت میں بے جسم روحوں کی طرح زندگی گزاریں۔ خُداوند نے ہمیں مادی دنیا میں زندگی کے لیے جسمانی جسموں کے ساتھ ڈیزائن کیا ہے۔ جب خُدا نے آدم کو تخلیق کیا تو اُس نے سب سے پہلے جسم بنایا اور انسانوں میں سانس پھونکا

تا کہ وہ زمین کے نظاروں، آوازوں، خوشبوؤں، ذائقوں، بناوٹوں اور لمس سے لطف اندوز ہو سکیں(پیدائش 2 : 7)۔
ہمارے جسم نہ تو غیر اہم ہیں اور نہ ہی قابل خرچ۔

جسم سے جدائی ایک عارضی حالت ہے جس کی مُردوں کے جی اُٹھنے کے ذریعے اصلاح کی جائے گی۔ مردوں کا جی اٹھنا کوئی عجیب وغریب، سائنس فکشن واقعہ نہیں ہے۔ یہ باطنی اور ظاہری آدمی کا دوبارہ ملاپ ہے، جو موت کے وقت الگ ہو گیا۔ نجات کے اپنے منصوبے کے ایک حصے کے طور پر، قادرِ مطلق خُدا ہمارے جسموں کو قبر سے اٹھائے گا، یا انہیں نیند سے جگائے گا، اور انہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ بائبل جسم کی موت کو نیند سے تعبیر کرتی ہے کیونکہ یہ ایک عارضی حالت ہے جو قیامت کے ذریعے ختم ہو جائے گی(اشعیا 26 : 19 1 تھِسّلُنیکیوں 4 : 14-13)۔

جب یسوع زمین پر واپس آئے گا، وہ تمام جو پوشیدہ آسمان میں رہتے ہیں اپنے جسموں کے ساتھ دوبارہ ملنے کے لیے اس کے ساتھ آئیں گے۔ خُداوند ہمارے اصل ڈی این اے کو بحال کرنے اور ہر مالیکیول کو بحال اور دوبارہ زندہ کرنے والا ہے۔ ہمارے جسموں کو ابدی زندگی کے ذریعہ جلال یا تبدیل کیا جائے گا اور ناقابل فانی اور لافانی بنا دیا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ بیماری، کمزوری اور بڑھاپے کے ہر نشان سے مکمل طور پر اور ہمیشہ کے لیے آزاد ہوں گے۔ وہ پھر کبھی کسی بھی شکل میں بیماری، معذوری یا موت کا شکار نہیں ہوں گے۔

"اور یہ ایک دَم میں۔ ایک پَل میں۔ پِچھلا نرسِنگا پُھونکتے ہی ہو گا کیونکہ نرسِنگا پُھونکا جائے گا اور مُردے غَیر فانی حالت میں اُٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضرُور ہے کہ یہ فانی جِسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مَرنے والا جِسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہنے۔ اور جب یہ فانی جِسم بقا کا جامہ پہن چُکے گا اور یہ مَرنے والا جِسم حیاتِ ابدی کا جامہ پہن چُکے گا تو وہ قَول پُورا ہو گا جو لِکھا ہے کہ مَوت فتح کا لُقمہ ہو گئی۔" (1 کُرِنتھِیوں 15 : 54-52)

کچھ کہتے ہیں کہ ہمیں نئے جسم ملیں گے، یعنی ایک مختلف جسم۔ یہ غلط ہے۔ آپ کا زندہ جسم آپ کا مردہ جسم ہے جسے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے۔ یہ آنے والی زندگی میں تسلسل کا حصہ ہے۔ آپ آسمان پر جاتے ہیں، اور قیامت کے ذریعے، آپ اپنے اصل جسم کے ساتھ دوبارہ مل جاتے ہیں۔ قادرِ مطلق اور سب کچھ جاننے والا خُدا اُس چیز کو بحال کرنے پر قادر ہے جو ہمیں دوبارہ زندہ کرنے اور ہماری بحالی کے لیے درکار ہے۔ خواہ وہ جنگلی جانوروں کے ذریعے پھاڑ دی گئی ہوں، سمندر میں کھو گئی ہوں، جل گئی ہوں، یا خاک میں مل گئی ہوں۔ پَولُس رسول نے لکھا کہ جب یسوع واپس آئے گا،

"وہ اپنی اُس قوّت کی تاثیر کے مُوافِق جِس سے سب چیز یں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صُورت پر بنائے گا۔" (فلِپّیوں 3:21)

ہمارے اٹھائے گئے جسم مسیح کے جی اٹھے ہوئے جسم کی طرح ہوں گے۔ وہ جسم جو صلیب پر مر گیا تھا دوبارہ زندہ ہو گیا تھا اور، اسکے جی اٹھنے کے بعد، یسوع کو دیکھا اور چھوا جا سکتا تھا۔ وہ بھوت پسند نہیں تھا۔ یسوع نہ صرف اپنے جیسا نظر آتا تھا، بلکہ وہ کھڑا ہونے، چلنے اور بات کرنے کے قابل تھا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے شاگردوں کے لیے کھانا پکایا اور کئی مواقع پر ان کے ساتھ کھایا اور پیا (لوقا 24 :43 – 39 ،اعمال10 : 41، یوحنا 21 : 13-9)۔

بائبل ہمارے جلالی جسم کی خصوصیات کے بارے میں ہر طرح کی تفصیل نہیں دیتی۔ مثال کے طور پر، یہ نہیں بتاتا کہ ہماری عمر کتنی ہو گی۔ میں نے بائبل کے معزز اساتذہ کو یہ قیاس کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہم تینتیس سال کے ہوں گے، یسوع کی عمر اتنی ہی ہو گی جب انکا جسم قبر سے اٹھایا گیا تھا۔ ایسا ہی ہو سکتا ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، انسان کے لیے خدا کے منصوبے کی بنیاد پر، ہم معقول طور پر یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ہم زندگی کے اولین مقام پر ہوں گے۔ اور کلام پاک ہمیں کافی معلومات فراہم کرتا ہے جس سے ہم یقین کر سکتے ہیں، نہ صرف اصل جسم کو نیا بنایا جائے گا، بلکہ یہ مادی دنیا میں زندگی کے لیے بالکل موزوں ہو گا۔ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا مطلب ہے ہمارے جسمانی جسم کی بحالی، تاکہ ہم زمین پر دوبارہ زندہ ہو سکیں! یہی ہمارا مستقبل ہے۔

خدا کے خاندان کے لئے ایک گھر

آگے کیا ہے اس کے بارے میں بہت سے غلط خیالات انسانوں کے لیے قادرِ مطلق خُدا کے مجموعی مقصد کو نہ سمجھنے سے آتے ہیں۔ ہمیں منصوبہ یاد رکھنا چاہیے۔ خُداوند بیٹے اور بیٹیاں چاہتا ہے، اور بائبل ظاہر کرتی ہے کہ اُس نے زمین کو اپنے خاندان کا گھر بنانے کے لیے ڈیزائن کیا۔

"کیونکہ خُداوند جس نے آسمان پَیدا کئے
وُہی خُدا ہے۔
اُسی نے زمین بنائی اور تیّار کی۔
اُسی نے اُسے قائم کِیا۔

اُس نے اُسے عبث پَیدا نہیں کِیا
بلکہ اُس کو آبادی کے لِئے آراستہ کِیا۔
وہ یُوں فرماتا ہے کہ مَیں خُداوند ہُوں
اور میرے سِوا اَور کوئی نہیں۔" (یسعیاہ 18:45)

افسوس کی بات ہے کہ آدم نے گناہ کے ذریعے خدا سے آزادی کا انتخاب کیا اور اس کی ولدیت کو مسترد کر دیا۔ خاندان کے سربراہ اور کرہ ارض کے پہلے ذمہ دار کے طور پر، اس کے اعمال کا انسانی نسل اور خود زمین دونوں پر نمایاں اثر پڑا۔ نہ صرف مردوں اور عورتوں کو گناہ اور موت کے تابع بنایا گیا تھا، بلکہ پوری جسمانی تخلیق موت کی لعنت سے متاثر تھی۔ پودے اور جانور مرنے لگے۔ شروع میں خدا کی طرف سے حرکت میں آنے والے قدرتی قوانین اور عمل خراب ہو گئے تھے۔ اس کا نتیجہ تباہی، خشک سالی، قحط، تباہ کن طوفان اور زلزلے تھے۔

"پس جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گُناہ دُنیا میں آیا اور گُناہ کے سبب سے مَوت آئی اور یُوں مَوت سب آدمیوں میں پَھیل گئی اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا۔" (رومیوں 12:5)

زمین اب خُداوند کے خاندان کے لیے موزوں گھر نہیں ہے کیونکہ یہ انسان کے گناہ کے اثرات سے جکڑی ہوئی ہے۔ یسوع مسیح کی واپسی اور مُردوں کے جی اُٹھنے کے سلسلے میں، خُداوند اُس چیز کا دوبارہ دعویٰ کرے گا جو اُس نے کھویا اور خاندانی گھر کو پہنچنے والے نقصان کو ختم کر دیا ہے۔

"کیونکہ مخلُوقات کمال آرزُو سے خُدا کے بیٹوں کے ظاہِر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ " (رومیوں 19:8)

"کیونکہ ہم کو معلُوم ہے کہ ساری مخلُوقات مِل کر اب تک کراہتی ہے اور دردِزِہ میں پڑی تڑپتی ہے۔ اور نہ فقط وُہی بلکہ ہم بھی جِنہیں رُوح کے پہلے پَھل مِلے ہیں آپ اپنے باطِن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بدن کی مُخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔" (رومیوں 8 : 23-22)

"اِس لِئے کہ مخلُوقات بطالت کے اِختیار میں کر دی گئی تھی۔ نہ اپنی خُوشی سے بلکہ اُس کے باعث سے جِس نے اُس کو اِس اُمّید پر بطالت کے اِختیار میں کر دِیا کہ مخلُوقات بھی فَنا کے قبضہ سے چُھوٹ کر خُدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخِل ہو جائے گی۔" (رومیوں 8 : 20-21)

آزاد ایک لفظ سے آیا ہے جس کا مطلب ہے "گناہوں کی طاقت اور سزا سے آزاد کرنا، چھٹکارے کا نتیجہ " (Strong2004)۔ نجات کے خُدا کے کھولے ہوئے منصوبے کے ایک حصے کے طور پر، مادی تخلیق کو ہمارے جسمانی جسموں کی طرح زوال اور موت سے آزاد کیا جائے گا۔

خُداوند خُدا بد عنوانی کی لعنت کو پلٹنے والا ہے جو تخلیق میں داخل ہوئی جب آدم نے گناہ کیا۔ وہ زوال کے ہر نشان کو ختم کر دے گا اور اس سیارے کو ایک بار پھر اپنے خاندان کے لیے موزوں گھر بنا دے گا۔ زمین سے زندگی گزارنے کے لیے اس سے زیادہ تکلیف دہ مشقت نہیں۔ مزید کانٹے یا جھاڑیاں نہیں۔ مزید کرپشن نہیں۔ مزید موت نہیں۔

آگ سے تباہ؟

بہت سے لوگ غلطی سے یقین رکھتے ہیں کہ زمین ایک دن آگ سے تباہ ہو جائے گی۔ یہ خیال پطرس رسول کے لکھے ہوئے ایک حوالے کی غلط تشریح سے آتا ہے۔

"لیکن خُداوند کا دِن چور کی طرح آجائے گا۔ اُس دِن آسمان بڑے شور وغُل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اَجرامِ فلک حرارت کی شِدّت سے پِگھل جائیں گے اور زمِین اَور اُس پر کے کام جَل جائیں گے۔ جب یہ سب چِیزیں اِس طرح پِگھلنے والی ہیں تو تُمہیں پاک چال چلن اور دِین داری میں کَیسا کُچھ ہونا چاہئے۔ اور خُدا کے اُس دِن کے آنے کا کَیسا کُچھ مُنتظِر اور مُشّتاق رہنا چاہئے۔ جِس کے باعِث آسمان آگ سے پِگھل جائیں گے اور اَجرامِ فلک حرارت کی شِدّت سے گل جائیں گے۔ "

(2 پطرس 3: 12-10)

پطرس زمین کی تباہی کی تصویر نہیں بنا رہا ہے۔ وہ اس کی تبدیلی کو بیان کر رہا ہے۔ رسول نے انکشاف کیا کہ جب خُداوند واپس آئے گا، تو مادی دنیا کو بنانے والے ایٹم اور مالیکیول ان کی بد عنوانی اور موت کی غلامی سے آزاد ہو جائیں گے۔ پطرس کی بات واضح ہے جب ہم کلیدی یونانی الفاظ کے اصل معنی کو جانتے ہیں۔

- گزر جانا دو یونانی الفاظ پر مشتمل ہے جس کا مطلب ہے "آنا یا جانا"۔ یہ نئے عہد نامہ میں متعدد بار استعمال ہوا ہے اور کبھی بھی "موجود ختم ہونے" کی علامت نہیں ہے۔ یہ ایک حالت یا حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے کا خیال رکھتا ہے۔
- "ایلیمنٹ" یونانی لفظ سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "طبعی دنیا کے سب سے بنیادی اجزاء (ایٹم اور مالیکیول)"۔
- شال میلٹ (آیت 10) اور تحلیل (آیات 11 اور 12) اصل زبان میں ایک ہی لفظ ہیں، *lou*۔ اس کا مطلب ہے "ڈھیلنا"۔ یسوع نے یہ اصطلاح استعمال کی جب اس نے لعزر کو مردوں میں سے زندہ کیا۔ جب اس کا دوست قبر کے کپڑوں میں لپٹے قبر سے باہر آیا تو یسوع نے حکم دیا:

"جو مَر گیا تھا وہ کفَن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہُوئے نِکل آیا اور اُس کا چِہرہ رُومال سے لِپٹا ہُؤا تھا۔ یِسُوعؔ نے اُن سے کہا اُسے کھول کر جانے دو۔" (یوحنا 11:44)

- سب سے پرانے عہد نامے کے نسخوں میں جل گیا جملہ استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ اس کے بجائے، وہ ابتدائی کاپیاں ایک ایسا لفظ استعمال کرتی ہیں جو "ملا یا دکھایا گیا" کی علامت ہوتی ہے۔ خیال زمین کی تباہی نہیں ہے، بلکہ ہٹانے کے مقصد کے لیے بدعنوانی کو بے نقاب کرنا ہے:

"لیکن خُداوند کا دِن چور کی طرح آجائے گا۔ اُس دِن آسمان بڑے شور وغُل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اَجرامِ فلک حرارت کی شِدّت سے پِگھل جائیں گے اور زمین اَور اُس پر کے کام جَل جائیں گے۔" (2 پطرس 3:10)

- *Shall melt* (آیت 12) یونانی میں *teko* ہے۔ اس سے ہمیں اپنا انگریزی لفظ *thaw* ملتا ہے۔ ویبسٹر کی نیو اسٹوڈنٹس ڈکشنری (1969) پگھلنے کی تعریف "جمنے کے اثر کو ریورس کرنا" کے طور پر کرتی ہے۔ موسم سرما اپنی گرفت کو چھوڑ دیتا ہے جب موسم بہار کا پگھلنا شروع ہوتا ہے۔ کرپشن اور موت ایک دن دنیا پر اپنی گرفت چھوڑ دیں گے۔

پطرس کے ذہن میں جو تصویر تھی جب اس نے زمین کے مستقبل کے بارے میں لکھا تھا وہ تبدیلی کی تھی، فنا کی نہیں۔ جس سیاق وسباق میں اس نے اپنا بیان دیا اس سے ان تمام شکوک وشبہات دور ہو جاتے ہیں کہ ان کا کیا مطلب تھا۔ زمین کے مستقبل کے بارے میں اسا علان کو لکھنے سے ذرا پہلے، اس نے نوح کے سیلاب کا حوالہ دیا۔ پطرس نے کہا،

"اِن ہی کے ذرِیعہ سے اُس زمانہ کی دُنیا ڈُوب کر ہلاک ہُوئی۔" (2 پطرس 6:3)

دنیا بھر میں آنے والے سیلاب نے زمین کو تباہ نہیں کیا۔ اس کے بجائے، پانی نے اسے برائی سے پاک کر دیا۔ اور اگرچہ پانی کے حملے سے زمین بدل گئی تھی، سیلاب سے پہلے اور سیلاب کے بعد کی دنیا کے درمیان تسلسل تھا۔

عظیم سیلاب کرہ ارض پر ایک سطح کی صفائی لے کر آیا، لیکن بنیادی مسئلہ موت کا طاعون جس نے تخلیق کو لپیٹ میں لے لیا جب آدم نے گناہ کیا تھا- اس پر توجہ نہیں دی گئی۔ یہ ابھی آنا باقی ہے، اور وہ پاک کرنے کا عمل آگ کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔ یہ حتمی صفائی کا شعلہ قدرتی نہیں ہو گا۔ بائبل میں آگ کو اکثر علامتی طور پر استعمال کیا گیا ہے تاکہ خدا کی صفات اور افعال کو بیان کیا جاسکے، بشمول اس کے بولے گئے کلام۔

"پس اِس لئے کہ تُم یُوں کہتے ہو خُداوند ربُّ الافواج یُوں فرماتا ہے کہ دیکھ مَیں اپنے کلام کو تیرے مُنہ میں آگ اور اِن لوگوں کو لکڑی بناؤں گا۔ اور وہ اِن کو بھسم کر دے گی۔" (یرمیاہ 14:5)

"کیا میرا کلام آگ کی مانِند نہیں ہے؟ خُداوند فرماتا ہے اور ہتھوڑے کی مانِند جو چٹان کو چِکنا چُور کر ڈالتا ہے؟"

(یرمِیاہ 29:23)

قادرِ مطلق خُدا اُن مادی عناصر کو پاک کرنے والا ہے جو اپنے کلام کی آگ سے مادی دنیا کو تشکیل دیتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے شروع میں جب خدا نے کلام کیا اور آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، وہ دوبارہ بولے گا اور ایٹم لفظی طور پر ان کی موجودہ خرابی کی حالت سے کھل جائیں گے۔ انہیں ایک نئے آسمان اور نئی زمین میں دوبارہ اکٹھا کیا جائے گا- پوری کائنات کو زوال اور موت کی قید سے آزاد کیا جائے گا۔

کیا زمین و آسمان ختم ہو جائیں گے؟

آپ میں سے کچھ سوچ رہے ہوں گے، "کیا یسوع نے یہ نہیں کہا تھا کہ آسمان اور زمین ختم ہو جائیں گے؟" اگر چہ اس نے یہ الفاظ کہے تھے، ہمیں ان کو سیاق وسباق میں دیکھنا چاہیے۔ ایک جواب کا ایک حصہ جو اس نے اپنے پیروکاروں کو دیا جب انہوں نے پوچھا کہ کون سی نشانیاں اس بات کینشاندہی کریں گی کہ اس کی اس دنیا میں واپسی قریب ہے۔ خداوند نے بہت سے واقعات کی فہرست دی اور اعلان کیا کہ وہ نسل جو ابتدائی علامات کو دیکھے گی ان سب کی گواہی دے گی۔

"مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں یہ نسل ہر گز تمام نہ ہو گی۔ 35 آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہر گز نہ ٹلیں گی۔" (متی 24 : 35-34)

یسوع ان آدمیوں کو یہ نہیں بتا رہا تھا کہ دنیا کسی دن ختم ہو جائے گی۔ وہ انہیں اپنے کلام کی وشوسنیتا کا یقین دلا رہا تھا۔ اُس نے اُن کے سوال کے جواب میں صرف کئی پیشینگوئیاں کیں اور یہ کہہ کر نتیجہ اخذ کیا کہ اُس کا کلام اتنا قابلِ بھروسہ ہے کہ اُس کے پورا نہ ہونے سے پہلے زمین و آسمان ختم ہو جائیں گے۔ پہلی صدی کے لوگ زمین کو مٹانے والی کوئی بھی چیز کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اس لیے وہ یسوع کی بات کو سمجھ گئے: خدا کے کلام کو پورا ہونے سے کوئی بھی چیز نہیں روک سکتی۔ آپ اور میں رب کے تبصرے سے اس طرح متاثر نہیں ہوتے جیسے اس کے اصل پیروکار ہوتے ہیں کیونکہ ہم دنیا کے تباہ ہونے کا تصور کر سکتے ہیں۔ ہم جوہری ہتھیاروں اور ان کی تباہ کن طاقت کے بارے میں سب جانتے ہیں، اور ہم نے سیارے سے ٹکرانے والے کشودرگرہ کے بارے میں بہت سی فلمیں دیکھی ہیں۔

حجاج کرام وہاں سے گزر رہے ہیں؟

آپ یہ بھی سوچ رہے ہوں گے، "کیا بائبل یہ نہیں کہتی کہ یہ دنیا ہمارا گھر نہیں ہے اور ہم صرف حجاج یہاں سے گزر رہے ہیں؟" صحیفہ مومنوں کو پردیسیوں کے طور پر حوالہ دیتا ہے (1 پطرس 2 : 11 ؛ عبرانیوں 11 : 13)۔ تاہم، ان حصوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمسفر کر رہے ہیں، کبھی واپس نہیں جائیں گے۔ خیال یہ ہے کہ ہم زمین سے گزر رہے ہیں کیونکہ یہ کرپشن اور موت سے جکڑی ہوئی زمین ہے۔ ایک بار جب دنیا کی صفائی اور تجدید ہو جائے تو ہم یہاں ہمیشہ کے لیے رہنے کے لیے واپس آ جائیں گے۔

نجات بڑی ہے!

- نجات انسان اور زمین دونوں کو گناہ اور اس کے اثرات سے نجات دلانے کے لیے کافی ہے۔ اگر یہ آپ کو حیران کرتا ہے، تو ان خیالات پر غور کریں۔ یسوع صلیب پر انسانوں اور زمین میں شیطان کے کاموں کو تباہ کرنے کے لیے چڑھا، نہ کہ لوگوں یا اس کی تخلیق کردہ دنیا کو ختم کرنے کے لیے۔

"جو شخص گُناہ کرتا ہے وہ اِبلیس سے ہے کیونکہ اِبلیس شرُوع ہی سے گُناہ کرتا رہا ہے۔ خُدا کا بیٹا اِسی لِئے ظاہِر ہُؤا تھا کہ اِبلیس کے کاموں کو مِٹائے۔" (1 یوحنا 3:8)

جس لفظ کا ترجمہ Undo کیا گیا ہے وہ لفظ luo یا "Loose" ہے۔

- وہ نجات کس طرح کی ہوتی اگر خدا مردوں اور عورتوں کو گناہ اور اس کے اثرات سے بچا لیتا اور انہیں بیٹوں اور بیٹیوں میں تبدیل کرتا، لیکن اس کا منصوبہ اتنا بڑا نہیں تھا کہ گھر والوں کو بچا سکے۔

یہ خدا کی دنیا ہے۔ "مُبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا اور ٹھٹّھابازوں کی مجلِس میں نہیں بَیٹھتا" (زبور 24 : 1) وہ اپنی مادی تخلیق کے ایک ذرے کو بھی گناہ، شیطان، بدعنوانی یا موت کے حوالے نہیں کرے گا۔ گناہ اور موت مل جاتی ہے۔ جب یسوع مسیح دوبارہ آئے گا، تو وہ تمام مخلوق کو بدعنوانی کی غلامی سے آزاد کر کے اور موت کے ہر نشان سے پاک کر کے چھٹکارے کے عمل کو مکمل کرے گا۔

"اور وُہی بدن یعنی کلِیسیا کا سر ہے۔ وُہی اِبتدا ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اُس کا اوّل درجہ ہو۔ کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معمُوری اُسی میں سکُونت کرے۔ اور اُس کے خُون کے سبب سے جو صلِیب پر بہا صُلح کر کے سب چِیزوں کا اُسی کے وسِیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے۔ خَواہ وہ زمین کی ہوں خَواہ آسمان کی۔"

(کُلسِّیوں 1 : 20-18)

بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ

"اور دُنیوی کاروبار کرنے والے اَیسے ہوں کہ دُنیا ہی کے نہ ہو جائیں کیونکہ دُنیا کی شکل بدلتی جاتی ہے۔"

(1 کُرِنتھِیوں 7:31)

لیکن یہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ آسمان اور زمین تباہ نہیں ہوں گے۔ ان کا دوبارہ دعویٰ کیا جائے گا اور گناہ کے اثرات سے چھٹکارا حاصل کیا جائے گا تاکہ وہ بن جائیں جو خدا نے ہمیشہ ارادہ کیا ہے-اپنے اور اپنے خاندان کے لیے ایک کامل گھر۔ ہمارا ہمیشہ کا گھر وہ زمین ہو گی جسے ہم جانتے اور پیار کرتے ہیں۔

باب8

ہم زمین پر ہمیشہ رہیں گے

جب دو ہزار سال پہلے یسوع اس دنیا میں آیا تو وہ ایک یہودی پیدا ہوا۔ اس کے تمام پہلے پیروکار پرانے عہد کے یہودی تھے۔ اس کا مطلب، دوسری چیزوں کے علاوہ، یہ تھا کہ حقیقت کے بارے میں اس کا نظریہ شریعت اور انبیاء، یا جسے ہم پرانے عہد نامے کے نام سے جانتے ہیں، کی تشکیل کی گئی تھی۔ ان تحریروں نے پطرس، یوحنا، پولُس ،اور دوسرے شاگردوں کو یقین دلایا کہ ان کی حتمی منزل (اور ہماری) ہمیشہ کے لیے زمین پر رہنا ہے۔

پرانے زمانے کے مرد اور عورتیں جانتے تھے کہ خُداوند خُدا ایک دن یہاں اپنی ظاہری بادشاہی قائم کرے گا۔ ان کا ماننا تھا کہ موت اس دنیا سے ایک عارضی رخصتی تھی اور وہ توقع کرتے تھے کہ ان کے جسم قبر سے اٹھائے جائیں گے تاکہ وہ زمین پر خدا کی بادشاہی میں ہمیشہ کے لیے زندہ رہ سکیں۔ اگرچہ یہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہ زمین پر کیسے اور کب واپس آئیں گے، لیکن انہیں یقین تھا کہ وہ واپس آئیں گے۔

مستقبل کے بارے میں ان کا نظریہ

پطرس رسول یسوع کے پرجوش پیروکار تھا۔ ایک دن، اُس نے ہمارے نجات دہندہ سے پوچھا کہ اُسے اور باقی اصل بارہ شاگردوں کو اُس کی خدمت کے لیے اپنا سب کچھ چھوڑنے کے بدلے میں کیا ملے گا۔ یسوع نے جواب دیا:

"یسُوعؔ نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب اِبنِ آدمؔ نئی پَیدایش میں اپنے جلال کے تخت پر بَیٹھے گا تو تُم بھی جو میرے پِیچھے ہو لِئے ہو بارہ تختوں پر بَیٹھ کر اِسرائیلؔ کے بارہ قبِیلوں کا اِنصاف کرو گے۔ اور جِس کِسی نے گھروں یا بھائِیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچّوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطِر چھوڑ دِیا ہے اُس کو سَو گُنا مِلے گا اور ہمیشہ کی زِندگی کا وارِث ہو گا۔ "(متی19 : 29-28)

خُداوند نے اپنے آدمیوں کو بتایا کہ اُن کا اجر تخلیق نو میں آئے گا۔ یہاں استعمال ہونے والے یونانی لفظ کا مطلب ہے "نیا جنم "

غور کریں کہ یسوع نے وضاحت نہیں کی کہ تخلیق سے اس کا کیا مطلب ہے۔ اسے اس کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اس کے شاگرد جانتے تھے کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ پرانے عہد نامے کے بہت سے نبیوں نے دنیا کی آنے والی تخلیق، یا پنر جنم کے بارے میں لکھا اور پطرس اور دوسرے ان کی پیشینگوئیوں سے واقف تھے۔

یسوع نے اُنہیں یقین دلایا کہ اُن کے پاس بڑی ذمہ داریاں ہوں گی، اُس کی پیروی کرنے کے لیے اُنہوں نے جو کچھ ترک کر دیا تھا اُس پر واپس جائیں گے، اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں گے۔ اکیسویں صدی کے زیادہ تر مسیحیوں کے لیے، ہمیشہ کی زندگی کا مطلب ہے ایک سایہ دار روح کی دنیا میں جہاں ہم بادلوں پر تیرتے ہیں اور بربط بجاتے ہیں، ایک ہوشیار، غیر حقیقی وجود ہے۔ لیکن اس اصطلاح کا مطلب ان شاگردوں کے لیے نہیں تھا۔ نبیوں کی تحریروں کی بنیاد پر، انہوں نے ہمیشہ کی زندگی کا مطلب سمجھا ہو گا: "تمہارا جسم مردوں میں سے جی اُٹھے گا، تاکہ تم زمین پر دوبارہ زندہ ہو جاؤ؛ جو کچھ تم کھو چکے ہو وہ بحال ہو جائے گا، اور اس بار، تم اسے ہمیشہ کے لیے رکھو گے، موت تم سے دوبارہ کبھی نہیں چھین سکتی۔ میں ان نکات کو آنے والے ابواب میں مزید مکمل طور پر نمٹاؤں گی، لیکن ابھی کے لیے، پرانے عہد نامے کے متعدد اقتباسات پر غور کریں جنہوں نے پطرس اور دوسروں کو یہ امید دی تھی۔

"لیکن مَیں جانتا ہُوں کہ میرا مخلصی دینے والا زِندہ ہے۔

اور آخِرکار وہ زمِین پر کھڑا ہو گا۔

اور اپنی کھال کے اِس طرح برباد ہو جانے کے بعد بھی مَیں اپنے اِس جِسم میں سے خُدا کو دیکھوں گا۔"

(ایوب 19 : 26-25)

" تیرے مُردے جی اُٹھیں گے۔ میری لاشیں اُٹھ کھڑی ہوں گی۔ تُم جو خاک میں جا بسے ہو جاگو اور گاؤ کیونکہ تیری اوس اُس اوس کی مانِند ہے جو نباتات پر پڑتی ہے اور زمین مُردوں کو اُگل دے گی۔" (یسعیاہ 26:19)

"لیکن حلیم مُلک کے وارِث ہوں گے اور سلامتی کی فراوانی سے شادمان رہیں گے۔"(زبور 37 : 11)

"صادِق زمین کے وارِث ہوں گے اور اُس میں ہمیشہ بسے رہیں گے۔"(زبور 37 : 29)

تبدیلی، تباہی نہیں

یسوع کے اس دنیا سے جانے کے فوراً بعد ایک دوپہر کو، پطرس اور یوحنا یروشلم میں ہیکل میں گئے۔ ان کا سامنا دروازے پر ایک لنگڑے آدمی سے ہوا اور یسوع کے نام پر خدا کی قدرت سے اسے شفا دینے کے لیے آگے بڑھے۔ ہیکل جانے والے اچانک ٹھیک ہونے والے آدمی کو اچھی طرح جانتے تھے، اور ایک بڑا ہجوم یہ دیکھنے کے لیے جمع ہو گیا کہ کیا ہوا ہے۔ پطرس نے اس موقع کو یسوع کے حالیہ مصلوب ہونے اور جی اٹھنے کا اعلان کرنے کے لیے استعمال کیا۔

رسول نے ایک بیان دیا جو اس سیارے کے مستقبل کے بارے میں اس کی سمجھ پر بہت زیادہ روشنی ڈالتا ہے۔ پطرس نے ہجوم کو بتایا کہ خُداوند آسمان پر واپس چلا گیا ہے جہاں وہ رہے گا:

"ضرُور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چِیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذِکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زُبانی کِیا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں۔ "(اعمال 3:21)

بحالی کا مطلب ہے "کسی چیز کو اس کی سابقہ حالت میں بحال کرنا" یا اسے ایک تراجم اس طرح پیش کرتا ہے،

"ضرُور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چِیزیں بحال نہ کی جائیں جِن کا ذِکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زُبانی کِیا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں۔ "(اعمال 21:3)

پطرس نے اپنے سامعین کو یاد دلایا کہ خدا زمین کے ابتدائیدنوں سے بحالی اور بحالی کے وقت کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ آدم اور حوا کے گناہ کرنے اور موت کی لعنت کو اس دنیا میں لانے کے فوراًبعد، قادرِ مطلق خُدا نے ایک آنے والے نجات دہندہ کے وعدے کے ساتھ اپنے نجات کے منصوبے کی نقاب کشائی شروع کر دی (پیدائش 3 : 15) ۔ جیسے جیسے سال گزرتے گئے، خُداوند نے اس منصوبے کے بڑھتے ہوئے پہلوؤں کو ظاہر کیا اور اپنے نبیوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے الفاظ کو پرانے عہد نامے میں درج کریں۔ یہ مصنفین اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ گناہ سے نجات اور اس کے اثرات بنی نوع انسان اور زمین دونوں کے لیے آ رہے ہیں۔

پطرس اور دوسروں کو معلوم تھا کہ خدا کے ترجمانوں نے کیا لکھا تھا کہ خُداوند خُدا اُس چیز کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے کام کر رہا ہے جو کھو گیا تھا جب آدم نے اپنے خاندان اور اُس گھر کو جو اُس نے ہمارے لیے بنایا تھا۔ پرانے عہد نامے کی تحریروں کی بنیاد پر، وہ لوگ جو پہلی صدی میں یسوع کے ساتھ رہتے اور چلتے تھے توقع کرتے تھے کہ خُداوند عدن، یا آسمان کو زمین پر بحال کرے گا۔ ان تصورات کو بلاشبہ یسوع کے ساتھ ان تین سالوں میں بات چیت سے تقویت ملی جب وہ ان کے ساتھ تھا۔ جب وہ اس دنیا کو بحال کرنے کے لیے آتا ہے تو انبیاء خدا کی تخلیق پر اثر ظاہر کرتے ہیں: جسم دوبارہ زندہ اور تجدید ہوتے ہیں۔ جنگلات بحال ہوئے۔ بنجر، خشک جگہوں کو سرسبز بنا دیا۔ پریشان کن جڑی بوٹیوں کا خاتمہ۔ امن اور خوشی کی بھرمار۔

یقیناً خُداوند صِیُّون کو تسلّی دے گا۔
وہ اُس کے تمام وِیرانوں کی دِلداری کرے گا۔
وہ اُس کا بیابان عدن کی مانِند اور اُس کا صحرا خُداوند کے باغ کی مانِند بنائے گا۔
خُوشی اور شادمانی اُس میں پائی جائے گی۔
شُکرگُذاری اور گانے کی آواز اُس میں ہو گی۔ (یسعیاہ 3:51)
"بیابان اور وِیرانہ شادمان ہوں گے اور دشت خُوشی

کرے گا اور نرگس کی مانند شگفتہ ہو گا۔...... کیونکہ بیابان میں پانی اور دشت میں ندیاں پھوٹ نکلیں گی۔ بلکہ سراب تالاب ہو جائے گا اور پیاسی زمین چشمہ بن جائے گی۔ گیدڑوں کی ماندوں میں جہاں وہ پڑے تھے نے اور نل کا ٹھکانا ہو گا۔"

(یسعیاہ 35 : 7-1)

"کیونکہ تم خوشی سے نکلو گے اور سلامتی کے ساتھ روانہ کئے جاؤ گے۔ پہاڑ اور ٹیلے تمہارے سامنے نغمہ پرداز ہوں گے اور میدان کے سب درخت تال دیں گے۔ کانٹوں کی جگہ صنوبر نکلے گا اور جھاڑی کے بدلے آس کا درخت ہو گا اور یہ خداوند کے لئے نام اور ابدی نشان ہو گا جو کبھی منقطع نہ ہو گا۔" (یسعیاہ 55 : 13-12)

ایک نئی زمین

پطرس اور بقیہ یسوع کے ابتدائی پیروکاروں نے توقع کی کہ پوری مادی کائنات-آسمان اور زمین دونوں نئے بنائے جائیں گے۔ یہ مکاشفہ سب سے پہلے یسعیاہ نبی کو یسوع کے دنیا میں آنے سے سات سو سال پہلے ہوا۔ خداوند خدا نے اعلان کیا:

"کیونکہ دیکھو میں نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرتا ہوں اور پہلی چیزوں کا پھر ذکر نہ ہو گا اور وہ خیال میں نہ آئیں گی۔"

(یسعیاہ 65 : 17)

پطرس نے دراصل اس پیشینگوئی کا حوالہ اپنے اس بیان کے فوراً بعد دیا کہ زمین بدل جائے گی

(2پطرس 3 : 12-10)۔

"لیکن اُس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہے گی۔"

(2پطرس 3:13)

اس حوالے میں، پطرس نے نئے کے لیے ایک خاص یونانی لفظ استعمال کیا جب اس نے زمین کے مستقبل کے بارے میں لکھا: kainos۔ اس لفظ کا مطلب ہے "معیار یا شکل میں نیا" جیسا کہ "وقت میں نیا" (وائن 1984)۔ یہی لفظ ایک ایسے شخص کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتا ہے جو مسیح میں ایمان کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہوا ہے:

"اِس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلُوق ہے۔ پُرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔"

(2 کُرِنتھِیوں 17:5)

- نیا جنم لوگوں کو ایسی چیز میں تبدیل نہیں کرتا جو پہلے کبھی موجود نہیں تھا۔ نیا جنم اُس شخص کو بدل دیتا ہے جس نے یسوع پر ایمان لایا ہے اور اُن کے باطن کو ابدی زندگی کے ساتھ سیلاب کر دیتا ہے۔
- جس طرح ایک نئی مخلوق ہے وہی شخص بدلا ہوا ہے، نئے آسمان اور زمین اس زمین ہوں گے (ماحول اور ہمارے ارد گرد اور اس کے اوپر پھیلے ہوئے) ابدی زندگی کے ذریعہ بدلے جائیں گے اور معیار میں نئے اور اعلیٰ کردار میں بنائے جائیں گے۔

زمین کی کوئی یاد نہیں؟

آگے بڑھنے سے پہلے، میں ایک تشویش سے نمٹنا چاہتی ہوں جو اس مقام پر پیدا ہو سکتی ہے۔ یسعیاہ کی پیشین گوئی کبھی کبھی اس خیال کی تائید کے لیے استعمال کی جاتی ہے کہ آسمان میں، ہم زمین پر اپنی زندگی سے کچھ یا کسی کو یاد نہیں رکھیں گے۔ لیکن نبی نے ایسا کچھ نہیں کہا۔ اس کے الفاظ اصل میں ایک مایوس کن صورتحال میں حقیقی لوگوں کے لیے تھے اور ان کا مقصد انھیں امید دلانا تھا۔ یسعیاہ نے مردوں اور عورتوں کے بقیہ کے لیے پیشن گوئی کی جو قادرِ مطلق خُدا کے ساتھ وفادار رہے جب اُن کا باقی ملک جان بوجھ کر، مسلسل بُت پرستش میں شامل ہو گیا اور توبہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اسرائیل کی قوم کو اس رویے کی وجہ سے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔ یسعیاہ کے ذریعے، خُداوند نے اپنے وفادار پیروکاروں کو یقین دلایا کہ ایک دن، نئی زمین پر، سب ٹھیک ہو جائے گا اور اُن کے باغی ساتھی ہم وطنوں کی طرف سے پیدا ہونے والی مشکلات ایک دور کی یادگار ہوں گی۔

خدا نے ان لوگوں سے وعدہ کیا:

"یہاں تک کہ جو کوئی رُویِ زمین پر اپنے لئے دُعایِ خیر کرے خُدایِ برحق کے نام سے کرے گا اور جو کوئی زمین میں قَسم کھائے خُدایِ برحق کے نام سے کھائے گا کیونکہ گُذشتہ مُصِیبتیں فراموش ہو گئیں اور وہ میری آنکھوں سے پوشِیدہ ہیں۔"

(یسعیاہ 16:65)

یہ جملہ یسعیاہ کے تبصرے کا سیاق وسباق طے کرتا ہے کہ ماضی کی چیزیں اب یاد نہیں رہیں گی۔ بھول جانا وہ چیز ہے جو رب کرے گا۔ کیونکہ قادرِ مطلق خُدا سب کچھ جاننے والا ہے، وہ چیزوں کو اس معنی میں نہیں بھولتا کہ وہ ان سے اب آگاہ ہی نہیں ہے۔ اس کے بجائے، وہ انہیں یاد نہ کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ یسعیاہ 65:17 میں یہی خیال ہے۔ خداوند نے اپنے لوگوں کو یقین دلایا کہ جب دنیا نئی بنائی جائے گی تو ان کی تاریخ کے اس بدصورت دور کو معاف کر دیا جائے گا اور بھلا دیا جائے گا۔ یسعیاہ کی پیشین گوئی کا ہمارے ساتھ اپنے تعلقات یا زندگی کے تجربات کو یاد نہ رکھنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آنے والی زندگی میں انسانیت کی تاریخ نہیں مٹائی جائے گی۔ زمین کی تبدیلی اس سیارے کی تاریخ کے ایک اور باب کا آغاز ہے۔ درحقیقت، ہم میں سے بہت سے لوگوں کو زمین کے ماضی میں پہلے سے زیادہ دلچسپی ہو گی کیونکہ ہم اسے مکمل ہونے والے چھٹکارے کے تناظر میں دیکھیں گے۔ ہم سیکھیں گے کہ کس طرح خُدا نے ایک زوال پذیر دنیا میں انسانوں کے معاملات میں کام کیا اور ہر چیز کو اپنے ابدی مقاصد کی تکمیل کے لیے بنایا۔

یوحنا نے نئی زمین کو دیکھا

آسمان پر اپنے دورے کے ایک حصے کے طور پر، یوحنا رسول نے ایک رویا میں نئے آسمان اور زمین کو دیکھا۔ اس نے جو کچھ دیکھا اسے مکاشفہ کی کتاب میں درج کیا۔ اس نے ایک ایسی دنیا دیکھی جو بدلی ہوئی تھی، فنا نہیں ہوئی۔ اس کا ابتدائی بیان یہ واضح کرتا ہے:

"پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمُندر بھی نہ رہا۔"

(مکاشفہ 21 : 1)

- یوحنا نے نئے کے لیے وہی یونانی لفظ استعمال کیا جو پطرس نے کیا تھا۔ اس نے اس لفظ کو کئی آیات کے بعد دوبارہ استعمال کیا جب، جو وہ مشاہدہ کر رہا تھا اس کے تناظر میں، اس نے لکھا کہ اس نے خدا کو یہ اعلان کرتے سنا،

"اور جو تخت پر بَیٹھا ہُوَا تھا اُس نے کہا دیکھ مَیں سب چِیزوں کو نیا بنا دیتا ہُوں۔ پِھر اُس نے کہا لکھ لے کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔" (مکاشفہ 21 : 5)

خُداوند نے یہ نہیں کہا کہ وہ تمام نئ چیزیں بناتا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ جو پہلے سے موجود ہے اسے معیار اور کردار میں اعلیٰ بناتا ہے۔

- یوحنا نے ہماری موجودہ دنیا کو پہلا آسمان اور زمین کہا۔ سب سے پہلے یونانی لفظ protos ہے، جس کا مطلب ہے "وقت اور جگہ میں پہلا"۔ ہم اس لفظ میں اپنی انگریزی اصطلاح prototype کی جڑ دیکھ سکتے ہیں۔ ایک prototype "ایک اصل ماڈل ہے جس پر کچھ اور نمونہ بنایا گیا ہے" (ویبسٹر کی نیو اسٹوڈنٹس ڈکشنری 1969)۔ یہ موجودہ دنیا آنے والی دنیا کے لئے پیٹرن ہے۔
- یوحنا نے اطلاع دی کہ پہلی زمین گزر چکی ہے۔ ایک بار پھر، اُس نے وہی لفظ چُنا جو پطرس نے چُنا تھا جب اُس نے لکھا تھا

"لیکن خُداوند کا دِن چور کی طرح آجائے گا۔ اُس دِن آسمان بڑے شور و غُل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اَجرامِ فلک حرارت کی شِدّت سے پِگھل جائیں گے اور زمِین اَور اُس پر کے کام جَل جائیں گے۔" (2 پطرس 3:10)

یاد رکھیں، یہ یونانی اصطلاح ایک حالت سے دوسری حالت میں جانے کا خیال رکھتی ہے۔ پَولُس رسول نے بھی اس لفظ کو استعمال کیا جب اس نے خدا سے پیدا ہونے والے مرد یا عورت کو ایک نئ مخلوق کے طور پر بیان کیا۔ اس نے کہا کہ

" اِس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلُوق ہے۔ پُرانی چِیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئ ہو گئیں۔"
(2 کُرِنتھِیوں 5:17)

جو یسوع پر ایمان لاتا ہے وہ ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ، وہ ابدی زندگی سے باطنی طور پر تبدیل ہوتا ہے۔

یسوع کے اصل پیروکار اپنے مستقبل کو آج ہم میں سے بہت سے لوگوں سے بہتر سمجھتے تھے۔ وہ خُدا کے کلام سے جانتے تھے، جو اُس کے نبیوں کے ذریعے دیا گیا تھا، کہ یہ دنیا تباہ نہیں ہو گی۔ اس کی تزئین و آرائش کی جائے گی۔ اور وہ اس بات سے واقف تھے کہ پرانی اور نئی زمین میں تسلسل رہے گا۔ زمین کا بہترین، یہاں تک کہ اس کی گرتی ہوئی حالت میں بھی، آگے کیا ہونے والا ہے اس کی ایک مختصر سی جھلک پیش کرتا ہے۔

یہ سیارہ انسان کے گناہ سے خراب ہو گیا ہے لیکن اسے دوبارہ حاصل کیا جائے گا، چھٹکارا دیا جائے گا، اور وہ بننے کے لیے بحال کیا جائے گا جو خدا ہمیشہ چاہتا ہے، اپنے اور اپنے خاندان کے لیے ایک بہترین گھر۔ یہ زمین ہو گی جسے ہم جانتے ہیں اور پیار کرتے ہیں صاف لیکن قابل شناخت، نئی لیکن واقف۔

باب 9

زمین پر آسمان کا دارالحکومت

مکاشفہ کی کتاب میں، یوحنا نے اطلاع دی کہ اس نے چھٹکارے کے منصوبے کی انتہا کو دیکھا: قادرِ مطلق خُدا اپنے خاندان کے ساتھ اس گھر میں رہنے کے لیے آ رہا ہے جو اس نے ہمارے لیے بنایا تھا۔ یوحنا نے آسمان کے دارالحکومت کو اندیکھے دائرے سے نئی زمین پر اترتے ہوئے دیکھا اور ایک آواز کو یہ اعلان کرتے ہوئے سنا کہ خدا کا گھر اب مردوں کے پاس ہے۔

"پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر مَیں نے شہرِ مُقدّس نئے یروشلیم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دیکھا اور وہ اُس دُلہن کی مانند آراستہ تھا جِس نے اپنے شَوہر کے لِئے سِنگار کیا ہو۔ پھر مَیں نے تخت میں سے کِسی کو بُلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خُدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکُونت کرے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خُدا ہو گا۔ اور وہ اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اِس کے بعد نہ مَوت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہِیں۔" (مکاشفہ 21 : 4-1)

زندگی کے بارے میں بہت ساری غلط فہمیاں جو ہمارے منتظر ہیں اس کی غلط تشریحات سے پیدا ہوتی ہیں جو یوحنا نے شہر کے بارے میں بیان کیا تھا۔ اس کی تصویر کشی سے، کچھ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ زمینکی جگہ ایک مکعب کی شکل کا، کثیر پرتوں والا، شفاف شہر بننے والا ہے جہاں ہم بغیر کسی سورج، چند اور سمندر کے ہمیشہ کے لیا رہیں گے۔ یہ بات ہم میں سے ان لوگوں کے لیے زیادہ مدعو نہیں لگتی جو چاندنی رات یا ساحل سمندر کے گھر اور دھوپ والے دن کو شہر کی ایک حویلی میں لاگ ہوم اور کیمپ فائر کو ترجیح دیتے ہیں۔

ایک لمحے کے لیے، آیئے یوحنا کے اکاؤنٹ کے بارے میں جو بھی پہلے سے تصور کیے گئے خیالات کو ایک طرف رکھ دیں اور سوچیں کہ اس کا ان لوگوں کے لیے کیا مطلب ہو گا جنہیں یوحنا نے پہلی صدی میں لکھا تھا۔ ایسا کرنے سے ہمیں اپنے مستقبل کے گھر کے بارے میں غلط عقائد کو ترک کرنے میں مدد ملے گی۔

وہ شہر جو یوحنا نے دیکھا

یوحنا کا وژن ایک ایسے منظر کے ساتھ کھلا جس کی وضاحت سے باہر ایک خوبصورت شہر جو خدا کے جلال سے چمکتا ہے اور زمین پر آتا ہے۔

"اور وہ مُجھے رُوح میں ایک بڑے اور اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہرِ مُقدّس یروشلیم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دِکھایا۔ اُس میں خُدا کا جلال تھا اور اُس کی چمک نہایت قیمتی پتّھر یعنی اُس یشب کی سی تھی جو بلّور کی طرح شفّاف ہو۔ اور اُس کی شہر پناہ بڑی اور بُلند تھی اور اُس کے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرِشتے تھے اور اُن پر بنی اِسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہُوئے تھے۔ "(مکاشفہ 21 : 13-10)

"اور اُس کی شہر پناہ کی تعمیر یشب کی تھی اور شہر اَیسے خالِص سونے کا تھا جو شفّاف شِیشہ کی مانِند ہو۔ اور اُس شہر کی شہر پناہ کی بُنیادیں ہر طرح کے جواہِر سے آراستہ تِھیں۔ پہلی بُنیاد یشب کی تھی۔ دُوسری نِیلم کی۔ تِیسری شب چراغ کی۔ چوتھی زمُرّد کی۔ پانچوِیں عقِیق کی۔ چھٹی لَعل کی۔ ساتوِیں سُنہرے پتّھر کی۔ آٹھوِیں فیروزہ کی۔ نوِیں زبرجد کی۔ دسوِیں یمنی کی۔ گیارھوِیں سنگِ سُنبلی کی اور بارھوِیں یاقُوت کی۔ اور بارہ دروازے بارہ موتِیوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتی کا تھا اور شہر کی سڑک شفّاف شِیشہ کی مانِند خالِص سونے کی تھی۔"(مکاشفہ 21 : 21-18)

خدا کی رہائش گاہ

یوحنا کے اصل قارئین نے سمجھا کہ یہ شہر چمکدار، زیورات سے مزین اور سنہری تھا-اس لیے نہیں کہ یہ عجیب یا دوسری دنیاوی ہے، بلکہ اس لیے کہ یہ خدا کا گھر ہے۔ وہ انبیاء کی تحریروں سے واقف تھے جنہوں نے متعدد واقعات کی اطلاع دی جہاں آسمان زمین پر لوگوں کے لیے مختصر طور پر کھولا گیا۔ ہر معاملے میں، آدمیوں نے شاندار روشنی اور قیمتی پتھروں کو دیکھا جیسا کہ رب، اپنے تمام جلال میں، ان کے سامنے ظاہر ہوا۔ یہاں دو مثالیں ہیں:

"تب مُوسیٰؔ اور ہارُونؔ اور ندؔب اور اَبیہوؔ اور بنی اِسرائیل کے سترّ بزُرگ اُوپر گئے۔ اور اُنہوں نے اِسرائیلؔ کے خُدا کو دیکھا اور اُس کے پاؤں کے نِیچے نیلم کے پتھّر کا چبُوترا سا تھا جو آسمان کی مانِند شفاف تھا۔ "(خروج 24 : 10-9)

"اور اُس فضا سے اُوپر جو اُن کے سروں کے اُوپر تھی تخت کی صُورت تھی اور اُس کی صُورت نیلم کے پتّھر کی سی تھی اور اُس تخت نُما صُورت پر کِسی اِنسان کی سی شبِیہہ اُس کے اُوپر نظر آئی۔ اور مَیں نے اُس کی کمر سے لے کر اُوپر تک صَیقل کِئے ہُوئے پِیتل کا سا رنگ اور شُعلہ سا جلوہ اُس کے درمیان اور گرداگرد دیکھا اور اُس کی کمر سے لے کر نِیچے تک مَیں نے شُعلہ کی سی تجلّی دیکھی اور اُس کی چاروں طرف جگمگاہٹ تھی۔ جَیسی اُس کمان کی صُورت ہے جو بارِش کے دِن بادلوں میں دِکھائی دیتی ہے وَیسی ہی آس پاس کی اُس جگمگاہٹ کی نمُود تھی۔ یہ خُداوند کے جلال کا اِظہار تھا۔" (حزقی ایل 1 : 28-26)

یوحنا کے سامعین کو سنہری شہر کے بارے میں اس کی رپورٹ سے روکا نہیں گیا تھا کیونکہ وہ سلیمان کے ہیکل سے واقف تھے۔ ہیکل کو رب کے لیے اپنے لوگوں سے ملنے کے لیے موزوں جگہ کے طور پر ڈیزائن کیا گیا تھا اور، اس مقصد کو مد نظر رکھتے ہوئے، سونے کی فراوانی تھی (خروج 25: 40-10، 1 سلاطین 6 : 37-14)۔ یوحنا کے قارئین نے پہچان لیا کہ اس نے جس شہر کو آسمان سے آتے دیکھا ہے وہ سونے سے بھرا ہوا ہے کیونکہ یہ خدا کے رہنے کی جگہ ہے۔

جو کچھ اس نے دیکھا اس کے بیان میں، یوحنا نے بتایا کہ خداوند کا سرمایہ خالص سونا ہے، شیشے کی طرح صاف، اور کرسٹل صاف یشب کی طرح چمکتا ہے۔ کچھ لوگوں نے یوحنا کی وضاحت کو غلط طریقے سے لیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ شہر شفاف ہے۔ لیکن اس کے بارے میں سوچو۔ جب ہم کسی سطح کو شیشے کی طرح صاف بتاتے ہیں، تو ہمارا مطلب ہے کہ اس میں کوئی خامی یا نجاست نہیں ہے۔ نیو یروشلم میں سونا بے عیب ہے، دیکھنے والا نہیں۔ جب ہم ایک کرسٹل کلیئر دن کی بات

کرتے ہیں، تو ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان نظر آرہا ہے۔ ہمارا مطلب ہے کہ اس کے متحرک نیلے رنگ کو روکنے کے لیے کوئی بادل نہیں ہیں۔ اس بارے میں کچھ تنازعہ ہے کہ پتھر کی جس پر کی قسم بالکل کس قسم کی ہے، لیکن یہ "مختلف رنگوں کے پارباسی [چمکنے والے، چمکنے والے] پتھر کی نشاندہی کرتا ہے خاص طور پر آگ کا" (وائن 1984)۔ یشب جو بھی ہے، اس دم توڑنے والے شہر میں، خدا کا جلال ایک چراغ کی طرح چمکتا ہے کیونکہ اس کے جلال کی چمک کو دھندلا دینے کے لیے سونے یا جواہرات میں کوئی داغ یا خامی نہیں ہے۔

شہر کی پیمائش

جیسا کہ رویا جاری تھی، یوحنا نے ایک فرشتہ کو عظیم شہر کی پیمائش کرتے دیکھا۔ اس کی پیمائش سے پتہ چلتا ہے کہ شہر ایک مکعب کی شکل میں ہے، چودہ سو میل لمبائی، چوڑائی اور اونچائی (مکاشفہ 21 : 17-15)۔ یہ تفصیل ان لوگوں کو عجیب نہیں لگی جنہوں نے پہلی بار یوحنا کی رپورٹ سنی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ ہیکل میں جو اُن کے زمانے میں یروشلم شہر میں کھڑا تھا، سب سے اندر کا کمرہ جہاں خدا کا جلال ظاہر ہوا وہ مکعب کی شکل کا تھا (1 سلاطین 20:6)۔ نیا یروشلم ایک مکعب کی شکل کا ہے کیونکہ یہ رب کا گھر ہے۔ کچھ جدید علماء کہتے ہیں کہ فرشتے کی پیمائش علامتی معنی رکھتی ہے، لیکن یوحنا نے لکھا کہ

"اور بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتی کا تھا اور شہر کی سڑک شفّاف شِیشہ کی مانند خالِص سونے کی تھی۔" (مکاشفہ 17:21) اگرچہ پیمائش بتاتی ہے کہ شہر کی اونچائی زمین کے موجودہ ماحول سے زیادہ ہے، نئی زمین موجودہ سیارے سے بڑی ہو سکتی ہے۔ اور اگر خدا چاہے تو فضا کو وسعت دے سکتا ہے۔ کیا شہر میں مختلف سطحیں ہیں؟ اس کی عمارتیں کتنی اونچی ہیں؟ بائبل نہیں کہتی۔ جب ہم اس آسمانی دارالحکومت کو دیکھیں گے تو ہمیں پتہ چل جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک فرشتہ نے شہر کی پیمائش کی جو پرانے عہد نامے سے واقف مردوں اور عورتوں کے لیے بہت اہم تھی۔ وہ جانتے تھے کہ زکریا نبی نے ایک فرشتے کو اپنے رویا میں یروشلم کے زمینی شہر کی پیمائش کرتے دیکھا۔ زکریاہ کے زمانے میں، اسرائیل کی ایک زمانے کی طاقتور قوم غیر ملکی کنٹرول کے تحت ایک معمولی باقی رہ گئی تھی۔ یروشلم دشمن کے حملے

کی وجہ سے تباہ ہو گیا تھا، لیکن خدا کے اس آدمی نے پیشین گوئی کی کہ خداوند ایک دن اس شہر کو بحال کرے گا۔ اُس کے وژن نے اُس کی نسل کے لیے اور یوحنا کے زمانے تک ہر آنے والی نسل کے لیے بہت سکون اور اُمید لایا۔ نبی نے لکھا:

" اور مَیں نے پُوچھا تُو کہاں جاتا ہے ؟
اُس نے مُجھے جواب دِیا یروشلیم کی پَیمایش کو تاکہ دیکھوں کہ اُس کی چَوڑائی اور لمبائی کِتنی ہے۔
اور دیکھو وہ فرِشتہ جو مُجھ سے گُفتگو کرتا تھا روانہ ہُؤا اور دُوسرا فرِشتہ اُس کے پاس آیا۔ اور اُس سے کہا دَوڑ اور اِس جوان سے کہہ کہ یروشلیم اِنسان و حَیوان کی کثرت کے باعث بے فصِیل بستِیوں کی مانِند آباد ہو گا۔ کیونکہ خُداوند فرماتا ہے مَیں اُس کے لئے چاروں طرف آتشی دِیوار ہُوں گا اور اُس کے اندر اُس کی شَوکت۔" (زکریاہ 2 : 5-2)

تاریخ میں اُس وقت شہر کے تحفظ کے لیے دیواریں بہت ضروری تھیں۔ حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے گیٹ خطرے کے پیش نظر رات کے وقت بھی بند کر دیے گئے تھے۔ زکریا نے ایک ایسے وقت کی پیشین گوئی کی جب شہر کے دروازے کھلے رہ سکتے ہیں کیونکہ قادرِ مطلق خدا اپنے لوگوں کے ساتھ موجود ہے۔ یہ وہی ہے جو یوحنا نے خدا کے جلال سے چمکتا ہوا ایک آسمانی شہر بیان کیا جو اپنے دروازے کبھی بند نہیں کرتا کیونکہ خداوند کے تمام دشمن اور اس کے آدمیوں کو شکست دی گی ہے۔ (مکاشفہ 25:21)

جن لوگوں کو یوحنا کا پیغام سب سے پہلے دیا گیا تھا انہوں نے اس معلومات کو غیر معمولی یا غیر مدعو نہیں کیا۔ انہوں نے سنا، "خدا اپنے تمام جلال میں ہمارے ساتھ رہنے والا ہے اور اس کے عظیم شہر کی آمد کا مطلب زمین پر امن، رزق اور سلامتی ہو گی۔" سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مزید کوئی خطرہ، نقصان یا موت نہیں۔

ایک عظیم دریا

یوحنا رسول نے بیان کیا کہ اُس نے نئے یروشلم کے مرکز میں خُدا کے تخت سے ایک بہت بڑا دریا بہتا ہوا دیکھا۔

"پِھر اُس نے مُجھے بِلّور کی طرح چمکتا ہُؤا آبِ حیات کا ایک دریا دِکھایا جو خُدا اور برّہ کے تخت سے نِکل کر اُس شہر کی سڑک کے بِیچ میں بہتا تھا۔ اور دَریا کے وارپار زِندگی کا درخت تھا۔ اُس میں بارہ قِسم کے پَھل آتے تھے اور ہر مہِینے میں پَھلتا تھا اور اُس درخت کے پتّوں سے قَوموں کو شِفا ہوتی تھی۔ "(مکاشفہ 22 : 2-1)

یوحنا کے قارئین نبیوں کی تحریروں سے جانتے تھے کہ جب خُداوند اپنے لوگوں کے ساتھ رہنے کے لیے آئے گا تو وہ خشک جگہوں پر پانی لائے گا۔

- یسعیاہ نے پیشین گوئی کی کہ

"اُس میں کثرت سے کلیاں نِکلیں گی۔ وہ شادمانی
سے گا کر خُوشی کرے گا۔
لُبنان کی شوکت اور کرمِل اور شارُون کی زِینت
اُسے دی جائے گی۔
وہ خُداوند کا جلال اور ہمارے خُدا کی حشمت
دیکھیں گے۔" (یسعیاہ 2:35)

- زکریا، زمین پر نجات دہندہ کے تناظر میں، لکھا،

"اور اُس روز یروشلیم سے آبِ حیات جاری ہو گا جس کا آدھا بحرِ مشرِق کی طرف بہے گا اور آدھا بحرِ مغرِب کی طرف۔ گرمی سردی میں جاری رہے گا۔" (زکریاہ 8:14)

- حزقی ایل نے ایک منظر بیان کیا جو یوحنا نے دیکھا تھا، مستقبل میں ایک ایسا وقت جب خداوند خدا اپنے لوگوں کے ساتھ زمین پر ہو گا۔

"اور دریا کے قرِیب اُس کے دونوں کناروں پر ہر قِسم کے میوہ دار درخت اُگیں گے جِن کے پتّے کبھی نہ مُرجھائیں گے اور جِن کے میوے کبھی مَوقُوف نہ ہوں گے وہ ہر مہِینے نئے میوے لائیں گے کیونکہ اُن کا پانی مَقدِس میں سے جاری ہے اور اُن کے میوے کھانے کے لِئے اور اُن کے پتّے دوا کے لِئے ہوں گے۔" (حزقی ایل 12:47)

قدیم لوگ جو خشک آب و ہوا میں رہتے تھے بغیر میٹھے پانی کے مسلسل میسر تھے خدا کے مندر سے بہنے والے تازہ، خالص پانی کے دریا کے بارے میں سوچ کر حیران رہ گئے ہوں گے۔ اس میں سے کوئی بھی عجیب نہیں لگ رہا ہو گا۔ یہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

آسمان کی بادشاہی کا ایک حقیقی شہر

میں سمجھتی ہوں کہ جب ہم یوحنا کی تحریر کو پڑھتے ہیں تو پہلے سے تصور شدہ خیالات کو ایک طرف رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ نتیجتاً، جو کچھ وہ بیان کرتا ہے وہ دنیاوی اور غیر حقیقی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن رسول نے کہا کہ اس نے ایک شہر کو آسمان سے نکلتے دیکھا۔ یاد رکھیں، وہ اور پَولُس (آسمان کے دو عینی شاہدین) دونوں نے اطلاع دی کہ زمین آسمانی حقائق کے مطابق بنائی گئی ہے اور زمین پر موجود اشیاء ہمیں اس بات کا اندازہ دیتی ہیں کہ خدا کا گھر کیسا لگتا ہے۔ لہذا، یہ نتیجہ اخذ کرنا مناسب ہے کہ آسمان سے نکلنے والا شہر کسی نہ کسی طرح زمین کے شہروں سے مشابہ ہو گا۔

یوحنا کی معلومات کو سنیں جیسے اس نے زمین پر کسی شاندار شہری مرکز کو بیان کیا ہو۔ آپ کے ذہن میں کیا تصویریں بنیں گی؟ آپ شاید لوگوں، رہائش گاہوں، کاروباروں، ثقافتی سرگرمیوں، تعلیم، فنون لطیفہ اور تفریح، ایتھلیٹک ایونٹس، پارکس، میوزیم، ریستوراں، لائبریریوں اور کنسرٹس کا تصور کریں گے۔ یوحنا نے اس چمکتے ہوئے شہر سے گزرنے والے ایک خوبصورت دریا کا حوالہ دیا۔ شہر کے رقبے کی وجہ سے، دریا میں شاید متعدد معاون ندیاں ہیں۔ اس علاقے میں اور اس کے آس پاس زیادہ تر ممکنہ طور پر آبشاریں، تالاب اور جھیلیں ہیں۔ تصور کریں کہ لوگ ان خوبصورت آبی گزر گاہوں کے پاس بیٹھے، چلتے اور لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ یہ سوچنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ تمام عناصر سب سے عظیم شہر میں موجود نہیں ہیں_ عظیم بادشاہ کا شہر۔

ایک بڑا شہر؟

کچھ لوگوں نے غلطی سے یوحنا کے نئے یروشلم کے بارے میں وضاحت کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نئی زمین اس بڑے شہر پر مشتمل ہو گی اور کچھ نہیں۔ یوحنا اپنے اکاؤنٹ میں پورے سیارے کو بیان نہیں کر رہا تھا۔ وہ ایک جگہ کی تصویر بنا رہا تھا۔ آسمان کا دارالحکومت دنیا کی جگہ نہیں لیتا۔ یہ بس یہاں منتقل ہو جاتا ہے۔ مکاشفہ کے آخری دو ابواب میں متن کا بغور مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ نئی زمین میں صرف ایک شہر کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے۔

- یوحنا نے لکھا کہ جب اس نے نئے یروشلم کو آسمان سے نکلتے دیکھا تو وہ ایک پہاڑ پر کھڑا تھا۔

"اور وہ مُجھے رُوح میں ایک بڑے اور اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہر مُقدّس یروشلیم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دِکھایا۔" (مکاشفہ 21:10)

- نوٹ کریں کہ اس نے اسے پہاڑ کے مقابلے میں ایک پہاڑ کہا، اس کے علاوہ اور بھی چوٹیوں کی تجویز ہے۔ اپنے وژن میں، یوحنا نے پوری دنیا سے حکمرانوں کو دارالحکومت میں آتے دیکھا، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نئی زمین پر بڑی جگہیں ہیں۔

"اور قَومیں اُس کی رَوشنی میں چلیں پھریں گی اور زمِین کے بادشاہ اپنی شان و شَوکت کا سامان اُس میں لائیں گے۔ اور اُس کے دروازے دِن کو ہرگِز بند نہ ہوں گے (اور رات وہاں نہ ہو گی)۔ اور لوگ قَوموں کی شان و شَوکت اور عِزّت کا سامان اُس میں لائیں گے۔" (مکاشفہ 21 26-24)

یہ خیال کہ ہمارا مستقبل کا گھر ایک واحد، دیو ہیکل، مکعب کی شکل کا، شفاف شہر پر مشتمل ہے مردوں اور عورتوں کو اسبات سے واقف نہیں ہو گا کہ عہد نامہ قدیم آنے والی زندگی کے بارے میں کیا انکشاف کرتا ہے۔ نبیوں کے الفاظ کی وجہ سے یوحنا کے ہم عصر خوبصورت مناظر کے منتظر تھے جن میں درخت، سبزیاں اور پھول وغیرہ شامل ہیں۔ اپنے ترجمانوں کے ذریعے، خُدا نے ایک نئی زمین بنانے کا وعدہ کیا، نہ کہ مختلف زمین۔

- پہلی صدی کے لوگ خُداوند سے عدن کے حالات کو بحال کرنے کی توقع رکھتے تھے۔ پیدائش کی کتاب باغ کی تفصیل دیتی ہے، اس بات کا اشارہ فراہم کرتی ہے کہ جب ہمارا گھر گناہ کے اثرات سے آزاد ہو کر نیا بنایا جائے گا تو کیسا نظر آئے گا۔ نہ صرف وہاں سرسبز و شاداب تھے، عدن کے پاس سونا، خوشبودار رال، اور سُلیمانی تھا، جو زمین کی مختلف اقسام اور مناظر کی نشاندہی کرتا ہے یا جسے ہم قدرتی عجائبات کہتے ہیں (پیدائش 2 : 14-10)۔

یوحنا نے اس موجودہ دنیا کو پہلی زمین، یا پروٹوٹائپ کے طور پر کہا، جو آگے ہے (مکاشفہ 21:1)۔ لہٰذا، ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ نئی زمین اس سیارے سے مشابہ ہو گی جیسا کہ ہم جانتے ہیں، تمام تر حیرت اور خوبصورتی کے ساتھ اس کی موجودہ گناہ کی خراب حالت میں بھی۔

کوئی سمندر نہیں؟ کوئی سورج نہیں؟ کوئی چاند نہیں؟

رسول نے دو بیانات دیے ہیں جن کی غلط تشریح کی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سورج، چاند اور سمندر ہمارے ہمیشہ کے گھر سے غائب ہو جائیں گے۔

"پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا۔ "(مکاشفہ 21:1)

"اور اُس شہر میں سُورج یا چاند کی رَوشنی کی کُچھ حاجت نہیں کیونکہ خُدا کے جلال نے اُسے رَوشن کر رکھّا ہے اور برّہ اُس کا چراغ ہے۔ "(مکاشفہ 21:23)

ایک بار پھر، ہمیں غور کرنا چاہیے کہ ان الفاظ کا اصل قارئین کے لیے کیا مطلب ہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ یوحنا کسی ایسے سورج کے بغیر جگہ کی وضاحت نہیں کر رہا ہے جس میں سمندر نہیں ہے۔ وہ سمجھ گئے کہ وہ اس زمین کے بارے میں لکھ رہا ہے جسے وہ جانتے ہیں اور پیار کرتے ہیں بد عنوانی سے رہائی اور عدن جیسے حالات میں بحال ہوئے۔

مزید سمندر نہیں؟

جب ہم مزید سمندر نہیں سنتے ہیں، تو ہمارا پہلا خیال ساحل کے کنارے تعطیلات یا سمندری سیر نہیں ہو سکتا ہے۔ یوحنا کے قارئین کا رد عمل مختلف ہوتا۔ اُس کے زمانے میں، سمندر ایک زبردست رکاوٹ تھا، ایک دشمن جو بڑی تباہی کے قابل تھا۔ ملاح طوفانوں اور ڈوبی رکاوٹوں کے گرد ان کی رہنمائی کے لیے بغیر راڈار یا نیوی گیشن کے آلات کے لکڑی کے جہازوں میں لہروں کا سفر کرتے تھے۔ ساحل سے دور جانے کا مطلب موت کا خطرہ تھا۔ اگرچہ نوح کے سیلاب سے بچا ہوا پانی دنیا کے دو تہائی حصے پر محیط ہے، آپ اور میں جمبو جیٹ میں سوار ہو کر چند گھنٹوں میں سمندروں کو محفوظ طریقے سے عبور کر سکتے ہیں۔ یوحنا کے زمانے میں یہ ناقابل تصور تھا۔

جب یوحنا نے لکھا "مزید سمندر نہیں" تو اس کا مطلب تھا کہ مزید سمندر نہیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ تخلیق کے ہر دوسرے حصے کی طرح، سمندروں کو گناہ سے نقصان پہنچا ہے، لیکن جب یسوع واپس آئے گا تو ان کا دوبارہ دعویٰ اور بحال کیا جائے گا۔ کلام سے پتہ چلتا ہے کہ نئی زمین پر پانی کے بڑے جسم ہوں گے۔

ان نکات کو نوٹ کریں:

- خدا نے سمندر بنائے۔ وہ پہلے سے گناہ کرتے ہیں اور اس گھر کا حصہ ہیں جو اس نے اپنے خاندان کے لیے بنایا تھا۔

"اور خُدا نے کہا کہ آسمان کے نیچے کا پانی ایک جگہ جمع ہو کہ خُشکی نظر آئے اور اَیسا ہی ہُؤا۔ اور خُدا نے خُشکی کو زمین کہا اور جو پانی جمع ہو گیا تھا اُس کو سُمندر اور خُدا نے دیکھا کہ اچھّا ہے۔ "(پیدائش 1 : 10-9)

- بائبل کہتی ہے کہ ایک عظیم دریا عدن سے نکلا اور پھر چار بڑے دریاوں میں الگ ہو گیا (پیدائش 2 : 10)۔ دریاؤں کو کسی چیز میں بہہ جانا چاہیے، اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے گناہ کرنے سے پہلے زمین پر پانی کے بڑے ذخائر موجود تھے۔
- یسعیاہ نبی نے نئی زمین کی اپنی تفصیل میں سمندروں، بحری جہازوں اور جزیروں کا ذکر کیا۔

"تب تُو دیکھے گی اور مُنوّر ہو گی
ہاں تیرا دِل اُچھلے گا اور کُشادہ ہو گا
کیونکہ سُمندر کی فراوانی تیری طرف پھرے گی
اور قَوموں کی دَولت تیرے پاس فراہم ہو گی۔(یسعیاہ 5:60)

"یقیناً جزیرے میری راہ دیکھیں گے اور ترسیس کے جہاز پہلے آئیں گے کہ
تیرے بیٹوں کو اُن کی چاندی اور اُن کے سونے سمیت دُور سے
خُداوند تیرے خُدا اور اِسرائیل کے قُدُّوس کے
نام کے لِئے لائیں کیونکہ اُس نے تُجھے بزُرگی بخشی ہے۔" (یسعیاہ 9:60)

- یوحنانے جو دریائے یروشلم میں دیکھاوہ کہیں سے بہتاہے، جو نئی زمین پر پانی کے ایک بڑے جسم کی تجویز کرتا ہے (مکاشفہ 22:1)۔
- موجودہ زمین (یاپروٹوٹائپ) میں بڑی جھیلیں ہیں جو دراصل میٹھے پانی کے سمندر ہیں۔ اس بات کا امکان نہیں ہے کہ جب زمین کو بدعنوانی اور موت سے چھڑالیاجائے گاتووہ کھوجائیں گے۔

مزید سورج یاچاند نہیں؟

یوحنانے کبھی نہیں کہا کہ نئی زمین پر کوئی سورج چاند نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ دارالحکومت میں ان کی روشنی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ شہر میں خدا کے جلال کی چمکدار روشنی نظر آتی ہے۔ جن مردوں نے خدا کے جلال کو دیکھا ہے وہ اسے سورج کی روشنی سے زیادہ روشن قرار دیتے ہیں (اعمال 13:26)۔

قدیم زمانے کے لوگوں کے لیے، یہ خیال کہ اندھیرے کو ختم کر دیا جائے گا، شاندار خبر تھی۔ رات کا وقت ہمارے لیے برا نہیں ہے کیونکہ ہم بجلی کے دور میں رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب یہ اندھیرا ہے، یہ واقعی اندھیرا نہیں ہے. ہم اس بات کی تعریف نہیں کر سکتے کہ برقی روشنی کے تیار ہونے سے پہلے رات کا کیا مطلب تھا۔ غروب آفتاب کے بعد اپنے گھر سے باہر یا شہر کے دروازوں سے باہر ہونے کا مطلب بڑا خطرہ تھا۔ تاہم، جب دنیا نئی بنائی جائے گی، تو ایسی کوئی چیز نہیں ہو گی جو کسی بھی طرح سے تکلیف یا نقصان پہنچاتی ہو، بشمول بے لگام تاریکی۔ حقیقت یہ ہے کہ:

"اور اُس کے دروازے دِن کو ہرگز بند نہ ہوں گے (اور رات وہاں نہ ہو گی)۔ "(مکاشفہ 25:21)

جب کہ دارالحکومت میں رات نہیں ہو گی، نئی زمین پر کہیں اور رات ہو گی۔ بصورت دیگر، ہم چاند اور ستاروں، سیاروں اور کہکشاؤں کو نہیں دیکھ پائیں گے۔ خُداوند نے اُن سب کو ہمارے مشاہدے اور لطف اندوز ہونے کے لیے وہاں رکھا۔

یوحنا کے قارئین نے اس کے الفاظ خدا کے اس وعدے کے تناظر میں سنے کہ جو مخلوق کو گناہ، بد عنوانی اور موت کی غلامی سے نجات دلائے گا اور زمین کو اپنے اور اپنے خاندان کے لیے ہمیشہ کے لیے موزوں گھر میں بحال کرے گا۔ انہیں رسول کا وژن ایک یاد دہانی کے طور پر ملا ہو گا کہ خداوند اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اور اس کی نجات کا منصوبہ ایک دن مکمل ہو جائے گا۔ وہ جانتے تھے کہ آگے کی زندگی فائدہ ہے، نقصان نہیں۔

یوحنا کا ریکارڈ صرف اس بات کی تفصیل نہیں ہے کہ ہمارے اور اس سیارے کے لیے کیا ہے۔ بائبل ہمارے مستقبل کے گھر کے بارے میں بہت زیادہ معلومات ظاہر کرتی ہے۔ آیئے اس میں جھانکتے ہیں۔

باب10

نئ زمین کے بارے میں انبیاء کیا کہتے ہیں

نئ زمین کے بارے میں یوحنا کا وژن صرف ایک شہر، نئے یروشلم پر مرکوز ہے۔ اسے باقی سیارے کے بارے میں زیادہ تفصیلات نہیں دی گئیں۔ ہمیں اپنے مستقبل کے گھر کے بارے میں اضافی معلومات کے لیے پرانے عہد نامے کے نبیوں کی تحریروں کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ زمین ہمارے لیے اجنبی نہیں ہو گی۔ انبیاء ایک ایسی دنیا کی تصویر بناتے ہیں جو نئ لیکن مانوس، بدلی ہوئی لیکن قابل شناخت ہے۔ خدا کے ترجمان ظاہر کرتے ہیں کہ نئ زمین پر ظاہری شکل اور سرگرمی دونوں میں تسلسل ہو گا۔

نیا لیکن واقف

پچھلے باب میں، میں نے بحث کی تھی کہ کس طرح دارالحکومت کے بارے میں یوحنا کی وضاحت کی غلط تشریحات کی وجہ سے کچھ لوگ غلطی سے نئ زمین کو ایک عجیب، مکعب کی شکل کی، سونے اور کرسٹل سے بنی شفاف دنیا کے طور پر تصور کرتے ہیں جس میں سورج یا چاند نہیں ہے۔ لیکن پرانے عہد نامے کے مصنفین رپورٹ کرتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کے لیے رب کے اصل ڈیزائن کو برقرار رکھا جائے گا۔

- حجی اور زکریا نبی ہمیں ایک زبور میں بتاتے ہیں کہ انہوں نے لکھا کہ سورج، چاند اور ستارے ہمیشہ رہیں گے۔

"اَے سُورج! اَے چاند! اُس کی حمد کرو۔
اَے نُورانی سِتارو! سب اُس کی حمد کرو۔
اَے فلکُ الافلاک! اُس کی حمد کرو۔
اور تُو بھی اَے فضا پر کے پانی!
یہ سب خُداوند کے نام کی حمد کریں۔
کیونکہ اُس نے حُکم دِیا اور یہ پَیدا ہو گئے۔
اُس نے اِن کو ابدُ الآباد کے لِئے قائِم کیا ہے۔
اُس نے اٹل قانُون مُقرّر کر دِیا ہے۔" (زبور 148 : 3-6)

- اسرائیل کے بادشاہ داؤد نے اپنے بیٹے اور جانشین سلیمان کے لیے دعا کی تھی۔ دعا کے درمیان، داؤد نے بادشاہ کے طور پر بادشاہی کرنے کے لیے یسوع کے زمین پر آنے کے بارے میں پیشین گوئی کرنا شروع کی۔ پیشن گوئی ایک ایسی دنیا کو ظاہر کرتی ہے جسے ہم آسمان، سورج، چاند، دریاؤں، سمندروں، ساحلوں اور جزیروں سے پہچانیں گے۔

"جب تک سُورج اور چاند قائِم ہیں۔
لوگ نسل در نسل تُجھ سے ڈرتے رہیں گے۔
وہ کٹی ہُوئی گھاس پر مینہ کی مانند
اور زمِین کو سیراب کرنے والی بارِش کی طرح
نازِل ہو گا۔
اُس کے ایّام میں صادِق برومند ہوں گے
اور جب تک چاند قائِم ہے خُوب امن رہے گا۔
اُس کی سلطنت سمُندر سے سمُندر تک
اور دریایِ فرات سے زمِین کی اِنتہا تک ہو گی۔" (زبور 72 : 5-8)

"ترسیس کے اور جزِیروں کے بادشاہ نذریں
گُذرانیں گے۔
سبا اور سیبا کے بادشاہ ہدئے لائیں گے۔ "   (زبور72 : 10)

پرانے عہد نامے کے دیگر ترجمان انکشاف کرتے ہیں کہ زمین اب بھی زمین کی طرح نظر آئے گی، اور خدا کا خاندان واقف سرگرمیوں میں مشغول رہے گا۔ ان پیغمبروں نے ان مردوں اور عورتوں کے بارے میں لکھا جو گھر بناتے ہیں، انگور کے باغ لگاتے ہیں، فصلیں کاٹتے ہیں، اور دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ کھانے، پینے، ہنسی اور گفتگو کے ساتھ باتچیت کرتے ہیں (نوٹ 6 دیکھیں)۔

"کیونکہ دیکھو مَیں نئے آسمان اور نئی زمین کو پَیدا کرتا ہُوں اور پہلی چیزوں کا پھر ذِکر نہ ہو گا اور وہ خیال میں نہ آئیں گی۔ بلکہ تُم میری اِس نئی خِلقت سے ابدی خُوشی اور شادمانی کرو کیونکہ دیکھو مَیں یروشلیم کو خُوشی اور اُس کے لوگوں کو خُرّمی بناؤں گا۔ اور مَیں یروشلیم سے خُوش اور اپنے لوگوں سے مسرُور ہُوں گا اور اُس میں رونے کی صدا اور نالہ کی آواز پھر کبھی سُنائی نہ دے گی۔ پھر کبھی وہاں کوئی اَیسا لڑکا نہ ہو گا جو کم عُمر رہے اور نہ کوئی اَیسا بُوڑھا جو اپنی عُمر پُوری نہ کرے کیونکہ لڑکا سَو برس کا ہو کر مَرے گا اور جو گُنہگار سَو برس کا ہو جائے ملعُون ہو گا۔ وہ گھر بنائیں گے اور اُن میں بسیں گے۔ وہ تاکِستان لگائیں گے اور اُن کے میوے کھائیں گے۔ "   (یسعیاہ 65 : 21-17)

"تب ہر ایک آدمی اپنی تاک اور اپنے انجیر کے
درخت کے نِیچے بَیٹھے گا
اور اُن کو کوئی نہ ڈرائے گا
کیونکہ ربُّ الافواج نے اپنے مُنہ سے یہ
فرمایا ہے۔" (میکاہ 4:4)

"ربُّ الافواج فرماتا ہے اُسی روز تُم میں سے ہر ایک اپنے ہمسایہ کو تاک اور انجیر کے نیچے بُلائے گا۔"

(زکریاہ 10:3)

"دیکھو وہ دِن آتے ہیں خُداوند فرماتا ہے کہ
جوتنے والا کاٹنے والے کو
اور انگُور کُچلنے والا بونے والے کو جالے گا
اور پہاڑوں سے نئی مَے ٹپکے گی اور
سب ٹِیلے گُداز ہوں گے۔
اور مَیں بنی اِسرائیل اپنے لوگوں کو اسیری سے
واپس لاؤں گا۔
وہ اُجڑے شہروں کو تعمیر کر کے اُن میں بُود و باش
کریں گے
اور تاکِستان لگا کر اُن کی مَے پِئیں گے۔
وہ باغ لگائیں گے اور اُن کے پَھل کھائیں گے۔" (عاموس9 : 14-13)

"اور ربُّ الافواج اِس پہاڑ پر سب قَوموں کے لِئے فربہ چِیزوں سے ایک ضِیافت تیّار کرے گا بلکہ ایک ضِیافت تلچھٹ پر سے نِتھری ہُوئی مَے سے۔ہاں فربہ چِیزوں سے جو پُر مغز ہُوں اور مَے سے جو تلچھٹ پر سے خُوب نِتھری ہُوئی ہو۔ اور وہ اِس پہاڑ پر اُس پردہ کو جو تمام لوگوں پر پڑا ہے اور اُس نِقاب کو جو سب قَوموں پر لٹک رہا ہے دُور کر دے گا۔ وہ مَوت کو ہمیشہ کے لِئے نابُود کرے گا اور خُداوند خُدا سب کے چِہروں سے آنسو پونچھ ڈالے گا اور اپنے لوگوں کی رُسوائی تمام سر زمِین پر سے مِٹا دے گا کیونکہ خُداوند نے یہ فرمایا ہے۔" (یسعیاہ 25 : 8-6)

تخلیق بحال

ممکنہ طور پر آپ سوچ رہے ہیں، "یہ صحیح نہیں ہو سکتا! یہ ہماری ہمیشہ کی زندگی کے لیے بہت عام اور غیر روحانی لگتا ہے۔" لیکن ہم ایسی چیزوں کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اور چھٹکارے میں خُدا کا مقصد یہ ہے کہ اُس نے شروع سے اُس چیز کی بازیافت کی جس کا اُس نے ارادہ کیا تھا- پہلے کے گناہ نے خاندان اور ہمارے گھر دونوں کو نقصان پہنچایا تھا۔ لہذا، ہم اس بات کا اندازہ حاصل کر سکتے ہیں کہ تجدید شدہ دنیا کیسی نظر آئے گی اور ساتھ ہی ہم زمین کی خرابی سے پہلے اس کا جائزہ لے کر کیا کریں گے۔

موسیٰ نبی ہمیں پیدائش کی کتاب کے ابتدائی حصّوں میں گناہ سے پہلے کی تخلیق کے بارے میں بہت زیادہ معلومات فراہم کرتا ہے۔ اُس نے ریکارڈ کیا کہ خُداوند خُدا نے سمندروں اور آسمانوں اور زمین کے ساتھ ایک ایسی دنیا بنائی جس میں گھاس، پودوں اور پھل دار درخت ہیں۔ خدا نے انسانیت کے رہنے کی جگہ کو پرندوں، جانوروں اور ہر قسم کے سمندری مخلوق سے بھر دیا اور اس نے زمین کو سورج، چاند اور ستاروں سے گھیر لیا۔ اس میں سے کوئی بھی تباہ نہیں ہو گا۔ اس کے بجائے، اس کی تزئین و آرائش کی جائے گی اور خدا نے شروع میں جو تخلیق کیا تھا اس کا ایک نئے سرے سے تیار کردہ ورژن بن جائے گا۔

زمین کاشت کرنا

خُداوند نے انسانوں کو بامعنی، اطمینان بخش کام میں مشغول کرنے کے لیے ڈیزائن کیا ہے۔ جب ہم پڑھتے ہیں کہ موسیٰ نے باغِ عدن میں آدم کے بارے میں کیا لکھا ہے، تو یہ ظاہر ہے کہ زمین کی کاشت گناہ سے پہلے انسان کے لیے خدا کے اصل منصوبے کا حصہ تھی۔

"اور خُداوند خُدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا اور اِنسان کو جِسے اُس نے بنایا تھا وہاں رکھّا۔ اور خُداوند خُدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خُوشنُما اور کھانے کے لئے اچھّا تھا..... اور خُداوند خُدا نے آدم کو لے کر باغِ عدن میں رکھّا کہ اُس کی باغبانی اور نِگہبانی کرے۔ "(پیدائش 2 : 15-8)

خدا نے پودوں کی بادشاہی کو پختگی کی حالت میں تخلیق کیا تا کہ جب انسان منظر پر آئے تو فصل دستیاب ہو۔ چونکہ باغ بے ساختہ پیدا ہوا، اس لیے آدم کو اسے برقرار رکھنا پڑا تا کہ اس کی افزائش کو روکا جاسکے۔ لیکن ایک اور وجہ ہے کہ خُدا نے آدم کو باغ کی دیکھ بھال کا حکم دیا۔ خُداوند خُدا نے اپنے خاندان کے لیے خوراک مہیا کرنے کے لیے رسد کے لامحدود ذرائع کے ساتھ ایک محدود نظام قائم کیا:

"اور خُدا نے کہا کہ دیکھو مَیں تمام رُویِ زمین کی کُل بِیج دار سبزی اور ہر درخت جِس میں اُس کا بِیج دار پَھل ہو تُم کو دیتا ہُوں۔ یہ تُمہارے کھانے کو ہوں۔ "(پیدائش 29:1)

بیج والے پودے ممکنہ طور پر ہمیشہ کے لیے پھل، سبزیاں اور اناج دے سکتے ہیں اگر، جب مکئی کی آخری بال کھائی جائے، تو آپ دوسری فصل پیدا کرنے کے لیے بیج بوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ایک نہ ختم ہونے والے سپلائی کے ذرائع کے ساتھ ایک محدود نظام میں، کسی کو (جیسے آدم) کو لگانا اور فصل کاٹنا ہے۔

بوائی اور کٹائی کے لیے متعلقہ سرگرمیوں کی ضرورت ہوتی ہے جیسے ضروری اوزار اور مناسب لباس تیار کرنا، مکانات اور ذخیرہ کرنے کی عمارتیں بنانا، اور زمین کی پیداوار کی تقسیم اور تیاری کے لیے نظام وضع کرنا۔ یہ سب کچھ اس طرح تیار ہوا جب آدم اور حوا کے بچے پیدا ہونے لگے اور زمین کی آبادی میں اضافہ ہوا۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ جب زمین کو نیا بنایا جائے گا اور عدن کے حالات بحال ہوں گے تو نبیوں نے کھیتی باڑی، مکانات، خاندانوں اور عیدوں کی پیشین گوئی کی تھی۔ یہ رب کا شروع سے منصوبہ تھا۔

نئی زمین پر وقت اور موسم

حقیقت یہ ہے کہ انسان کھیتی باڑی کرنے جا رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے ہمیشہ کے لیے گھر میں وقت پر نظر رکھنے کی ضرورت ہوگی کیونکہ سپلائی کے لامحدود ذرائع کے ساتھ ایک محدود نظام میں پودے لگانے اور کٹائی کا ایک چکر شامل ہوتا ہے۔ سورج اور چاند کا مسلسل وجود اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ وقت ہمیشہ کے لیے ہماری زندگی کا حصہ رہے گا۔ ان آسمانی اداروں نے جب سے دنیا شروع کی ہے اس مقصد کو پورا کیا ہے۔

"اور خُدا نے کہا کہ فلک پر نیّر ہوں کہ دِن کو رات سے الگ کریں اور وہ نِشانوں اور زمانوں اور دِنوں اور برسوں کے اِمتیاز کے لِئے ہوں۔ "(پیدائش 14:1)

لیکن اس میں اور بھی بہت کچھ ہے۔ گناہ سے پہلے زمین کی اپنی تفصیل میں، موسیٰ نے درج کیا کہ آسمانوں میں روشنیاں دی گئی تھیں—نہ صرف دنوں اور سالوں کا حساب رکھنے کے لیے، بلکہ موسموں کو نشان زد کرنے کے لیے۔ اس نے مزید بتایا کہ موسم اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک زمین رہتی ہے:

"بلکہ جب تک زمِین قائم ہے بِیج بونا اور فصل کاٹنا۔ سردی اور تپش۔ گرمی اور جاڑا دِن اور رات مَوقُوف نہ ہوں گے۔"(پیدائش 22:8)

میں نے لوگوں کو اس خیال پر چیلنج کیا ہے کہ نئی زمین پر موسم ہوں گے۔ ان کے زیادہ تر اعتراضات تخلیق کے ماہرین کی طرف سے لکھی گئی کتابوں اور مضامین سے آتے ہیں—سائنسی برادری میں مرد اور خواتین جو تخلیق کے بائبلی اکاؤنٹ پر یقین رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے آدم کے گناہ اور سیلاب سے پہلے زمین کی ارضیاتی اور موسمیاتی ساخت کے بارے میں بڑے پیمانے پر لکھا ہے۔ مجھے یہ تحریریں دلچسپ لگتی ہیں اور مجھے خود ان کو پڑھنا اچھا لگتا ہے۔

تخلیق کے متعدد سائنسدانوں کو یقین ہے کہ ان ابتدائی دنوں میں، پانی کے بخارات کی ایک بڑی چھت نے پورے سیارے کو گھیر لیا تھا۔ ان کا خیال ہے کہ اس چھتری نے ایک طاقتور گرین ہاؤس اثر پیدا کیا جس کے نتیجے میں دنیا بھر میں ایک مستقل، خوشگوار، گرم آب و ہوا پیدا ہوئی۔ وہ یہ بھی برقرار رکھتے ہیں کہ یہ حالات اس وقت بحال ہو جائیں گے جب دنیا کی تجدید کی جائے گی، اس وقت زمین پر موجود موسمی تغیرات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اگرچہ میں اُن کے نقطہ نظر کی قدر کرتی ہوں، لیکن بائبل کہتی ہے کہ جب تک زمین باقی رہے گی، موسم ہوں گے۔ حال ہی میں، کچھ تخلیق کاروں نے اس موضوع پر اپنی رائے پر نظر ثانی کی ہے (نوٹ 7 دیکھیں)۔

ایک بار پھر، ہمیں بڑی تصویر کو یاد رکھنا چاہیے: خدا اپنے خاندان کے لیے بنائے گئے گھر کو بحال کرنے کے لیے کام کر رہا ہے، اور موسم اس کے بیٹوں اور بیٹیوں کے لیے اس کے اصل رزق کا حصہ ہیں۔ آدم کے گناہ کے اثرات کی وجہ سے، موسموں کے بعض پہلو اس وقت بنی نوع انسان کے لیے چیلنج ہیں۔ زمین میں بدعنوانی کی لعنت سے ہوا کے ٹکرانے والے ماس

پیدا ہوتے ہیں جو تباہ کن طوفانوں کو جنم دیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں گرمی اور سردی کی انتہا ہوتی ہے جو گرمیوں میں فصلوں کو خشک کرنے والی خشک سالی اور سردیوں میں سڑک پر برف کی چادریں لاتی ہے۔ جب زمین کی تجدید ہوتی ہے، تو قادرِ مطلق خُدا یقیناً موسموں کے ایک چکر کو دوبارہ بنا سکتا ہے جس میں یہ تباہ کن اور بعض اوقات مہلک موسم کی زیادتیاں شامل نہیں ہوتی ہیں۔ بدعنوانی کے خاتمے کے بعد، موسمی تغیرات مزید تباہ کن نہیں رہیں گے۔ موسم اسی طرح لذت کا باعث ہوں گے جیسے کہ وہ گناہ سے پہلے تھے۔

اگرچہ میں نئی زمین پر زندگی کے ہر پہلو کی وضاحت نہیں کر سکتی، لیکن ہم جو کچھ نہیں جانتے اسے کمزور نہیں ہونے دے سکتے جو ہم جانتے ہیں۔ خدا کا کلام حتمی ہے۔ جو کچھ آگے ہے وہ فائدہ ہے، نقصان نہیں، بہتر، بدتر نہیں۔ ہر موسم کا اپنا حسن ہوتا ہے۔ خزاں کی کرکرا صبح اور رنگ بدلتے پتوں کے تماشے کو کون پسند نہیں کرتا؟ راتوں رات ہلکی ہلکی برف سے پیدا ہونے والے سردیوں کے عجوبے میں کون خوش نہیں ہوا؟ اگر ہم اپنے مستقبل کے گھر میں اس قسم کے عجائبات سے محروم ہو جائیں تو کیا نئی زمین واقعی پرانی زمین سے بہتر ہے؟

بارش کی برکت

اگرچہ بائبل آدم کے گناہ کرنے سے پہلے زمین کی آب و ہوا کے بارے میں بہت زیادہ مخصوص تفصیلات نہیں دیتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ خداوند نے بارش کو فصلوں کو بڑھانے کے عمل کا حصہ بنانا تھا۔ پیدائش میں ایک حوالہ اتنا ہی بتاتا ہے۔ فصلوں، بارش اور انسان کے درمیان تعلق کو نوٹ کریں۔

"یہ ہے آسمان اور زمِین کی پَیدایش جب وہ خلق ہُوئے جِس دِن خُداوند خُدا نے زمِین اور آسمان کو بنایا۔ اور زمِین پر اب تک کھیت کا کوئی پَودا نہ تھا اور نہ مَیدان کی کوئی سبزی اب تک اُگی تھی کیونکہ خُداوند خُدا نے زمِین پر پانی نہیں برسایا تھا اور نہ زمِین جوتنے کو کوئی اِنسان تھا۔ "(پیدائش 2 : 5-4)

ظاہر ہے، بارش پیدا کرنے والا چکر آدم کے گناہ کے نتیجے میں منفی طور پر متاثر ہوا ہے، جس کے نتیجے میں موسلا دھار بارشیں اور سیلاب آتے ہیں۔ اگرچہ بارش تباہی کا باعث بن سکتی ہے، لیکن بائبل کے بہت سے حوالے بارش کو خدا کی طرف

سے ایک نعمت کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ جب زمین فساد اور موت کی غلامی سے آزاد ہو جائے گی تو بارش دوبارہ اپنا تخلیق شدہ مقصد پورا کرے گی اور انسانیت کے لئے ایک نعمت ہو گی۔

"تَو بھی اُس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا۔ چُنانچہ اُس نے مِہربانِیاں کِیں اور آسمان سے تُمہارے لِئے پانی برسایا اور بڑی بڑی پَیداوار کے مَوسم عطا کِئے اور تُمہارے دِلوں کو خُوراک اور خُوشی سے بھر دِیا۔ "

(اعمال17:14)

"جو آسمان کو بادلوں سے مُلبّس کرتا ہے۔
جو زمین کے لِئے مینہ تیّار کرتا ہے۔
جو پہاڑوں پر گھاس اُگاتا ہے۔"(زبور147 : 8)

اگرچہ یہ پرانے عہدنامے کے نبی صدیوں پہلے زندہ تھے، وہ اب بھی ہم سے بات کرتے ہیں۔ ان کے کلام سے ہمیں موت کے بعد کی زندگی کے بارے میں قیمتی معلومات ملتی ہیں۔ ہمارا ہمیشہ کے لیے گھر دوسری دنیا نہیں ہو گا۔ یہ وہ زمین ہو گی جس کو ہم جانتے ہیں اور پیار کرتے ہیں، بدعنوانی اور موت کی لعنت سے نجات دلائی جائے گی اور اس کے لیے بحال ہو جائے گی جس کا خدا نے ہمیشہ منصوبہ بنایا تھا۔ رب کے ترجمانوں کے مطابق، اس زندگی اور آنے والی زندگی کے درمیان تسلسل رہے گا۔ نہ صرف مناظر اور مناظر گھر جیسا محسوس کریں گے، بلکہ ہم مانوس سرگرمیوں میں بھی مشغول ہوں گے۔ اگلے چند ابواب میں، ہم اس بات کا بغور جائزہ لیں گے کہ مرد اور عورت نئی زمین پر کیا کریں گے۔

باب 11

نئی زمین پر قومیں، ثقافتیں، اور تہذیبیں

عدن کے زمین پر دوبارہ قائم ہونے کی بات یہ تاثر دے سکتی ہے کہ ہم انجیر کے پتے پہننے، درختوں سے پھل چننے، اورزمین پر دیودار کی سوئی کے بستروں پر سونے کی طرف واپس جائیں گے۔ لیکن ہمارے مستقبل کی یہ تصویریں خدا کے کلام کے اعلان کے خلاف ہیں۔ زندگی نئی لیکن مانوس، بدلی ہوئی لیکن پہچانی جائے گی، اس حقیقت کی وجہ سے کہ نئی زمین پر قومیں، ثقافتیں اور تہذیبیں قائم رہیں گی۔

قومیں اور قومیت

نسلی شناخت ہماری خداداد انفرادیت کا حصہ ہے۔ زمین پر تمام مختلف لوگوں کے گروہ آدم میں تھے جب خدا نے اسے پیدا کیا: "اور اُس نے ایک ہی اَصل سے آدمیوں کی ہر ایک قَوم تمام رُویِ زمین پر رہنے کے لِئے پَیدا کی اور اُن کی میعادیں اور سکُونت کی حدّیں مُقرّر کِیں۔" (اعمال 26:17) یونانی لفظ کا ترجمہ قوم کا مطلب ہے " بھیڑ، لوگ، نسل، تعلق اور ایک ساتھ رہنا"۔ یہ قومی امتیازات مرنے کے بعد بھی برقرار رہتے ہیں۔

- یوحنا رسول نے جب آسمان کا دورہ کیا تو مختلف نسلوں اور قومیتوں کا مشاہدہ کیا۔ "اِن باتوں کے بعد جو مَیں نے نِگاہ کی تو کیا دیکھتا ہُوں کہ ہر ایک قَوم اور قبِیلہ اور اُمّت اور اہلِ زُبان کی ایک اَیسی بڑی بِھیڑ جِسے کوئی شُمار نہیں کر سکتا سفید جامے پہنے اور کھجُور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لِئے ہُوئے تخت اور برّہ کے آگے کھڑی ہے۔" (مکاشفہ 9:7)
- یوحنا نے نئی زمین پر لوگوں کے الگ الگ گروہوں کا بھی مشاہدہ کیا۔ اس نے انہیں قوموں کے طور پر حوالہ دیا اور ذکر کیا کہ ان کے رہنما زمین کے دارالحکومت نیو یروشلم میں آتے ہیں۔

"اور قَومیں اُس کی رَوشنی میں چلیں پِھریں گی اور زمِین کے بادشاہ اپنی شان وشَوکت کا سامان اُس میں لائیں گے۔ "

(مکاشفہ 24:21)

سلطنتوں کی ایک مملکت

یسوع مسیح زمین پر اپنی ظاہری بادشاہی قائم کرنے کے لیے واپس آ رہا ہے۔ اس کی بادشاہی ایک ڈومین ہو گی جو اس کی حکمرانی کے سپرد کی گئی مملکتوں پر مشتمل ہو گی۔ کلام سے پتہ چلتا ہے کہ یسوع ان لوگوں پر حکومت کرے گا جو حکومت کرتے ہیں۔

- پرانے عہد نامے کے نبیوں نے اس کی پیشین گوئی کی تھی:

"اُس کی سلطنت سمُندر سے سمُندر تک
اور دریایِ فرات سے زمِین کی اِنتہا تک ہو گی۔
بیابان کے رہنے والے اُس کے آگے جُھکیں گے
اور اُس کے دُشمن خاک چاٹیں گے۔
ترسِیس کے اور جزِیروں کے بادشاہ نذریں
گُذرانیں گے۔
سبا اور سیبا کے بادشاہ ہدیئے لائیں گے۔
بلکہ سب بادشاہ اُس کے سامنے سرنِگوں ہوں گے۔
کُل قَومیں اُس کی مُطِیع ہوں گی۔" (زبور 72 : 11-8)

- یوحنا نے اسے اپنی رویا میں دیکھا:

"اور جب ساتوِیں فرِشتہ نے نرسِنگا پھُونکا تو آسمان پر بڑی آوازیں اِس مضمُون کی پَیدا ہُوئیں کہ دُنیا کی بادشاہی ہمارے خُداوند اور اُس کے مسِیح کی ہو گئی اور وہ ابدُالآباد بادشاہی کرے گا۔ "(مکاشفہ 15:11)

- یوحنا نے مزید کہا کہ آسمان میں اس نے جن متعدد نسلی گروہوں کا مشاہدہ کیا ہے وہ حکومت کرنے کے لیے زمین پر واپس آنے کے منتظر ہیں۔ اُس نے اُنہیں گاتے ہوئے سنا،

"اور وہ یہ نیا گِیت گانے لگے کہ
تُو ہی اِس کِتاب کو لینے
اور اُس کی مُہریں کھولنے کے لائِق ہے
کیونکہ تُو نے ذبح ہو کر اپنے خُون سے
ہر ایک قبِیلہ اور اہلِ زُبان اور اُمّت اور قَوم میں سے
خُدا کے واسطے لوگوں کو خرِید لیا۔
اور اُن کو ہمارے خُدا کے لِئے ایک بادشاہی اور کاہِن بنادِیا
اور وہ زمِین پر بادشاہی کرتے ہیں۔" (مکاشفہ 5 : 10-9)

زمین پر بادشاہت

جب خُداوند اپنی بادشاہی قائم کرتا ہے، تو وہ نجات پانے والوں میں سے کچھ کو اُن کی وفاداری کی خدمت کے اجر کے طور پر حکمرانی کے عہدے دے گا۔ تاہم، زمین پر حکومت کرنے میں اس سے زیادہ شامل ہے۔ پرانے عہد نامے کے عظیم نبی دانیل کو زمین پر خدا کی ظاہری حکمرانی کے قیام کے بارے میں بہت سی معلومات دی گئی تھیں۔ اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ جب یسوع اس دنیا پر قبضہ کرلے گا، تو اس کے نجات یافتہ لوگوں کو اس کی سلطنتوں کی بادشاہت اور عظمت دی جائے گی۔

"لیکن حق تعالیٰ کے مُقدّس لوگ سلطنت لے لیں گے اور ابد تک ہاں ابدُالآباد تک اُس سلطنت کے مالِک رہیں گے۔"(دانی ایل 18:8)

"اور تمام آسمان کے نیچے سب مُلکوں کی سلطنت اور مُملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مُقدّس لوگوں کو بخشی جائے گی۔ اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور تمام مُملکتیں اُس کی خِدمت گُذار اور فرمانبر دار ہوں گی۔"(دانی ایل 27:8)

فتح مندی

نئی زمین پر زندگی کے لیے تسلط کا کیا مطلب ہے یہ پوری طرح سے سمجھنے کے لیے، ہمیں ایک بار پھر شروع کی طرف واپس جانا چاہیے۔ بائبل کا آغاز قادرِ مطلق خُدا کے انسانوں کو اپنی صورت میں تخلیق کرنے کے ساتھ ہوتا ہے:

"پھر خُدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صُورت پر اپنی شبِیہ کی مانِند بنائیں اور وہ سمُندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرِندوں اور چَوپایوں اور تمام زمِین اور سب جان داروں پر جو زمِین پر رینگتے ہیں اِختیار رکھّیں۔" (پیدائش 26:1)

Dominion ایک لفظ سے آیا ہے جس کا مطلب ہے "حکومت کرنا یا محکوم کرنا"۔ ہم اس حکمرانی کے بارے میں صرف شیطان یا دوسرے لوگوں پر غلبہ حاصل کرنے کے معاملے میں سوچتے ہیں۔

- شیطان پر غلبہ حاصل کرنا ہماری تخلیق کا مقصد نہیں ہے۔ یہ ایک اس زندگی میں ایک ذیلی مقصد جو شریر کی بغاوت اور آدم کے زوال سے ضروری ہے۔ ہمارے مستقبل کے گھر میں کوئی شیطان حکومت نہیں کرے گا کیونکہ وہ ہمیشہ کے لیے انسانی رابطے سے دور ہو جائے گا (مکاشفہ 10:20)۔
- Dominion کا بھی لوگوں پر راج کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب آدم اور حوا کو اختیار ملا تو کوئی اور لوگ نہیں تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب خدا نے اپنی بادشاہی کا حکم جاری کیا تو پوری نسل انسانی آدم میں مقیم تھی۔ حضرت آدم میں ایک ہی وقت میں تمام انسانوں کو حکمرانی عطا کی گئی۔

Dominion دراصل باقی مخلوق کے ساتھ بنی نوع انسان کے تعلق کو کہتے ہیں۔ جب ہم پوری آیت کو پڑھتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔

- خُداوند خُدا نے انسانیت پر غلبہ عطا کرنے کے بعد حکم دیا،
- "پھر خُدا نے کہا کہ ہم اِنسان کو اپنی صُورت پر اپنی شبِیہ کی مانِند بنائیں اور وہ سمُندر کی مچھلیوں اور آسمان کے پرِندوں اور چَوپایوں اور تمام زمِین اور سب جان داروں پر جو زمِین پر رینگتے ہیں اِختیار رکھّیں۔" (پیدائش 26:1)
- زبور نویس داؤد کو خُداوند کے حکم کو اس طرح بیان کرنے کے لیے الہام دیا گیا تھا:

"تُو نے اُسے اپنی دست کاری پر تسلُّط بخشا ہے۔
تُو نے سب کُچھ اُس کے قدموں کے نیچے کر دِیا ہے۔
سب بھیڑ بکرِیاں گائے بَیل
بلکہ سب جنگلی جانُور
ہوا کے پرِندے اور سمُندر کی مچھلِیاں
اور جو کُچھ سمُندروں کے راستوں میں چلتا پِھرتا ہے۔" (زبور 8 : 6-8)

پیدائش کا حوالہ یہ بتاتا ہے کہ جب خدا نے بنی نوع انسان کو اقتدار عطا کیا، آدم اور حوا کو اس کی پہلی ہدایات اس دنیا کے ساتھ تعامل سے متعلق تھیں۔ خُداوند نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ زمین کو آباد کرنے اور مسخر کرنے کے کاموں کو شروع کریں:

"اور خُدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ پَھلو اور بڑھو اور زمِین کو معمُور و محکُوم کرو اور سمُندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرِندوں اور کُل جانوروں پر جو زمِین پر چلتے ہیں اِختیار رکھّو۔" (پیدائش 28:1)

پھلدار ہونے اور بڑھنے کا مطلب اولاد پیدا کرنا ہے۔ زمین کو مسخر کرنے میں اس کے وسائل کو استعمال کرنے اور اس سے لطف اندوز ہو کر مخلوق کو اپنے تابع کرنا شامل ہے۔ یہ بالکل وہی ہے جو رب نے فوراً مرد اور عورت کو کرنے کی ہدایت کی۔ اس نے انہیں زمین کی قدرتی پیداوار کو خوراک کے لیے استعمال کرنے کا اختیار دیا:

"اور خُدا نے کہا کہ دیکھو مَیں تمام رُویِ زمِین کی کُل بِیج دار سبزی اور ہر درخت جِس میں اُس کا بِیج دار پَھل ہو تُم کو دیتا ہُوں۔ یہ تُمہارے کھانے کو ہوں۔" (پیدائش 29:1)

زمین کو مسخر کرنا

آدم اور حوا نے رب کے بڑھنے کے حکم کی تعمیل کی (پیدائش 4 : 1)۔ جوں جوں خاندان بڑھتا گیا، انہوں نے اور ان کی اولادوں نے حکومت کی اور زمین کو مسخر کرنا شروع کیا۔ انہوں نے اس کے وسائل کو استعمال کیا اور ثقافتوں اور تہذیبوں کو جنم دیا۔

- یہ پہلے لوگ کھیتی باڑی کرتے تھے، مویشی چراتے تھے، اور خیمے اور موسیقی کے آلات تیار کرتے تھے۔ انہوں نے دھات کاری کو تیار کیا، سمندروں پر نکلنے کا سفر کیا، اور نئی زمینیں دریافت کیں۔ مردوں نے حکومتیں وضع کیں اور شہر اور سلطنتیں بنائیں۔ آدم کے بہت سے بیٹوں اور بیٹیوں نے عظیم عمارتوں کو کھڑا کرنے کے لیے بھٹی سے خشک اینٹ ایجاد کی اور بٹومین کے ساتھ کام کرنا سیکھا (پیدائش 4 : 22-20 ، پیدائش 11 : 4-2)۔
- اُن ابتدائی دنوں سے لے کر آج تک، بنی نوع انسان کی ہر آنے والی نسل نے، کسی نہ کسی طریقے سے، اپنے فضل کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے زندگی کا ایک طریقہ پیدا کرنے کے لیے زمین پر حکومت کی ہے اور اسے مسخر کیا ہے۔

انسان کے آغاز سے لے کر اب تک زمین پر قائم ہونے والی ہر ثقافت اور تہذیب کے عناصر مشترک ہیں۔ سبھی پناہ گاہیں بناتے ہیں، کھانا اکٹھا کرتے ہیں، پودے لگاتے ہیں اور فصلیں کاٹتے ہیں، اور چیزیں بناتے ہیں۔ سب لوگوں کا گروپ کھانے کو ذخیرہ کرنے اور تیار کرنے کی مشق کرتا ہے۔ ہر ایک لباس، زیورات، موسیقی اور آرٹ تیار کرتا ہے۔ سبھی کہانیاں بناتے اور سناتے ہیں اور یادوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ وہ اپنے گھروں کو سجاتے ہیں اور جشن مناتے ہیں۔ یہ سرگرمیاں اس بات کا اظہار ہیں کہ انسان اپنے تخلیق کردہ مقصد کا ایک حصہ پورا کر رہا ہے: اس کے وسائل کو استعمال کرتے ہوئے زمین پر حکومت کرنا اور اسے مسخر کرنا۔

انسانی تخلیقی صلاحیتوں نے صدیوں کے دوران خوبصورت پینٹنگز اور میوزیکل کمپوزیشن سے لے کر صنعتی اور تکنیکی مصنوعات تک کچھ حیرت انگیز چیزیں پیدا کی ہیں۔ افسوس کے ساتھ، ہم نے جو کچھ تیار کیا ہے اس میں سے زیادہ تر اس گناہ لعنتی دنیا میں برائی کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔ مجموعی طور پر، زوال پذیر بنی نوع انسان خدا کی حمد و ثنا کرنے والی تہذیبیں پیدا

کرنے میں ناکام رہی ہے۔ لیکن یہ مسئلہ نئی زمین پر ٹھیک ہو جائے گا۔ زمین پر اپنی لازوال بادشاہی کے قیام کے سلسلے میں، خُداوند انسانی ثقافت کو صاف اور پاک کرے گا اس لیے وہ وہی کرتا ہے جو ہمیشہ اس کی حمد و ثنا کرنا اور اس کے خاندان کو برکت دینا تھا۔

نئی زمین پر ثقافتیں اور تہذیبیں

آپ کو یاد ہو گا کہ پطرس رسول نے دنیا کی آنے والی تبدیلی کا موازنہ نوح کے سیلاب سے کیا تھا(2 پطرس 6:3)۔ پانی نے زمین کو تباہ نہیں کیا۔ انہوں نے اسے صاف کیا اور اسے تبدیل کیا. نہ ہی سیلاب نے انسانیت کے لیے خدا کے مقاصد کو تبدیل کیا۔ نوح اور اس کے خاندان کو کشتی میں محفوظ رکھا گیا تھا تاکہ وہ زمین پر واپس آ سکیں۔ سیلاب کے تھمنے کے بعد خُداوند کا اُن کے لیے پہلا حکم وہی تھا جو اُس نے آدم اور حوا کو دیا تھا:

"اور خُدا نے نُوحؔ اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور اُن کو کہا کہ باروَر ہو اور بڑھو اور زمین کو معمُور کرو۔"

(پیدائش 9 : 1)

"اور نُوحؔ کاشت کاری کرنے لگا اور اُس نے ایک انگُور کا باغ لگایا۔ "(پیدائش 20:9) سیلاب سے پہلے کی دنیا سے سیلاب کے بعد کی دنیا تک تسلسل تھا۔ ثقافتی معلومات ضائع نہیں ہوئیں۔

یہ تب ہو گا جب یسوع آئے گا۔ نئی زمین پر ثقافتی ترقی جو گناہ تھی ختم ہونے والی ہے۔ وہ لوگ جو گنہگار نہیں تھے لیکن برے مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں یا برے عزائم رکھنے والے لوگ پاک ہو جائیں گے۔ لیکن انسانی ثقافت میں کوئی بھی چیز ضائع نہیں ہو گی جس نے خدا کی تعظیم کی ہو یا اسکی تمجید کی ہو۔ اس گرے ہوئے سیارے پر بہترین انسانی تہذیب ہمیں اسبات کی جھلک دیتی ہے کہ جب دنیا کی تجدید ہو رہی ہے تو آگے کیا ہو گا۔

نئی زمین کل اور بہترین پاکیزہ، خدا کی حمد و ثنا کرنے والے ثقافتی تاثرات سے بھر جائے گی۔ لیکن یہ صرف شروعات ہے۔ اس سے پہلے باب میں، میں نے دانیال کی پیشین گوئی کا حوالہ دیا کہ زمین پر خدا کی بادشاہی میں:

"اور تمام آسمان کے نیچے سب مُلکوں کی سلطنت اور مُملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالیٰ کے مُقدّس لوگوں کو بخشی جائے گی۔ اُس کی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور تمام مُملکتیں اُس کی خِدمت گُذار اور فرمانبر دار ہوں گی۔" (دانی ایل 27:7)

عظمت ایک بنیادی لفظ سے نکلتی ہے جس کا مطلب ہے "اضافہ"۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ جب ہم مکمل طور پر کامل ہو جائیں گے اور ہر چیز میں ہمارا مقصد خدا کی حمد و ثنا اور تعظیم ہے تو مرد اور عورتیں کیا پیدا کریں گے ؟

ایک بار پھر، آنے والی زندگی کی یہ وضاحتیں درست ہونے کے لیے بہت غیر روحانی لگ سکتی ہیں۔ مجھے تین نکات بنانے کی اجازت دیں۔

ایک: یہ ہمارے مقصد کا حصہ ہے۔

خدا نے انسانوں کو اس زمین پر رہنے اور حکومت کرنے کے لیے پیدا کیا۔ بائبل کا آغاز خُداوند کی طرف سے مردوں کو زمین پر حکمرانی دینے کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ زمین پر مردوں کی حکمرانی کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔

"اور پھر رات نہ ہوگی اور وہ چراغ اور سُورج کی روشنی کے مُحتاج نہ ہوں گے کیونکہ خُداوند خُدا اُن کو رَوشن کرے گا اور وہ ابدُالآباد بادشاہی کریں گے۔" (مکاشفہ 5:22)

قادرِ مطلق خُدا نے انسانیت کو کرہ ارض کے نگہبانوں سے بڑھ کر ارادہ کیا۔ فرشتے اس کردار کو پورا کر سکتے تھے۔ خُداوند کا ارادہ تھا کہ ہم زمین کی ثقافت کو تخلیق اور شکل دیں گے۔

میں نے پہلے ذکر کیا تھا کہ یوحنا نے غیر مرئی دنیا میں لوگوں کو زمینپر حکومت کرنے کے لیے واپس آنے کا انتظار کرتے دیکھا۔ یہ لفظ "مسیح کے ساتھ حکومت کرنے اور اس کی بادشاہی کی مراعات، اعزازات، برکتوں اور خوشیوں سے لطف اندوز ہونے" کا خیال رکھتا ہے۔ موجودہ آسمان میں خدا کے نجات یافتہ مرد اور عورتیں اپنے تخلیق کردہ مقصد کو پورا کرنے کے لیے زمین پر واپس آنے کی توقع کر رہے ہیں۔ وہ ایک مادی دنیا کی زندگیوں میں جسمانی زندگی گزارنے کی توقع رکھتے ہیں جو رکی

مکمل حمد و ثنا کرتی ہے کیونکہ وہ اپنے خاندان کے لیے بنائے گئے گھر کی خوبصورتی، نعمتوں، فوائد اور سہولیات کو استعمال کرتے اور ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ لوگ اس زندگی کو چھوڑنے کے بعد یادیں اور علم برقرار رکھتے ہیں۔ لہٰذا، جب آسمان والے زمین پر واپس آئیں گے، تو وہ یاد رکھیں گے کہ وہ کیسے رہتے تھے اور ان کی زندگی کے دوران کیا سیکھا اور دریافت کیا گیا تھا۔ اور یہاں تک کہ اگر رب کے چھٹکارے والے خاندان کو نئی زمین پر شروع سے شروع کرنا پڑے تو، بہت ہی کم وقت میں، تہذیب دوبارہ شروع ہو جائے گی۔

دو: خدا نے ہمیں ایسا کرنے کے لیے لیس کیا ہے۔

تخلیقی صلاحیت اور ایجاد جو ثقافت پیدا کرتی ہے وہ فطری طور پر برائی نہیں ہے۔ وہ خُدا کی تصویر کا حصہ ہیں جسے مرد اور عورتیں ہماری گرتی ہوئی حالت میں بھی برداشت کرتی ہیں۔ جب خُداوند خدا نے موسیٰ اور عبرانی لوگوں کو پہلا خیمہ تعمیر کرنے کا حکم دیا، تو اُس نے بعض افراد کو یہ صلاحیت دی کہ وہ اسے ڈیزائن، رنگوں اور ساخت کے ساتھ آرٹ کا کام بنائیں۔ اور اُس نے اُنہیں یہ صلاحیت عطا کی کہ وہ دوسروں کو وہ کرنے کی تربیت دیں جو وہ کرتے تھے۔ یہ کاریگر اور فنکار وہ پہلے لوگ ہیں جنہیں کلام پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ روح القدس سے معمور ہیں۔

"پھر خُداوند نے مُوسیؔ سے کہا۔ دیکھ مَیں نے بضلی ایل بِن اُوری بِن حُور کو یہُوداؔہ کے قبیلہ میں سے نام لے کر بُلایا ہے۔ اور مَیں نے اُس کو حِکمت اور فہم اور عِلم اور ہر طرح کی صنعت میں رُوحُ اللہ سے معمُور کیا ہے۔ تا کہ ہُنرمندی کے کاموں کو اِیجاد کرے اور سونے اور چاندی اور پیتل کی چِیزیں بنائے۔ اور پتّھر کو جڑنے کے لِئے کاٹے اور لکڑی کو تراشے جِس سے سب طرح کی کارِیگری کا کام ہو۔ "(خروج 31 : 5-1)

"اور اُس نے اُسے اور اخیسمکؔ کے بیٹے اہلیاؔب کو بھی جو دان کے قبیلہ کا ہے ہُنر سِکھانے کی قابلیت بخشی ہے۔ اور اُن کے دِلوں میں اَیسی حِکمت بھر دی ہے جِس سے وہ ہر طرح کی صنعت میں ماہر ہوں اور کندہ کار کا اور ماہِر اُستاد کا اور زردوز کا جو آسمانی ارغوانی اور سُرخ رنگ کے کپڑوں اور مہِین کتان پر گُل کاری کرتا ہے اور جولاہے کا اور ہر طرح کے دستکار کا کام کر سکیں اور عجیب اور نادِر چیزیں اِیجاد کریں۔"(خروج 35 : 35-34)

اسرائیل کے عظیم بادشاہ سلیمان کو یاد ہے؟ خدا کی عطاکردہ حکمت کے نتیجے میں زبردست تجسس اور تخلیقی صلاحیتیں پیدا ہوئیں، جسے اسنے رب کی حمد و ثنا کے لیے استعمال کیا۔

"اور خُدا نے سُلیمانؔ کو حِکمت اور سمجھ بُہت ہی زِیادہ اور دِل کی وُسعت بھی عِنایت کی جَیسی سمُندر کے کنارے کی ریت ہوتی ہے۔ اور سُلیمانؔ کی حِکمت سب اہلِ مشرِق کی حِکمت اور مِصرؔ کی ساری حِکمت پر فَوقیّت رکھتی تھی۔ اِس لِئے کہ وہ سب آدمِیوں سے بلکہ ازراؔخی ایتان اور ہیمانؔ اور کل کُولؔ اور دردعؔ سے جو بنی مُحول تھے زِیادہ دانِش مند تھا اور چَوگرد کی سب قَوموں میں اُس کی شُہرت تھی۔ اور اُس نے تِین ہزار مثلیں کہِیں اور اُس کے ایک ہزار پانچ گِیت تھے۔ اور اُس نے درختوں یعنی لُبنان کے دیودار سے لے کر زُوفا تک کا جو دِیواروں پر اُگتا ہے بیان کِیا اور چَوپایوں اور پرِندوں اور رینگنے والے جان داروں اور مچھلِیوں کا بھی بیان کِیا۔ اور سب قَوموں میں سے زمِین کے سب بادشاہوں کی طرف سے جِنہوں نے اُس کی حِکمت کی شُہرت سُنی تھی لوگ سُلیمانؔ کی حِکمت کو سُننے آتے تھے۔" (1 سلاطین 4 : 34-29)

"اور جب سبا کی مَلِکہ نے خُداوند کے نام کی بابت سُلیمانؔ کی شُہرت سُنی تو وہ آئی تاکہ مُشکل سوالوں سے اُسے آزمائے۔ " (1 سلاطین 1:10)

تین: یہ خدا کی حمد کرتا ہے۔

لوگ یہ سوچتے ہیں کہ صرف چرچ سے متعلق سرگرمیاں ہی خدا کی تمجید کر سکتی ہیں۔ لیکن کوئی بھی نیک یا درست اقدام جو ہم اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے کرتے ہیں وہ اس کی طرف واپس آتا ہے۔ جب آپ کیک پکاتے ہیں، فصل اگاتے ہیں، کتاب لکھتے ہیں، یا میز بناتے ہیں، تو آپ اپنی خدا کی عطاکردہ تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں اور اس کے وسائل کو استعمال کر کے زمین کو مسخر کرنے کا پہلا حکم پورا کرتے ہیں۔ اگر آپ کا مقصد خُداوند کی تعظیم کرنا اور دوسروں کو برکت دیناہے، تو آپ کی کوشش خدا کی حمد و ثنا کا اظہار ہے۔

"اِسی طرح تُمہاری رَوشنی آدمِیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تُمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تُمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجِید کریں۔ " (متی 16:5)

"پس تُم کھاؤ یا پِیو یا جو کُچھ کرو سب خُدا کے جلال کے لئے کرو۔" (1 کُرِنتھِیوں 31:10)

سلطنتوں کی شانئ

نئی زمین کے اپنے رویا میں، یوحنا نے بادشاہوں کو دارالحکومت میں آتے ہوئے دیکھا۔ یہ حکمران اپنے مختلف گروہوں سے ثقافتی پیداوار لا رہے تھے۔

"اور قَومیں اُس کی رَوشنی میں چلیں پھِریں گی اور زمِین کے بادشاہ اپنی شان وشَوکت کا سامان اُس میں لائیں گے۔ اور اُس کے دروازے دِن کو ہرگز بند نہ ہوں گے (اور رات وہاں نہ ہو گی)۔26 اور لوگ قَوموں کی شان وشَوکت اور عِزّت کا سامان اُس میں لائیں گے۔ "(مکاشفہ 21 : 25-24)

ایک عظیم کی شان وشوکت تہذیب اپنی طاقت اور اختیار سے کہیں زیادہ گھیر لیتی ہے۔

ان تحفہ دینے والے حکمرانوں کے بارے میں یوحنا کا بیان دراصل اس منظر کی تکمیل ہے جو سب سے پہلے یسعیاہ نے بیان کیا تھا جب اس نے نئی زمین پر زندگی کے بارے میں ایک تفصیلی حوالہ لکھا تھا۔ یسعیاہ کی پیشینگوئی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بادشاہ اپنی قوموں کی پیداوار نئے یروشلم میں لے آئیں گے۔

"اور قَومیں تیری رَوشنی کی طرف آئیں گی
اور سلاطِین تیرے طلُوع کی تجلّی میں چلیں گے۔
اپنی آنکھیں اُٹھا کر چاروں طرف دیکھ۔
وہ سب کے سب اِکٹّھے ہوتے ہیں اور تیرے پاس آتے ہیں۔
تیرے بیٹے دُور سے آئیں گے
اور تیری بیٹیوں کو گود میں اُٹھا کر لائیں گے۔
تب تُو دیکھے گی اور مُنوّر ہو گی
ہاں تیرا دِل اُچھلے گا اور کُشادہ ہو گا
کیونکہ سمُندر کی فراوانی تیری طرف پھِرے گی
اور قَوموں کی دَولت تیرے پاس فراہم ہو گی۔ اُونٹوں کی قطاریں اور مِدیان اور عیفہ کی سانڈنیاں
آ کر تیرے گرد بے شُمار ہوں گی۔

وہ سب سبا سے آئیں گے اور سونا اور لُبان لائیں گے
اور خُداوند کی حمد کا اِعلان کریں گے۔
قِیدار کی سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی۔
نبایوت کے مینڈھے تیری خِدمت میں حاضِر ہوں گے۔
وہ میرے مذبح پر مقبُول ہوں گے
اور مَیں اپنی شَوکت کے گھر کو جلال بخشُوں گا۔" (یسعیاہ 60 : 7-3)

غور کریں کہ عظیم بادشاہ کے شہر میں لائی جانے والی اشیاء مانوس ثقافتی مصنوعات ہیں۔ یہ اس بات کا زیادہ ثبوت ہے کہ نئی زمین پر جو کچھ آگے ہے وہ زندگی ہوگی جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اسے صاف کیا گیا ہے لیکن مانوس، نیا لیکن پہچانا جاسکتا ہے۔

ابتدا میں، خدا نے مردوں اور عورتوں کو غلبہ دیا اور انہیں خدا کی عطا کردہ تخلیقی صلاحیتوں، تحائف اور ہنر کو خدا کی حمد کرنے والی ثقافتوں اور تہذیبوں کو پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ گناہ نے وقتی طور پر اس منصوبے کو ناکام بنا دیا، لیکن یہ مقصد نئ زمین پر پوری طرح پورا ہو گا۔

یسوع نے ہمیں ہمارے تخلیق کردہ مقصد پر بحال کرنے کے لیے چھڑایا: ولدیت اور غلبہ۔ ہم زمین پر ہمیشہ کے لیے حکومت کریں گے جب ہم اسے زیر کریں گے، اس کے وسیع وسائل کو زندگی کے ایسے طریقے پیدا کرنے کے لیے استعمال کریں گے جو رب کی حمد وثنا کریں اور مردوں کو برکت دیں۔

باب12

نئی زمین پر زندگی

چھٹکارے میں خدا کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس نے جو کچھ پیدا کیا اسے کسی اور چیز سے بدل دے۔ وہ اپنے خاندان اور گھر دونوں کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو اس نے ہمارے لئے بنایا تھا جو اس نے شروع سے منصوبہ بنایا تھا۔ اس میں پہلے سے موجود ثقافتوں اور تہذیبوں کو پاک کرنا شامل ہے۔ نتیجتاً، نئی زمین پر زندگی کا زیادہ تر حصہ ہمارے لیے واقف ہو گا کیونکہ زندگی کے بہت سے پہلو جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ جاری رہے گی۔

نئی زمین پر کھانا اور لباس

موجودہ پوشیدہ آسمان پر مرد اور عورت کھاتے، پیتے اور کپڑے پہنتے ہیں۔ یہ کوئی معنی نہیں رکھتا کہ جب ہم اپنے جسموں کے ساتھ دوبارہ مل جائیں گے تو ہم ان طریقوں کو ترک کر دیں گے، خاص طور پر چونکہ دونوں میں زمین کو مسخر کرنے کے لیے خدا کے اصل حکم کو پورا کرنا شامل ہے۔ خُداوند کی پہلی ہدایت آدم اور حوا کو اُنہیں بادشاہی دینے کے بعد یہ تھی کہ وہ زمین کے فصل کو خوراک کے لیے استعمال کریں (پیدائش 1:29)۔ اور ہمارے پہلے والدین باغ میں ننگے تھے، اس لیے نہیں کہ رب لباس کا مخالف ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی خداداد تخلیقی صلاحیتوں کا اظہار کریں اور زمین کے خام مال کو مناسب لباس تیار کرنے کے لیے استعمال کریں۔

ہم کیا کھائیں گے؟

یہ سمجھنا مناسب ہے کہ ہم ابھی کھاتے ہوئے بہت سے کھانے سے لطف اندوز ہوں گے کیونکہ ہم یاد رکھیں گے کہ پسندیدہ پکوان اور مشروبات کیسے تیار کیے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے آباؤاجداد میں سے کوئی آپ کے لیے اپنی زندگی کے دوران مشہور ڈش دوبارہ بنائے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی غیر ملک کا کوئی نیا دوست اپنی پیدائش کی سرزمین پر عام طور پر کھایا جانے والا کھانا پکائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد اور عورتیں زمین کے بے پناہ وسائل سے نئے، لذیذ کھانے اور مشروبات تیار کرنے جا رہے ہیں۔

کیا ہم گوشت کھائیں گے؟ نہیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔ گوشت حاصل کرنے کے لیے جانور کی موت ضروری ہے، اور آنے والی زندگی میں موت نہیں ہو گی۔

"سب سے پچھلا دُشمن جو نیست کِیا جائے گا وہ مَوت ہے۔ " (1 کُرِنتھِیوں 26:15)

یہ کہا جا رہا ہے، گوشت کا کھانا اور اس سے لطف اندوز ہونا بہت سی ثقافتوں کا حصہ رہا ہے اور ہے۔ کبھی بھی دوسرا سٹیک، مچھلی کا ٹکڑا، یا بھیڑ کے بچے کی ٹانگ نہ رکھنے کا خیال آنے والی زندگی کو فائدے کی بجائے نقصان کی طرح لگتا ہے۔ یقیناً رب فراہم کر سکتا ہے یا خدا کی عطا کردہ انسانیت خلیقی صلاحیتیں وضع کرے گی-ایک مزیدار گوشت کا متبادل جس میں کسی مخلوق کو مارنا شامل نہیں ہے۔ نئی زمین کے پاس وسائل زیادہ ہوں گے، کم نہیں۔

ہم کیا پہنیں گے؟

لباس قومیت اور انفرادیت کی عکاسی کرتا ہے۔ چونکہ دونوں آنے والی زندگی میں جاری رہتے ہیں، اس لیے امکان ہے کہ نئی زمین پر لباس انخصلتوں کا اظہار کرے گا کیونکہ لوگ وہی پہنتے ہیں جو ان کے لیے عام ہے۔ معمول ثقافت سے ثقافت اور فرد سے فرد میں مختلف ہوتا ہے، جیسا کہ اب ہوتا ہے۔ بائبل کے دنوں میں کپڑے عام تھے۔ وہلوگ نئی زمین پر لباس پہننے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ شاید ہم میں سے کچھ فیصلہ کریں گے کہ ہم انہیں بھی پسند کرتے ہیں۔ شاید پہلی صدی کے کچھ لوگ

روزمرہ کے لباس کے لیے نیلی جینز کا انتخاب کریں گے۔ جیسے کہ میں نے باب نمبر 4 میں بتایا یہ قیاس کرنا مناسب ہو گا کہ جس طرح ہمارے پاس اب مخصوص مواقع کے لیے مخصوص لباس موجود ہیں، نئ زمین پر ایسا ہی ہو گا۔

ظاہر ہے، جو لباس غیر مہذب ہے یا جو باطل کے لیے پہنا جاتا ہے اسکی ہمارے مستقبل کے گھر میں کوئی جگہ نہیں ہو گی۔ لیکن خدا یقینی طور پر رنگین یا مخصوص لباس کا مخالف نہیں ہے۔ حزقی ایل نبی کو ایک ایسے وقت میں اسرائیل بھیجا گیا تھا جب انہوں نے بتوں کی پوجا کرنے کے لیے رب کو چھوڑ دیا تھا۔ خدا نے، نبی کے ذریعے، اپنے لوگوں کو اپنے پاس واپس بلانے کی کوشش کی اور انہیں یاد دلانے کی کوشش کی کہ اس نے ماضی میں ان کے لیے کیا کیا تھا۔ خُداوند نے کہا،

"پھر مَیں نے تیری طرف گُذر کِیا اور تُجھ پر نظر کی اور کیا دیکھتا ہُوں کہ تُو عِشق انگیز عُمر کو پُہنچ گئی ہے پس مَیں نے اپنا دامن تُجھ پر پھیلایا اور تیری برہنگی کو چھپایا اور قَسم کھا کر تُجھ سے عہد باندھا خُداوند خُدا فرماتا ہے اور تُو میری ہو گئی۔"

(حزقی ایل 8:16)

پھر اس نے بیان کیا کہ اس نے اسرائیل کو اس پختہ معاہدے کے ذریعے اس سے جوڑنے کے بعد کس طرح آراستہ کیا۔

"اور مَیں نے تُجھے زردوز لِباس سے مُلبّس کیا اور تُخس کی کھال کی جُوتی پہنائی۔ نفِیس کتان سے تیرا کمر بند بنایا اور تُجھے سراسر ریشم سے مُلبّس کیا۔ مَیں نے تُجھے زیور سے آراستہ کیا۔ تیرے ہاتھوں میں کنگن پہنائے اور تیرے گلے میں طَوق ڈالا۔ اور مَیں نے تیری ناک میں نتھ اور تیرے کانوں میں بالیاں پہنائیں اور ایک خُوب صُورت تاج تیرے سر پر رکھّا۔ اور تُو سونے چاندی سے آراستہ ہُوئی اور تیری پوشاک کتانی اور ریشمی اور چِکن دوزی کی تھی اور تُو مَیدہ اور شہد اور چِکنائی کھاتی تھی اور تُو نہایت خُوب صُورت اور اِقبال مند مَلِکہ ہو گئی۔ "(حزقی ایل 16: 13-10)

اس بیان میں بہت ساری علامتیں ہیں، لیکن ایک نکتہ یاد رکھیں کہ یہ رب کا اپنے اعمال کی اپنی وضاحت ہے۔ خوبصورت، رنگین لباس، زیورات، اور جوتے بری یا نا مناسب نہیں ہو سکتے کیونکہ خدا اسے اپنے لوگوں کو کیسے سجاتا ہے اس کی مثال کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ غور کریں کہ خُداوند خُدا نے موسیٰ سے کیا کہا جب اُس نے اُسے بتایا کہ وہ اسرائیل کو مصر کی غلامی سے نکالنے کے لیے استعمال کیا جائے گا

"اور مَیں اُن لوگوں کو مِصریوں کی نظر میں عِزّت بخشُوں گا اور یُوں ہو گا کہ جب تُم نِکلو گے تو خالی ہاتھ نہ نِکلو گے۔ بلکہ تُمہاری ایک ایک عَورت اپنی اپنی پڑوسن سے اور اپنے اپنے گھر کی مہمان سے سونے چاندی کے زیور اور لِباس مانگ لے گی۔ اِن کو تُم اپنے بیٹوں اور بیٹِیوں کو پہناؤ گے اور مِصریوں کو لُوٹ لو گے۔" (خروج 3 : 22-21)

اسرائیل کی غلامی سے نجات کو فدیہ کہا جاتا ہے (خروج 6:6)۔ اگرچہ یہ ایک حقیقی واقعہ تھا جو واقعتاً پیش آیا تھا، لیکن ان کی نجات اس چھٹکارے کی بھی تصویر کشی کرتی ہے جو یسوع مسیح نے صلیب کے ذریعے ہمارے لیے فراہم کی تھی۔ غور کریں کہ لوگوں کے ساتھ ملبوسات مصر سے بھیجا گیا تھا۔ اگر کپڑے خدا کے خاندان کے منصوبے کا حصہ نہیں ہیں تو بائبل اس تفصیل کو کیوں شامل کرے گی؟ بنی نوع انسان کی باقی ثقافتی پیداوار کے ساتھ ملبوسات کو چھڑا لیا جائے گا۔

نئی زمین پر کام

خداوند نے انسانوں کو بامقصد، اطمینان بخش کام میں مشغول ہونے کی خواہش اور صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا۔ اس کا تصور کرنا مشکل ہے کیونکہ کام اس زندگی میں بہت سے لوگوں کے لیے تھکا دینے والا اور غیر اطمینان بخش ہے۔ کام کبھی بھی اس طرح نہیں ہونا چاہیے تھا اور صرف اس وقت ہوا جب آدم نے خدا کی نافرمانی کی (پیدائش 3 : 19-17)۔ لیکن آنے والی زندگی میں، تھکا دینے والی اور بے نتیجہ محنت ختم ہو جائے گی۔ نئی زمین پر، مرد اور عورتیں اس کے ساتھ کامل رفاقت میں خدا کی تخلیق کی خوبصورتی کے درمیان ایسی سرگرمیوں میں مشغول ہوں گے جو معنی خیز ہوں، نہ تھکا دینے والی۔ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ رب کو پسند اور ہمارے لیے پورا کرنے والا ہو گا۔

جیسا کہ ہم نے پچھلے باب میں دریافت کیا، خدا نے انسانوں کو جذبہ، تخلیقی صلاحیتوں اور اختراعی صلاحیتوں کے ساتھ سرمایہ کاری کی اور پھر ہمیں زمین کو مسخر کرنے کے لیے ان صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا حکم دیا۔ زمین کو مسخر کرنے میں اس کے وسائل اور عمل کو کنٹرول کرنا شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مختلف خام مال کہاں واقع ہیں اور انہیں تیار مصنوعات میں تبدیل کرنے کا طریقہ سیکھیں۔ اس کے لیے پودے لگانے اور کٹائی کے چکروں کا مشاہدہ کرنے اور سمجھنے کے ساتھ ساتھ

قدرتی قوتوں جیسے بجلی اور قدرتی قوانین جیسے کشش ثقل کے قانون کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے۔ صدیوں کے دوران، ان کوششوں نے بہت سی صنعتوں اور ٹیکنالوجیز کو جنم دیا ہے:

- زمین کا مطالعہ اور تحقیق کرنا تاکہ اس کے عمل (سائنس) کو دریافت اور سمجھ سکیں۔
- زمین کے وسائل (صنعت، انجینئرنگ، زراعت، مویشیپالن، دھات کاری) کو استعمال کرنے کے لیے درکار ذرائع پیداوار کو تیار کرنا۔
- پروڈکٹس اور معلومات دوسروں تک پہنچانے کے طریقہ کار کے ساتھ متعلقہ سرگرمیوں کو لانا (ٹرانسپورٹیشن، شپنگ، کامرس، کاروبار، تحریر، کاغذ، کتابیں)۔

انسان ابتدائے زمانہ سے ان تمام کارروائیوں کے مختلف درجات میں مشغول رہا ہے۔ تسلسل کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم توقع کرسکتے ہیں کہ یہ سرگرمیاں نئی زمین پر موجود ہوں گی، اس بدعنوانی سے پاک ہوں گی جو انہیں محنت کش بناتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان تعاقب کو تکمیل کے ذرائع کے طور پر تصور کرنا مشکل ہے کیونکہ ہم صرف ایک گناہ سے متاثرہ دنیا میں زندگی کی مشقت کو جانتے ہیں۔ لیکن نئی زمین پر، مرد اور عورتیں ان ملازمتوں کو اپنے خدا کے عطا کردہ تحفوں اور صلاحیتوں کی بنیاد پر خواہش کے تحت حاصل کرنے جا رہے ہیں، نہ کہ ضرورت سے۔

ہو سکتا ہے کہ آپ کو میرین بائیولوجی میں دلچسپی ہو لیکن آپ کالج کی تعلیم کے متحمل نہ ہو سکے اور ایسی نوکری ختم کر دی جو آپ واقعی پسند نہیں کرتے۔ جب دنیا نئی ہو جائے گی، تو آپ کے پاس وسائل اور وقت ہو گا کہ آپ اپنے خواب کو پورا کریں اور اپنے جذبے کو اس طرح پورا کریں جو مکمل طور پر رب کی حمد کر رہا ہو۔ ان کاموں میں مشغول ہونے کی آزادی اور صلاحیت کا تصور کریں جو آپ کے لیے اس زندگی میں دستیاب نہیں ہیں۔

ہم کس قسم کی چیزیں کریں گے؟

بائبل دراصل نئی زمین پر مختلف قسم کے مخصوص کاموں کا حوالہ دیتی ہے۔ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ مرد اور عورتیں گھر بنائیں گے اور زمین کاشت کریں گے (اشعیا 65:21)۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ، عمارت اور پودے لگانے کے علاوہ، کچھ متعلق ہمواد کی تیاری اور اسمبلی میں شامل ہونے جا رہے ہیں۔

- گھر کی تعمیر کے لیے لکڑی، اینٹ، مارٹر، کیل، پائپ، تار، شنگلز، شیشہ اور بہت سی دوسری اشیاء کی ضرورت ہوتیہے۔ گھر کو آرام دہ گھر بنانے والے آرائشی سامان اور فرنشنگ کی بھی ضرورت ہے۔
- کھیتی باڑی میں پیدا ہونے والی فصلوں کو ذخیرہ کرنے، تقسیم کرنے، تیار کرنے اور استعمال کرنے کے لیے ضروری اشیاء کے ساتھ، بیج، ٹریکٹر اور تھریشر جیسی اشیاء کو جمع کرنے اور تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہم بائبل سے جانتے ہیں کہ حکمرانوں کے ساتھ قومیں ہوں گی۔ اس کا مطلب ہے انتظامی صلاحیتوں میں کام کرنے والے لوگوں کے ساتھ نظام حکومت۔ زمین پر آنے والی خدا کی بادشاہی کے تناظر میں، یسوع نے کہا کہ اس کے کچھ وفادار پیروکاروں کو انتظامی عہدوں سے نوازا جائے گا۔

"اُس نے اُس سے کہااَے اچھّے نَوکر شاباش! اِس لِئے کہ تُو نِہایت تھوڑے میں دِیانت دار نِکلا اب تو دَس شہروں پر اِختیار رکھ۔ دُوسرے نے آکر کہااَے خُداوند تیری اشرفی سے پانچ اشرفیاں پَیدا ہُوئیں۔"(لوقا 19 : 18-17)

لوگ نئی دنیا میں سفر کرنے جا رہے ہیں۔ یسعیاہ نبی نے بحری جہازوں اور قافلوں میں سوداگروں کے بارے میں لکھا جو عظیم بادشاہ کے شہر میں بے پناہ دولت لاتے تھے۔ یوحنا رسول نے آنے والی دنیا کے بارے میں اپنے رویا میں، قوموں کے بادشاہوں کو نئے یروشلم کی طرف سفر کرتے دیکھا۔ (یسعیاہ 60 : 9-5 ، مکاشفہ 24:21) اور آخر کار مردوں اور عورتوں کے پاس سفر کرنے اور اس شاندار سیارے کی خوبصورتیوں سے لطف اندوز ہونے کا وقت اور وسائل ہوں گے۔

- کچھ افراد ان صنعتوں میں کام کرنے کا انتخاب کر سکتے ہیں جو لوگوں کی ان نقل و حرکت سے منسلک ہوں۔ کچھ مسافروں کے لیے سرائے، ہوٹل، ریزورٹس اور ریستوراں فراہم کرنے کا انتخاب کر سکتے ہیں، جب کہ دیگر ایسے صنعتوں میں ملازم ہیں جو لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے نقل و حمل کے مختلف طریقے تیار کرتی ہیں۔
- کلام کہتا ہے کہ نئی زمین پر جہاز ہوں گے۔ کاریں اور ہوائی جہاز کیوں نہیں؟ ثقافت کے تسلسل کی وجہ سے ہمیں ان سے توقع رکھنی چاہیے۔ یوحنا نے دارالحکومت میں سڑکوں کی اطلاع دی، گاڑیوں کے لیے جگہ تجویز کی (مکاشفہ 21:21؛ مکاشفہ 2:22)۔

کاروبار اور صنعت

آپ میں سے کچھ سوچ رہے ہوں گے، "ایک بار زمین کو نئی بنانے کے بعد ہمیں سامان اور خدمات کے ساتھ کاروبار اور صنعتوں کی ضرورت کیوں پڑے گی؟" تکنیکی طور پر، ہمیں گھروں، کھانے پینے کی ضرورت نہیں ہو گی، لیکن ہمارے پاس ان سب سے لطف اندوز ہونے کے لیے موجود ہوں گے۔ کاروبار خود اور خود گناہ نہیں ہے۔ یہ باقاعدہ انسانی تعامل سے نکلتا ہے۔ میرے پاس ایک پروڈکٹ ہے جس کی آپ کو ضرورت ہے لیکن فراہم نہیں کر سکتا، اس لیے میں اسے بناتا ہوں۔ میرے پاس ایک آئیڈیا ہے اور میں ایک ایسی چیز بناتا ہوں جس کی آپ کو ضرورت ہو یا ضرورت ہو۔ آپ کسی کام میں مجھ سے زیادہ ہنر مند ہیں، اس لیے آپ اسے کرتے ہیں۔ یاد رکھیں، ہم سب آنے والی زندگی میں ایک جیسے نہیں ہوں گے۔ ہم اپنی منفرد شخصیات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو برقرار رکھیں گے۔ اس گناہ لعنتی زمین میں بھی، بہت سے لوگ روزی کمانے کے علاوہ دیگر وجوہات کی بنا پر کاروبار میں ہیں۔ ان کا کام ان کا جنون ہے۔ وہ دوسروں کی مدد کرنا اور برکت دینا چاہتے ہیں یا معاشرے کو ایک بہتر جگہ بنانا چاہتے ہیں۔ مثال کے طور پر، لوگ اکثر ریستوراں کھولتے ہیں کیونکہ وہ کھانا تیار کرنا اور لوگوں کی خدمت کرنا پسند کرتے ہیں۔

ٹیکنالوجی بری نہیں ہے۔ کسی نہ کسی طرح کے اوزار اور مشینیں بنانا اور تیار کرنا ہر ثقافت میں موجود ہے۔ یہ زمین کے وسائل پر تسلط کا ایک اور طریقہ ہے۔ خدا کا کلام مشینری اور پیداواری نظام دونوں کی بہت سی مثالوں کا حوالہ دیتا ہے (مثلاً کھلیان، چکی کے پتھر، مٹی کے برتنوں کے پہیے، شراب کا دباؤ، جوئے، جوئے اور ہل)۔ یہ تمام تکنی کی ترقیات ہیں جو اس وقت کے لیے موزوں ہیں جس میں بائبل کے مخصوص حوالے لکھے گئے تھے۔ اگر یسعیاہ یا یوحنا آج کلام کو ریکارڈ کر رہے تھے، تو وہ خودکار پروڈکشن لائنز، کمپیوٹر ٹیکنالوجیز، اور ڈیلیوری ٹرکوں کا حوالہ دیتے۔

بات یہ ہے کہ ہمارے ہمیشہ کے گھر میں زندگی ہمارے لیے کوئی اجنبی یا نامعلوم چیز نہیں ہو گی۔ ہم واقف تعاقب اور پیشوں میں مشغول ہوں گے۔ نجات میں خُداوند کا مقصد انسانیت اور اُن ثقافتوں کو تبدیل کرنا نہیں ہے جو ہم نے پیدا کیے ہیں، بلکہ ہمیں اور اُن کو چھڑانا ہے تاکہ ہم اُس کی حمد کریں اور ایک دوسرے کو برکت دیں۔

یہاں تک کہ اپنی گرتی ہوئی فطرت کے ساتھ، ہم نے آسمان، سمندر اور بیرونی خلا تک اپنا تسلط بڑھا دیا ہے۔ ہم ہوا کے ذریعے اڑ سکتے ہیں، پانی کے اوپر یا نیچے سمندر کو پار کر سکتے ہیں اور چاند پر سفر کر سکتے ہیں۔ آٹومیشن کے ذریعے، ہم نے متعدد کاموں کو انجام دینے میں لگنے والی محنت اور وقت کو کم کر دیا ہے۔ کمپیوٹرز کی آمد نے ہمارے ذریعے معلومات تخلیق کرنے، ذخیرہ کرنے اور پھیلانے کے طریقے کو تبدیل کر دیا ہے، اور دنیا کو ایسے طریقوں سے جوڑ دیا ہے جس کا ماضی میں تصور بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ اگر ہم نے ایک تباہ شدہ دنیا میں یہ کارنامے انجام دیے ہیں، تو ذرا سوچئے کہ ہم ان مصنوعات اور ٹیکنالوجی کے بارے میں سوچیں جو ہم مکمل طور پر مکمل ہونے کے بعد تیار اور تیار کریں گے۔ جیسا کہ ہم خدا کی تخلیق کو دریافت کریں گے، استعمال کریں گے اور اس سے لطف اندوز ہوں گے، ہم پرانی زمین سے پاکیزہ ٹیکنالوجیز کا استعمال کریں گے اور نئی ٹیکنالوجیز ایجاد کریں گے جو اس وقت ہمارے تصور سے باہر ہیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی

قادرِ مطلق خُدا نے ایک ایسی دنیا ڈیزائن کی ہے جسمیں عجائبات دریافت کیے جائیں اور عمل کو سمجھا جائے۔ ستارے ایک مثال ہیں۔ خُداوند نے اُن کو اُس وقت رکھا جب اُس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا۔ زمانہ قدیم سے، مردوں نے آسمان میں انروشنیوں کا استعمال وقت کو نشان زد کرنے اور بحری مقاصد کے لیے سمتوں کا تعین کرنے کے لیے کیا ہے۔ اوپر دیے گئے وسیع ستاروں کی وسعت نے بھی ان گنت نسلوں کو خدا کے جلال پر غور کرنے کی ترغیب دی ہے۔

"آسمان خُدا کا جلال ظاہِر کرتا ہے
اور فضا اُس کی دست کاری دِکھاتی ہے۔" (زبور 19:1)

"جب مَیں تیرے آسمان پر جو تیری دست کاری ہے
اور چاند اور سِتاروں پر جِن کو تُو نے مُقرّر کیا
غَور کرتا ہُوں
تو پِھر اِنسان کیا ہے کہ تُو اُسے یاد رکھّے
اور آدمؔ زاد کیا ہے کہ تُو اُس کی خبر لے؟" (زبور 8 : 4-3)

قدیم لوگوں نے ستاروں کا صرف ایک حصہ دیکھا۔ لیکن وہ سب وہاں موجود تھے، آنے والے زمانے میں دریافت ہونے کا انتظار کر رہے تھے کیونکہ لوگ ٹیکنالوجی اور سائنس میں ترقی کرتے تھے۔ ان ترقیوں نے بیسویں صدی میں بنی نوع انسان کو بیرونی خلا میں جانے کی راہ دکھائی۔ یہ صرف شروعات ہے کیونکہ خدا نے اربوں کہکشائیں بنائی ہیں۔ آنے والی زندگی میں، ہم اپنی خدا کی عطا کردہ تخلیقی صلاحیتوں اور ایجادات کو استعمال کریں گے اور اس کی تخلیق کے عجائبات کو تلاش کرنے کے لیے نئے طریقے تلاش کریں گے۔ ہمارے پاس آسمانوں اور زمین کے بڑھتے ہوئے پہلوؤں کو دریافت کرنے کے لئے ایک ابدیت ہوگی کیونکہ وہ اس کی عظمت اور خوبصورتی کا مزید انکشاف کریں گے جس نے یہ سب کچھ بنایا ہے۔

چیلنجز کے بغیر زندگی؟

میرے پاس ایک سے زیادہ لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ وہ فکر مند ہیں کہ آنے والی زندگی بورنگ ہونے والی ہے کیونکہ کرنے کو کچھ نہیں ہوگا۔ امید ہے کہ، آپ یہ سمجھنا شروع کر رہے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا کیونکہ چھٹکارے میں خُدا کا مقصد اُس چیز کو بحال کرنا ہے جو اس نے اصل میں منصوبہ بنایا تھا۔ گناہ سے پہلے اس کا پہلا الزام جو تصویر میں داخل ہوا تھا:

"اور خُدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ پَھلو اور بڑھو اور زمِین کو معمُور و محکُوم کرو اور سمُندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرِندوں اور کُل جانوروں پر جو زمِین پر چلتے ہیں اِختیار رکھّو۔" (پیدائش 28:1)

اس کے کمیشن نے انسانوں سے چیلنجوں سے نمٹنے کی ضرورت کی کیونکہ انہوں نے زمین کے وسائل کو دریافت کیا اور اس کے عمل اور اصولوں کی نشاندہی کی۔ رب جانتا تھا کہ حل کرنے کے لیے مسائل ہوں گے اور اس پر قابو پانے کے لیے رکاوٹیں ہوں گی، اس لیے اس نے انسانیت کو ان کاموں کو پورا کرنے کے لیے ہمیں عقل اور تجسس دے کر اور تحقیق کرنے، دریافت کرنے اور پورا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا ہے۔ ہمیں چیلنجوں کا سامنا کرنے، ان پر قابو پانے اور ان سے لطف اندوز ہونے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اہداف کے لیے کوشش کرنا اور ان تک پہنچنا ہمارے ڈی این اے میں ہے۔

یہ خُدا کی عطا کردہ خصلتیں آنے والی زندگی میں ختم نہیں ہوں گی۔ اس کے برعکس وہ مکمل طور پر ملازم ہوں گے۔ زمین کو نیا بنانے کے بعد ہم اپنے تسلط کے مینڈیٹ کو پورا کرتے رہیں گے۔ لیکن ہماری کوششیں مزید ناکام نہیں ہوں گی۔ وہ نتیجہ خیز اور اطمینان بخش ہوں گے، گناہ سے تباہ شدہ دنیا میں زندگی کی مایوسیوں اور جدوجہد سے غیر شادی شدہ ہوں گے۔ جب ایک چیلنج پورا ہو جائے گا، تو ہم دوسرے کا انتظار کریں گے۔ جب ایک ایڈونچر ختم ہو جائے گا، ہم اگلے کا اندازہ لگائیں گے۔ زندہ رہنے کی خوشی کا حصہ آگے کیا ہے اس کی توقع ہے۔ خدا نے ہمیں اسی طرح بنایا ہے۔

ہو سکتا ہے آپ سوچ رہے ہوں، "کیا ہمارے پاس کرنے کے لیے کام ختم نہیں ہو جائیں گے؟" نہیں، کیونکہ زمین پر خدا کی بادشاہی ابد تک قائم رہے گی اور بڑھے گی۔ آنے والے نجات دہندہ، یسوع کے بارے میں ایک عظیم ترین پیشین گوئی میں، یسعیاہ نبی نے لکھا:

" اِس لِئے ہمارے لِئے ایک لڑکا تولُّد ہُؤا

اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا
اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہو گی
اور اُس کا نام عجِیب مُشِیر
خُدایِ قادِر ابدِیت کا باپ
سلامتی کا شاہزادہ ہو گا۔
اُس کی سلطنت کے اِقبال

اور سلامتی کی کُچھ اِنتہا نہ ہو گی۔
وہ داؤُد کے تخت اور اُس کی مُملکت پر آج سے ابد تک
حُکمران رہے گا
اور عدالت اور صداقت سے اُسے قیام بخشے گا
ربُّ الافواج کی غیُوری یہ کرے گی۔" (یسعیاہ 9 : 7-6)

اصل عبرانی زبان میں اضافہ کا مطلب ہے "توسیع"

"اُس کی سلطنت کے اِقبال
اور سلامتی کی کُچھ اِنتہانہ ہو گی۔
وہ داؤُد کے تخت اور اُس کی مُملکت پر آج سے ابد تک
حُکمران رہے گا
اور عدالت اور صداقت سے اُسے قِیام بخشے گا
ربُّ الافواج کی غیُوری یہ کرے گی۔" (یسعیاہ 7:9)
نئے آسمانوں اور نئی زمین پر خُداوند کی حکمرانی ہمیشہ پھیلتی رہے گی:

"اُس کی سلطنت کے اِقبال
اور سلامتی کی کُچھ اِنتہانہ ہو گی۔
وہ داؤُد کے تخت اور اُس کی مُملکت پر آج سے ابد تک
حُکمران رہے گا
اور عدالت اور صداقت سے اُسے قِیام بخشے گا
ربُّ الافواج کی غیُوری یہ کرے گی۔" (یسعیاہ 7:9)

کتنا دلچسپ بیان ہے! کیارب نئی دنیابنانے والا ہے؟ کیا کائنات اپنی لاتعداد کہکشاؤں اور کروڑوں اور اربوں ستاروں اور یہ بتانے سے قاصر ہے کہ کتنے سیارے اتنے وسیع ہو جائیں گے کہاسے دریافت کرنے اور مسخر کرنے میں کئی سال لگ جائیں گے؟ کیا یہ ہمیشہ کے لیے پھیلتا رہے گا؟

ہمیں انتظار کرنا پڑے گا اور دیکھنا پڑے گا کہ یسعیاہ کی پیشینگوئی کا کیا مطلب ہے۔ لیکن یہ یقینی ہے کہ ہمارے پاس کرنے کی چیزوں یاجانے کی جگہیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ نہ ہی ہم آنے والی زندگی میں چیلنجوں اور مواقع کو ختم کریں گے۔ اور جیسا کہ ہم زمین کو مسخر کرنے کے اپنے حکم کو پورا کرتے ہیں، ہم اس کے عمل اور خدا کی تخلیق کے عجائبات کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانیں گے۔

نئی زمین پر زندگی اجنبی نہیں ہو گی۔ یہ واقف ہو جائے گا. بالکل اسی طرح جیسے ہمارے ارد گرد کے مناظر، ہمارے رہنے کا طریقہ بدل جائے گا لیکن پہچانا جاسکتا ہے۔ ہم گھر بنائیں گے، کھانا تیار کریں گے، فیشن کے کپڑے بنائیں گے، اور معنی خیز، اطمینان بخش کوششوں پر کام کریں گے جب ہم زمین کو مسخر کرنے کے لیے خدا کے حکم کو پورا کریں گے۔ لیکن ہم

صرف اتنا نہیں کریں گے۔ بہت سی دوسری سرگرمیاں جو انسانی ثقافت میں مشترک ہیں نئی زمین پر موجود ہوں گی۔ اگلے باب میں، ہم ان میں سے کچھ پر ایک نظر ڈالیں گے۔

باب 13

نئی زمین پر زندگی کے بارے میں مزید

سب سے زیادہ تشویشات میں سے ایک جو میں لوگوں کی آواز سنتا ہوں جب وہ آسمان کے بارے میں اپنی ہچکچاہٹ کا اعتراف کرتے ہیں یہ خوف ہے کہ یہ زیادہ مزہ نہیں آئے گا۔ ہم سب کی دلچسپیاں ہیں اور ایسی سرگرمیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو اگرچہ گناہ سے بھرپور نہیں ہیں، لیکن آسمان کی بادشاہی کے لیے کافی روحانی نہیں لگتی ہیں جیسے کہ ایک کتاب پڑھنا، ایک دلچسپ فلم دیکھنا، کنسرٹ میں شرکت کرنا، پیدل سفر کرنا، کوئی گیم کھیلنا، اپنے پسندیدہ کھیلوں کو خوش کرنا۔ ٹیم، یا ایک شوق کا تعاقب. کیا آنے والی زندگی میں ایسی کوئی تفریح ہوگی؟ بائبل کے مطابق، جواب ہاں میں ہے!

آرام اور تفریح کی خوشی

کلام کہتا ہے کہ جب خُدا نے اپنی تخلیق کا کام مکمل کیا تو اُس نے آرام کیا:

"اور خُدا نے اپنے کام کو جِسے وہ کرتا تھا ساتویں دِن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جِسے وہ کر رہا تھا ساتویں دِن فارِغ ہُؤا۔ "(پیدائش 2:2)

قادرِ مطلق خُدا کو آرام کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ وہ تھکا ہوا تھا۔ اس کے بجائے، خُداوند نے اپنے مکمل کام پر اطمینان حاصل کرنے کے لیے وقت مختص کیا۔ اس نے نہ صرف اپنی تخلیق کردہ تمام چیزوں کا مشاہدہ کیا اور اسے انتہائی اچھا قرار دیا، بلکہ وہ اپنے کاموں پر خوش ہوا (پیدائش 31:1 ؛ زبور 31:104)۔

آدم اور حوا اُس وقت عدن میں رہتے تھے اور خدا کے آرام میں شریک تھے۔ وہ خُداوند خُدا کے ساتھ شامل ہو گئے، اُس گھر کی خوبصورتی اور فضل سے جو اُس نے اُن کے لیے بنایا تھا۔ بد قسمتی سے، جب ہمارے پہلے والدین نے گناہ کیا، تو بنی نوع انسان نے خدا کے آرام میں شریک ہونے کی نعمت کھو دی۔ بہر حال، آرام کے لیے وقت مختص کرنے کا تصور بنی نوع انسان کے شعور میں پیوست تھا۔

- زمین پر انسان کی ابتدائی عمر سے، ہر معروف ثقافت نے کام سے متعلق کوششوں سے فرصت یا آزادی کے لیے وقت نکالا ہے۔ اور اس زمانے میں وہ تفریح یسر گرمیوں میں مصروف تھے۔
- یہ نئی زمین پر نہیں بدلے گا۔ ہاں، ہم کام کریں گے، لیکن ہم بھی کھیلیں گے۔ اگر یہ سوچ آپ کو چونکا دیتی ہے تو ذہن میں رکھیں کہ آنے والی زندگی نئی لیکن پہچانی، بدلی ہوئی لیکن مانوس ہو گی۔ یاد رکھیں، چھٹکارے میں خُدا کا مقصد اُس چیز کو بحال کرنا ہے جو گناہ میں کھو گیا تھا۔

جیسا کہ خُداوند نے اپنے نبیوں کے ذریعے نجات کے اپنے منصوبے کی نقاب کشائی کرنا شروع کی، اُس نے اپنے لوگوں کو آرام کا دن منانے کیہدایت کی جسے سبت کہتے ہیں۔ یہ دن آرام کی تصویر کشی کرتا ہے جو نجا تدہندہ نئی زمین پر فراہم کرے گا—خُدا کے ساتھ اٹوٹ رفاقتکی بحالی جب کہ ہم اپنے حیرت انگیز ہمیشہ کے لیے گھر کی برکتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ باقی خدااور اس کے لوگوں کے لیے استعمال ہونے والا یونانی لفظ "تازگی" کا خیال رکھتا ہے۔

ممکنہ طور پر آپ سوچ رہے ہیں، "اگر کام آخر کار لطف اندوز ہونے والا ہے تو ہمیں فراغت اور تفریح کی ضرورت کیوں پڑے گی؟ اگر ہمارے پاس لافانی، لافانی، جی اُٹھنے والے جسم ہوں تو ہمیں آرام اور تازگی کی ضرورت کیوں پڑے گی؟" جیسا کہ ہم نے پچھلے ابواب میں سیکھا، ایک کامل دنیا میں زندگی چیلنجوں کے بغیر نہیں ہو گی، اور ہم پھر بھی محدود لوگ ہوں گے۔ ہم ممکنہ طور پر ایک مشکل کام کو پورا کرنے کے لیے توانائی خرچ کرنے کے بعد آرام کا خیر مقدم کریں

گے۔ آرام کرنا گناہ نہیں ہے۔ سخت محنت کرنے کے بعد ہم بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح جیسے کہ وہ گناہ کرنے سے پہلے تھے، بد عنوانی اور موت سے پاک دنیا میں آرام کی خوشی کا تجربہ کر سکیں گے۔

اور آرام اور تفریح کے ان اوقات میں، ہمارے پاس تخلیق کی شان سے شروع کرتے ہوئے تفریح کے لیے بہت کچھ ہو گا۔ زمین کے عجائبات صرف مفید نہیں ہیں، وہ خوشی کا ذریعہ ہیں۔ درخت نہ صرف لکڑی دیتے ہیں بلکہ اپنی خوبصورتی اور شان و شوکت، اپنے سایہ اور پھل سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ خُداوند بذاتِ خود اپنی تخلیق سے خوش ہوتا ہے اور جیسا کہ اُس کی صورت پر بنایا گیا ہے، اسی طرح ہم بھی۔

"خُداوند کا جلال ابد تک رہے۔
خُداوند اپنی صنعتوں سے خُوش ہو"(زبور 31:104)

"آسمان تو خُداوند کا آسمان ہے
لیکن زمین اُس نے بنی آدم کو دی ہے۔"(زبور 16:115)

فی الحال، خدا واحد ہے جو اس دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورتی کو دیکھتا ہے۔ وہ ویران الپائن وادیوں میں پھولوں، دور دراز کے جنگلوں میں گہرے درختوں کے مینڈکوں، شاندار پودوں کی زندگی اور سمندر کی گہرائیوں میں رنگین مخلوقات، اور الگ تھلگ گھاٹیوں میں چٹانوں کی شاندار شکلیں دیکھتا ہے۔ لیکن یہ آنے والی زندگی میں بدلنے والا ہے کیونکہ ہمارے پاس سفر کرنے اور اس سیارے کے قدرتی عجائبات سے لطف اندوز ہونے کے لیے وقت اور وسائل ہوں گے۔

ہم اور کیا کریں گے اپنے فارغ اوقات میں۔ زمین پر موجود تمام ثقافتوں نے، بنی نوع انسان کی ابتدائی نسلوں میں واپس جا کر، بہت قدیم سے لے کر انتہائی نفیس فن، موسیقی، رقص، کہانی سنانے اور ایتھلیٹک مقابلوں تک تفریح کی مختلف شکلیں پیدا کی ہیں۔ تسلسل کے اصول کی بنیاد پر، اس قسم کی تفریحات گناہ کے اثرات سے نجات پانے والی نئی زمین پر موجود ہوں گی۔ وہ خُداوند کی حمد کریں گے اور اُس کے خاندان کو پوری طرح مطمئن کریں گے۔

آرٹ (فن)

خدا ماسٹر آرٹسٹ ہے۔ اس کی تخلیق چٹانوں پر اگنے والی کائی کے چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑوں سے لے کر میدانوں، سمندروں اور پہاڑوں کی شاندار وسعتوں تک رنگوں، ساخت، اشکال اور ڈیزائن سے بھری ہوئی ہے۔ اس نے اپنی دنیا کو متحرک پرندوں اور شاندار پھولوں سے سجایا ہے۔ لہٰذا، یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ اس کے نقش بردار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ وقت کے آغاز سے، انسانوں نے آرٹ کے کام تیار کیے ہیں، چاہے درخت کے تنے میں نقش کیا گیا ہو یا چٹان پر پینٹ کی گئی علامت۔ جیسے جیسے ٹیکنالوجی ترقی کرتی گئی، اسی طرح بنی نوع انسان کے فنکارانہ اظہار کے ذرائع اور طریقے بھی۔

بدقسمتی سے، صدیوں کے دوران، انسانیت کا زیادہ تر آرٹ ورک رب کی حمد کرنے میں ناکام رہا ہے۔ لیکن نئی زمین پر یہ مختلف ہوگا۔ انسانی تخلیقی اور فنکارانہ اظہار اپنی پوری صلاحیت کو پہنچ جائے گا جب مرد اور عورت زمین کو مسخر کرنے کے لیے خدا کے حکم پر عمل کریں گے۔ فنکار زمین کے خام مال کو پینٹ کرنے، تراشنے اور مجسمہ سازی کے لیے استعمال کرنے جا رہے ہیں کیونکہ ان کے تمام کام اس شخص کی عزت کرتے ہیں جس نے انہیں متاثر کیا اور تحفہ دیا۔

ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس ڈرائنگ کا قدرتی ہنر ہو اور آپ آرٹ اسکول جانے کی خواہش رکھتے ہوں، لیکن زندگی آپ کو ایک مختلف سمت لے گئی۔ شاید آپ ہمیشہ پینٹ کرنا یا مجسمہ بنانا سیکھنا چاہتے تھے لیکن آپ کے پاس کبھی وقت یا وسائل نہیں تھے۔ آنے والی زندگی میں، آپ ان غیر استعمال شدہ تحائف اور ہنر کو کام میں لگائیں گے اور اپنے خواب کو پورا کریں گے کیونکہ آپ کی تخلیقی صلاحیت پوری طرح سے ظاہر ہوتی ہے۔

موسیقی اور رقص

اگرچہ گانا، ناچنا، اور موسیقی کے آلات اس زوال پذیر دنیا میں برے مقاصد کے لیے استعمال کیے گئے ہیں، لیکن اس زندگی کے بعد کی زندگی میں، وہ پاک ہو جائیں گے۔ یہ حیران کن ہو سکتا ہے اگر آپ مسیحیت کے اس سلسلے سے آتے ہیں جو موسیقی اور رقص کے گناہ ہونے پر پر یقین رکھتا ہے۔ لیکن اجنبی بیٹے کی تمثیل میں، یسوع نے اشارہ کیا کہ یہ سرگرمیاں آسمان پر ہوتی ہیں (لوقا 15:11)۔ یسوع نے یہ کہانی آسمان کے ردعمل کو واضح کرنے کے لیے کہی جب کھوئے ہوئے گنہگار خدا کے پاس واپس آتے ہیں۔ اس نے ضیافت، موسیقی اور رقص کے ساتھ ایک خوشی بھرے جشن کو بیان کیا (لوقا 15 : 22-25)۔ ہمارے نجات دہندہ نے ایسی تفصیلات شامل نہیں کی ہوں گی اگر ان میں سے کوئی تفریح فطری طور پر برائی ہے یا اگر وہ آنے والی زندگی کا حصہ نہیں ہیں۔

آسمان پر موسیقی

بائبل ظاہر کرتی ہے کہ موجودہ آسمان میں موسیقی ہے۔ یوحنا رسول نے رپورٹ کیا کہ اُس نے گانا سنا اور غیب کے عالم میں موسیقی کے آلات دیکھے۔

"جب اُس نے کِتاب لے لی تو وہ چاروں جاندار اور چَوبیس بزُرگ اُس برّہ کے سامنے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربَط اور عُود سے بھرے ہُوئے سونے کے پِیالے تھے۔ یہ مُقدّسوں کی دُعائیں ہیں۔

اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ

تُو ہی اِس کِتاب کو لینے

اور اُس کی مُہریں کھولنے کے لائِق ہے

کیونکہ تُو نے ذبح ہو کر اپنے خُون سے

ہر ایک قبِیلہ اور اہلِ زُبان اور اُمّت اور قَوم میں سے

خُدا کے واسطے لوگوں کو خرِید لیا۔" (مکاشفہ 5 : 9-8)

"اور مَیں نے اُن ساتوں فرِشتوں کو دیکھا جو خُدا کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور اُنہیں سات نرسنگے دِئے گئے۔....اور وہ ساتوں فرِشتے جِن کے پاس وہ سات نرسنگے تھے پُھونکنے کو تیّار ہُوئے۔" (مکاشفہ 8 : 6-2)

اگرچہ یہ مخصوص سینگ تفریح کے لیے نہیں بلکہ زمین پر رونما ہونے والے واقعات کا اعلان کرنے کے لیے نہیں پھونکے گئے تھے، لیکن ان کی آسمان پر موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ ایسے آلات خدا کی حمد کر سکتے ہیں۔

موسیقی خدا کی طرف سے آتی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے مردوں اور عورتوں کو موسیقی کے آلات بنانے اور استعمال کرنے، گانے لکھنے اور گانے، اور اس کے سامنے پرجوش انداز میں رقص کرنے کی صلاحیت کے ساتھ وضع کیا۔ کلام ان مثالوں سے بھرا ہوا ہے کہ لوگ خوشی سے گانے اور رقص اور مہارت سے بجانے والے آلات کے ذریعے خداوند کی تعریف کرتے ہیں۔

- زبور کی کتاب میں، خدا کے لوگوں کو گیتوں اور آلات کے ساتھ اس کی تعریف کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

"خُداوند کی حمد کرو۔
تُم خُدا کے مَقدِس میں اُس کی حمد کرو۔
اُس کی قُدرت کے فلک پر اُس کی حمد کرو۔
اُس کی قُدرت کے کاموں کے سبب سے اُس کی حمد کرو۔
اُس کی بڑی عظمت کے مُطابِق اُس کی حمد کرو۔
نرسنگے کی آواز کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔
بربط اور سِتار پر اُس کی حمد کرو۔
دَف بجاتے اور ناچتے ہُوئے اُس کی حمد کرو۔
تاردار سازوں اور بانسلی کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔
بُلند آواز جھانجھ کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔

زور سے جھنجھناتی جھانجھ کے ساتھ اُس کی حمد کرو۔
ہر متنفِّس خُداوند کی حمد کرے
خُداوند کی حمد کرو۔"(زبور150 : 6-1)

جب اسرائیل مصر کی غلامی سے فرار ہونے کے بعد بحیرہ احمر میں محفوظ طریقے سے گزر رہا تھا، تو انہوں نے خوشی کا جشن منایا۔

"تب مُوسیٰؔ اور بنی اِسرائیل نے خُداوند کے لِئے یہ گِیت گایا اور یُوں کہنے لگے -:
مَیں خُداوند کی ثنا گاؤُں گا کیونکہ وہ جلال کے ساتھ فتح مند ہُوا۔
اُس نے گھوڑے کو سوار سمیت سُمندر میں ڈال دِیا"(خروج15 1:)

"تب ہارُونؔ کی بہن مریمؔ نبیّہ نے دف ہاتھ میں لِیا اور سب عَورتیں دف لِئے ناچتی ہُوئی اُس کے پِیچھے چلیں۔ "

(خروج15 20:)

موسیقی کو چھڑا لیا جائے گا۔ خُدا کے اپنے لوگوں سے وعدے کا حصہ خوشی بھرے گانا اور رقص کی بحالی بھی شامل ہے۔

"اَے اِسرائیل کی کُنواری! مَیں تُجھے پِھر آباد کرُوں گا اور تُو آباد ہو جائے گی۔ تُو پِھر دف اُٹھا کر آراستہ ہو گی اور خُوشی کرنے والوں کے ناچ میں شامِل ہونے کو نِکلے گی۔" (یرمیاہ 31 4:)

نئی زمین کا ذکر کرتے ہوئے، یسعیاہ نبی نے لکھا،

"یقِیناً خُداوند صِیُّون کو تسلّی دے گا۔
وہ اُس کے تمام وِیرانوں کی دِل داری کرے گا۔
وہ اُس کا بیابان عدن کی مانِند اور اُس کا صحرا
خُداوند کے باغ کی مانِند بنائے گا۔

خُوشی اور شادمانی اُس میں پائی جائے گی۔
شُکر گُذاری اور گانے کی آواز اُس میں ہوگی۔ " (یسعیاہ 51:3)

"خُداوند تیرا خُدا جو تجھ میں ہے قادِر ہے۔
وُہی بچالے گا۔
وہ تیرے سبب سے شادمان ہو کر خُوشی کرے گا۔
وہ اپنی مُحبّت میں مسرُور رہے گا۔
وہ گاتے ہُوئے تیرے لِئے شادمانی کرے گا۔" (صفنیاہ 17:3)

جن موضوعات پر ہم نے اب تک زور دیا ہے ان میں سے ایک ثقافتی تسلسل ہے۔ یوحنا نے اس زندگی سے لے کر اگلی زندگی تک سرگرمیوں کے تسلسل کے بارے میں ایک دلچسپ تفصیل نوٹ کی جب اس نے آسمان پر اپنے وقتکو بیان کیا۔ اُس نے لکھا کہ اُس نے مردوں اور عورتوں کو دیکھا جو

"پھر مَیں نے شِیشہ کا سا ایک سمُندر دیکھا جِس میں آگ مِلی ہُوئی تھی اور جو اُس حَیوان اور اُس کے بُت اور اُس کے نام کے عدد پر غالِب آئے تھے اُن کو اُس شِیشہ کے سمُندر کے پاس خُدا کی بربطیں لِئے کھڑے ہُوئے دیکھا۔ اور وہ خُدا کے بندہ مُوسیٰ کا گیت اور برّہ کا گیت گا گا کر کہتے تھے

اَے خُداوند خُدا! قادِرِ مُطلق!

تیرے کام بڑے اور عجِیب ہیں۔

اَے ازلی بادشاہ!

تیری راہیں راست اور دُرست ہیں۔" (مکاشفہ 15 : 3-2)

موسیٰ نے اپنی زندگی کے دوران کئی گیت لکھے جو بائبل میں درج ہیں(خروج 15 : 18-1 ؛استثنا 32 : 43-1)۔ یہ واضح نہیں ہے کہ جن لوگوں کو یوحنا نے دیکھا وہ ان میں سے ایک گا نا گا رہے تھے یا موسیٰ کے آسمان پر آنے کے بعد سے لکھا ہوا کوئی نیا گانا۔

کسی بھی طرح سے، یہ تفصیل ان چیزوں کی نشاندہی کرتی ہے جنہوں نے اس زندگی میں خدا کی تمجید کی، جیسے موسیٰ کے گیت، ضائع نہیں ہوں گے، اور آنے والی زندگی کا مطلب انسانی تخلیقی صلاحیتوں اور موسیقی کے اظہار کا خاتمہ نہیں ہو گا۔

الیکٹرک گٹار کے بارے میں کیا؟

شاید آپ ان آلات کے بارے میں سوچ رہے ہوں گے جن کا ہمنے حوالہ دیا آیات میں ذکر کیا ہے، جو بائبل کے دنوں سے ایجاد ہوئے ہیں، جیسے ٹباس، وائلن، پیانو، اور الیکٹرک گٹار۔ کیا وہ نئی زمین پر استعمال ہوں گے؟ اس کا امکان ہے۔ موسیقی کے آلات کی ترقی اور پیداوار انسانوں کی خدا کی عطا کردہ تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے قدرتی وسائل کو ایسی اشیاء میں تبدیل کرنے کی ایک مثال ہے جو رب کی حمد اور لوگوں کو برکت دیتے ہیں-ایک مقصد جسے ہم ہمیشہ جاری رکھیں گے۔

مجھے لوگوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ آسمان پر کس قسم کی موسیقی چلائی جاتی ہے۔ بائبل اس مسئلے کو حل نہیں کرتی ہے، لیکن ان خیالات کو ذہن میں رکھیں:

- چونکہ ثقافتی شناخت زندہ رہتی ہے، اس لیے ہم فرض کر سکتے ہیں کہ ہم زمین پر جو کچھ لطف اندوز ہوتے ہیں اسے کھیلیں گے اور سنیں گے۔ پوری تاریخ میں، بہت سے گیت اور موسیقی کے کام خدا کی شان کے لیے بنائے گئے ہیں۔ یقیناً کوئی بھی گناہ باقی نہیں رہے گا۔
- چونکہ ذاتی شناخت اس زندگی کے بعد بھی جاری رہتی ہے، اس لیے ہم موسیقی میں مختلف ذوق رکھتے ہوں گے، جیسا کہ ہم اب کرتے ہیں۔ وہلوگ جو قرون وسطی کے دور میں مغربی یورپ میں رہتے تھے وہ گریگورین گانوں کو ہمارے لیے مانوس عصری طرزوں پر ترجیح دے سکتے ہیں۔ ہماری موسیقی کی ترجیحات ممکنہ طور پر پھیل جائیں گی کیونکہ ہم دیگر ثقافتوں اور وقت کے ادوار سے موسیقی کی اقسام کے سامنے آتے ہیں۔ اور ہم اس تعریف اور عزت کی تعریف کریں گے جو وہ رب کے لیے لاتے ہیں چاہے کوئی خاص صنف ہماری پسندیدہ نہ بن جائے۔

ہم ابھی تک ہر سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ آگے کیا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ یہ فائدہ ہے، نقصان نہیں۔ آپ نے پیانو یا گٹار بجانے کی خواہش کی ہو گی لیکن زندگی کے حالات کی وجہ سے کبھی سیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ آپ کا خواب نئی زمین پر پورا ہو گا۔ ذاتی طور پر، میں بچپن سے ہی بیلے سے محبت کرتا ہوں۔ یہ فضل اور خوشی کا اظہار کرنے کا ایک خوبصورت طریقہ ہے۔ میری زندگی اس طرح نہیں گزری، اور میں اب بیلے لینے کے لیے بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ لیکن میں اپنے ہمیشہ کے لیے گھر میں اس خواہش کو پورا کرنے کا منتظر ہوں۔

کہانی سنانا

دلچسپ، دلچسپ اور دل لگی کہانیاں سنانے کا تعلق سیارے پر بنی نوع انسان کے ابتدائی دنوں سے ہے۔ ہر کوئی ایک عظیم کہانی سے لطف اندوز ہوتا ہے، چاہے وہ برائی پر اچھائی کی فتح کا ڈرامائی بیان ہو، ایک مزاحیہ کہانی جو ہمیں ہنساتی ہے، یا ایکر از جو ہمیں آخر تک اندازہ لگاتا رہتا ہے۔ تفریح کی اس عالمگیر شکل کے لیے انسانیت کی محبت آنے والی زندگی میں ختم نہیں ہو گی۔

- یسوع نے آسمان میں کھانے اور رفاقت کے لیے میزوں کے ارد گرد بیٹھے لوگوں کے بارے میں متعدد حوالہ جات پیش کیے:

"اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ بُہتیرے پُورب اور پچّھم سے آکر ابرہاؔم اور اِضحاؔق اور یعقُوبؔ کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضِیافت میں شریک ہوں گے۔ "(متی 8:11)

لوگ اس طرح کی ترتیب میں ہنستے اور کہانیاں سناتے ہیں۔

- خُداوند یسوع ایک شاندار کہانی سنانے والا تھا۔ حکمت اور روحانی سچائیوں کو پہنچانے کے لیے وہ باقاعدگی سے تمثیلوں یا مختصر کہانیوں کا استعمال کرتا تھا۔ اگر ہمارے نجات دہندہ کے لیے کہانیاں سنانا مناسب تھا، تو یہ آسمان اور نئی زمین پر خُدا کے باقی خاندان کے لیے ہو گا۔

متاثر کن اور دل لگی کہانیوں کے لیے ہماری تعریف غلط نہیں ہے۔ خدا نے ہمیں اس طرح بنایا ہے۔ یہ ہم میں اس کی تصویر کا حصہ ہے۔ اب تک کہی گئی سب سے بڑی کہانی ہمارے خالق کی طرف سے تصنیف اور ہدایت کی گئی تھی–اس کی اپنی نجات کی کہانی۔ جیسا کہ خُداوند نے اپنی مخلوق کو گناہ، بدعنوانی اور موت کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے اس منصوبے پر کام کیا، اُس نے لوگوں کو بائبل کے سامنے آنے والے ڈرامے کا ریکارڈ لکھنے کی ترغیب دی۔ خُدا کی کتاب ایک خاندان کے لیے اُس کی خواہش اور اُسے حاصل کرنے میں اُس کی کتنی طوالت کی کہانی بتاتی ہے۔ صدیوں سے اپنے لوگوں کو اس کی ہدایت ہمیشہ یہ رہی ہے کہ اس نے جو کچھ کیا اس کی کہانی سنائیں۔

"اَے میرے لوگو! میری شریعت کو سُنو۔
میرے مُنہ کی باتوں پر کان لگاؤ۔
مَیں تمثِیل میں کلام کرُوں گا
اور قدِیم مُعمّے کہُوں گا۔
جِن کو ہم نے سُنا اور جان لِیا
اور ہمارے باپ دادا نے ہم کو بتایا" (زبور 78 : 3-1)

"اور جِن کو ہم اُن کی اَولاد سے پوشِیدہ نہیں رکھّیں گے
بلکہ آیندہ پُشت کو بھی خُداوند کی تعریف
اور اُس کی قُدرت اور عجائِب جو اُس نے کئے
بتائیں گے۔" (زبور 78 : 4)

آسمان اور نئی زمین پر کتابیں

زمین کی ہر ثقافت جس نے تحریر کو ترقی دی اس نے اپنی کہانیوں کے تحریری ریکارڈ بھی تیار کیے ہیں۔ اس طرح، ثقافت کے تسلسل کی وجہ سے، ہم فرض کر سکتے ہیں کہ نئی زمین پر کتابیں ہوں گی۔ ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ پوشیدہ آسمان میں کتابیں موجود ہیں۔

زبور نویس ڈیوڈ نے لکھا:

"تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادّے کو دیکھا
اور جو ایّام میرے لِئے مقرّر تھے
وہ سب تیری کِتاب میں لِکھے تھے۔
جب کہ ایک بھی وجُود میں نہ آیا تھا۔"(زبور139 : 16)

"تُو میری آوارگی کا حِساب رکھتا ہے۔
میرے آنسُوؤں کو اپنے مشکیزہ میں رکھ لے۔
کیا وہ تیری کِتاب میں مندرج نہیں ہیں؟"(زبور56 : 8)

یوحنا نے آسمان میں کتابیں دیکھنے کی اطلاع دی۔

"اور جو تخت پر بَیٹھا تھا مَیں نے اُس کے دہنے ہاتھ میں ایک کِتاب دیکھی جو اندر سے اور باہِر سے لِکھی ہُوئی تھی اور اُسے سات مُہریں لگا کر بند کِیا گیا تھا۔ "(مکاشفہ5 : 1)

"پِھر مَیں نے ایک اَور زورآور فرِشتہ کو بادل اوڑھے ہُوئے آسمان سے اُترتے دیکھا۔ اُس کے سر پر دھَنک تھی اور اُس کا چِہرہ آفتاب کی مانِند تھا اور اُس کے پاؤں آگ کے سُتُونوں کی مانِند۔ اور اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کُھلی ہُوئی کِتاب تھی۔ اُس نے اپنا دہنا پاؤں تو سمُندر پر رکھّا اور بایاں خُشکی پر۔ "(مکاشفہ10 : 2-1)

"پھر مَیں نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو اُس تخت کے سامنے کھڑے ہُوئے دیکھا اور کِتابیں کھولی گئیں۔ پِھر ایک اَور کِتاب کھولی گئی یعنی کِتابِ حیات اور جِس طرح اُن کِتابوں میں لِکھا ہُؤا تھا اُن کے اَعمال کے مُطابِق مُردوں کا اِنصاف کِیا گیا۔ "(مکاشفہ 20 : 12)

کیا اندیکھی دنیا میں خدا کے علاوہ اور بھی کتابیں ہیں ؟ کوئی شک. ذہن میں رکھو، کوئی بھی چیز جو خُداوند کی حمد کرتی ہے ضائع نہیں ہو گی۔ صدیوں کے دوران، ان کی شان کے لیے بہت سے عظیم ادبی کام لکھے گئے ہیں، جن میں نثر، شاعری اور ڈرامے شامل ہیں۔ یاد رکھیں کہ ان کاموں کو قلمبند کرنے کی تخلیقی صلاحیت اسی کی طرف سے آتی ہے۔ ایسی کتابیں آسمان اور نئی زمین پر چھڑائی جائیں گی اور زندہ رہیں گی۔ اور نئی کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ مزید معلومات دستیاب ہوں گی، اور لوگوں کے پاس جنون، تجسس اور تخلیقی صلاحیتیں ہوں گی، بغیر کسی رکاوٹ اور وقت کی پابندیوں کے جو اس گرتی ہوئی دنیا میں ہماری راہ میں حائل ہیں۔

کچھ پوچھ سکتے ہیں، "کیا نئی زمین پر زندہ رہنے والی کہانیوں کو قدیم بنانے کی ضرورت نہیں ہو گی (بورنگ کے لیے ایک کوڈورڈ)؟ "یقینی طور پر، کوئی بھی ناپاک چیز اسے آگے کی زندگی نہیں بنائے گی۔ لیکن خُدا کی اپنی کتاب، بائبل، قتل، سازش، خیانت اور زنا کی تصویر کشی کرتی ہے، برائی کو سربلند کرنے کے لیے نہیں، بلکہ یہ دکھا کر خُداوند کی بڑائی کرنے کے لیے کہ کس طرح اُس کی محبت اور فضل تاریک ترین طرز عمل اور حالات پر فتح پاتا ہے۔

فلموں اور ٹی وی کے بارے میں کیا؟

جیسا کہ بنی نوع انسان کی تکنیکی ترقیات نے ترقی کی ہے اسی طرح کہانیوں کو پہنچانے کے طریقے بھی ہیں۔ ہم کہانیوں کو یاد کرنے اور انہیں زبانی طور پر کیمپ فائر کے ارد گرد منتقل کرنے سے ہاتھ سے لکھے ہوئے اسکرول اور پھر پرنٹ شدہ جلدوں تک چلے گئے ہیں۔ فلموں، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے پچھلے ایک سو سالوں میں انسانی تخلیقی صلاحیتوں نے کہانی سنانے کو اور بھی آگے بڑھایا ہے۔ اب ہمارے پاس ڈی وی ڈیز، ایم پی تھری پلیئرز، اسمارٹ فونز، ایپس، اور یوٹیوب ٹی ایم ہیں جی ہاں، ان

جگہوں کو گنہگار لوگوں نے برائی پھیلانے کے لیے استعمال کیا ہے۔ لیکن دیگر ثقافتی پیداوار کی طرح، وہ پاک ہو جائیں گے. اور ہم نئی ٹیکنالوجی کی ترقی کیتوقع کر سکتے ہیں۔

کھیل

ہمیں اپنے مستقبل کے گھر میں ایتھلیٹک سرگرمیوں کا بھی اندازہ لگاناچاہیے۔ اگر لوگوں کا گولف کاراؤنڈ کھیلنے یا نئی زمین پر فٹ بال ٹیم کی خوشی منانے کاخیال مضحکہ خیز لگتاہے تواس کے بارے میں سوچیں:

- خدانے ہمیں اس طرح بنایاہے کہ ہم پرجوش تجربات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہمارے جسم دوڑنے، چھلانگ لگانے اور پھینکنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ہم کھیلوں کے لیے موزوں ہیں۔
- ہر ثقافت کسی بھی طرح سے ماہر جسمانی مقابلے کو ذہن میں رکھتی ہے، چاہے وہ جنگل کے راستے پر پیدل دوڑ ہو یا کسی بھیڑ والے میدان میں کھیلوں کا وسیع تماشہ۔ جب دنیانئی بنائی جائے گی تو یہ نہیں بدلے گا۔ یہ ثقافتی تسلسلکا حصہ ہے۔
- ایتھلیٹک سرگرمیاں نہ صرف لطف اندوز ہوتی ہیں بلکہ زمین کو مسخر کرنے کے خدا کے حکم کو پورا کرنے کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ جب ہم کسی چٹان پر چڑھتے ہیں، برف سے ڈھکی ہوئی ڈھلوان پر سکی کرتے ہیں، یا کسی جھیل کے پار تیرتے ہیں، تو ہم زمین کے فضل سے تیار کردہ سامان استعمال کرتے ہیں اور بعض قدرتی قوانین پر اپنے تسلط کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ موٹر سائیکل چلانے کے لیے نہ صرف قدرتی وسائل کو سائیکل بنانے کے لیے استعمال کرنا پڑتا ہے بلکہ دوپہیوں پر توازن کے ذریعے کشش ثقل پر بھی راج کرنا پڑتا ہے۔

آپ سوال کر سکتے ہیں کہ نئی زمین پر ایتھلیٹک مقابلے بھی ممکن ہیں یا نہیں۔ کیا کوئی کھیل ہار سکتا ہے یا کامل دنیا میں دوسرے نمبر پر آسکتا ہے؟ بلکل! مت بھولیں کہ کتاب میں پہلے کیا احاطہ کیا گیا تھا: ہم سب آنے والی زندگی میں ایک جیسے نہیں ہوں گے۔ ہم اپنی انفرادیت اور انفرادیت کو برقرار رکھیں گے۔ جس طرح اب ہم میں سے کچھ کے پاس ایتھلیٹک

صلاحیت زیادہ ہے اور دوسروں میں کم، نئی دنیا میں ایسا ہی ہو گا۔ اگر آپ نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی فٹ بال کی گیند کو لات نہیں ماری تو آپ اچانک آل اسٹار کھلاڑی نہیں بن جائیں گے۔ آپ اولمپک گولڈ میڈلسٹ نہیں بنیں گے اگر آپ نے کبھی کسی ٹریک کے گرد گود نہیں چلائی۔ اور، محدود مخلوقات کے طور پر، جس طرح ہم آنے والی زندگی میں علم میں اضافہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے، اسی طرح ہم زیادہ مہارتیں پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مختلف مہارت کی سطح کے لوگوں کے درمیان مسابقت کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ گرے ہوئے لوگوں کے درمیان مقابلہ اس زندگی میں گناہ پیدا کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ لیکن بائبل مسیحی زندگی کا اتھلیٹک مقابلوں سے موازنہ کرتی ہے۔ اگر ایسی سرگرمی اندرونی طور پر بری ہے تو روح القدس ایسا موازنہ کیوں کرے گا؟

- ہر ثقافت کسی بھی طرح سے ماہر جسمانی مقابلے کو ذہن میں رکھتی ہے، چاہے وہ جنگل کے راستے پر پیدل دوڑ ہو یا کسی بھیڑ والے میدان میں کھیلوں کا وسیع تماشہ۔ جب دنیا نئی بنائی جائے گی تو یہ نہیں بدلے گا۔ یہ ثقافتی تسلسل کا حصہ ہے۔
- ایتھلیٹک سرگرمیاں نہ صرف لطف اندوز ہوتی ہیں بلکہ زمین کو مسخر کرنے کے خدا کے حکم کو پورا کرنے کے مواقع بھی فراہم کرتی ہیں۔ جب ہم کسی چٹان پر چڑھتے ہیں، برف سے ڈھکی ہوئی ڈھلوان پر سکی کرتے ہیں، یا کسی جھیل کے پار تیرتے ہیں، تو ہم زمین کے فضل سے تیار کردہ سامان استعمال کرتے ہیں اور بعض قدرتی قوانین پر اپنے تسلط کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ موٹر سائیکل چلانے کے لیے نہ صرف قدرتی وسائل کو سائیکل بنانے کے لیے استعمال کرنا پڑتا ہے بلکہ دو پہیوں پر توازن کے ذریعے کشش ثقل پر بھی راج کرنا پڑتا ہے۔

آپ سوال کر سکتے ہیں کہ نئی زمین پر ایتھلیٹک مقابلے بھی ممکن ہیں یا نہیں۔ کیا کوئی کھیل ہار سکتا ہے یا کامل دنیا میں دوسرے نمبر پر آ سکتا ہے؟ بلکل! مت بھولیں کہ کتاب میں پہلے کیا احاطہ کیا گیا تھا: ہم سب آنے والی زندگی میں ایک جیسے نہیں ہوں گے۔ ہم اپنی انفرادیت اور انفرادیت کو برقرار رکھیں گے۔ جس طرح اب ہم میں سے کچھ کے پاس ایتھلیٹک صلاحیت زیادہ ہے اور دوسروں میں کم، نئی دنیا میں ایسا ہی ہو گا۔ اگر آپ نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی فٹ بال کی گیند کو لات نہیں ماری تو آپ اچانک آل اسٹار کھلاڑی نہیں بن جائیں گے۔ آپ اولمپک گولڈ میڈلسٹ نہیں بنیں گے اگر آپ نے کبھی کسی

ٹریک کے گرد گود نہیں چلائی۔ اور، محدود مخلوقات کے طور پر، جس طرح ہم آنے والی زندگی میں علم میں اضافہ کرنے کے قابل ہو جائیں گے، اسی طرح ہم زیادہ مہارتیں پیدا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مختلف مہارت کی سطح کے لوگوں کے درمیان مسابقت کے بارے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ گرے ہوئے لوگوں کے درمیان مقابلہ اس زندگی میں گناہ پیدا کر سکتا ہے اور کرتا ہے۔ لیکن بائبل مسیحی زندگی کا اتھلیٹک مقابلوں سے موازنہ کرتی ہے۔ اگر ایسی سرگرمی اندرونی طور پر بری ہے تو روح القدس ایسا موازنہ کیوں کرے گا؟

"پس جب کہ گواہوں کا اَیسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہُوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گُناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دَوڑ میں صبر سے دَوڑیں جو ہمیں دَرپیش ہے۔ "(عبرانیوں 12 : 1)

"کیا تُم نہیں جانتے کہ دَوڑ میں دَوڑنے والے دَوڑتے تو سب ہی ہیں مگر اِنعام ایک ہی لے جاتا ہے؟ تُم بھی اَیسے ہی دَوڑو تاکہ جِیتو۔ اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ تو مُرجھانے والا سہرا پانے کے لِئے یہ کرتے ہیں مگر ہم اُس سہرے کے لِئے کرتے ہیں جو نہیں مُرجھاتا۔ " (1 کُرِنتھِیوں 9 : 25-24)

اس گناہ زدہ دنیا میں بھی، ہونہار کھلاڑی اپنی خداداد صلاحیتوں اور صلاحیتوں کو رب کی تعظیم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں پیشہ ورانہ کھیلوں میں کچھ معروف، پرعزم مسیحی کھلاڑیوں کے بارے میں سوچیے۔ وہ کھلے دل سے خدا کو تسلیم کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنی کامیابیوں کے لیے عاجزی کے ساتھ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنی شہرت اور قسمت کو اپنے ساتھی آدمی کی مدد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

میں اس کو آخری باب میں مزید مکمل طور پر بیان کروں گا، لیکن آنے والی زندگی کے فائدے کا ایک حصہ ادھورے خوابوں اور خواہشات کی تکمیل ہے۔ کتنے لوگوں نے ایک خاص کھیل کھیلنے کا خواب دیکھا تھا، لیکن زندگی کے چیلنجز راستے میں آ گئے اور ایسا کبھی نہیں ہوا؟ یہ ان کی کہانی کا اختتام نہیں ہے، وہ نئی زمین پر ان خواہشات کو حاصل کریں گے۔

بنی نوع انسان اور زمین کے لیے رب کے مقاصد پورے ہوں گے۔ اسکا گھر ہمارا گھر ہو گا اور وہ سب کچھ جو ہم کرتے ہیں خواہ وہ کام پر ہو یا کھیل میں اس کی حمد و ثنا کرے گا اور ہمیں پورا کرے گا۔ ہمارے گردونواح گھر کی طرح محسوس کرنے جا رہے ہیں اور زندگی واقف ہو جائے گی. زندگی اب اپنی بہترین حالت میں ہمیں اس بات کی ایک جھلک دیتی ہے کہ نئی زمین پر آگے کیا ہے۔

باب14

آسمان پر جانور

آگے بڑھنے سے پہلے، مجھے آسمان پر جانوروں کے ایک انتہائی اہم موضوع پر بات کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ جانوروں سے محبت کرنے والے نہیں ہیں، تو آپ ان کی حتمی قسمت کے لیے وقف ایک پورے باب سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ تاہم، یہ ہم میں سے ان لوگوں کے لیے ایک اہم مسئلہ ہے جنہوں نے اپنے پیارے پالتو جانور کی موت کا تجربہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر آپ بلیوں اور کتوں کے پرستار نہیں ہیں، تب بھی ان کی تقدیر میں آپ شامل ہیں کیونکہ ہمارا مستقبل ان کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ زمین کی مخلوقات کے لیے آگے کیا ہے اس کی زیادہ سمجھ ہمیں اس بات کی بصیرت فراہم کرتی ہے کہ ہمارا کیا انتظار ہے۔

جانوروں کی جگہ

آیئے تخلیق میں جانوروں کے مقام پر غور کرنے سے آغاز کرتے ہیں۔ وہ انسان کے بعد زمین کے دوسرے اہم ترین باشندے ہیں۔ خدا نے انہیں ہمارے فائدہ کے لیے پیدا کیا ہے۔ دوسری چیزوں کے علاوہ، وہ صحبت کی سطح فراہم کرتے ہیں۔ بائبل انسان کی متعلقہ ضروریات کے تناظر میں جانوروں کی خدا کی تخلیق کا حوالہ دیتی ہے۔

"اور خُداوند خُدا نے کہا کہ آدمؔ کا اکیلا رہنا اچھّا نہیں۔ مَیں اُس کے لئے ایک مدد گار اُس کی مانِند بناؤں گا۔ اور خُداوند خُدا نے کُل دشتی جانور اور ہوا کے کُل پرِندے مِٹّی سے بنائے اور اُن کو آدمؔ کے پاس لایا کہ دیکھے کہ وہ اُن کے کیا نام رکھتا ہے اور آدمؔ نے جِس جانور کو جو کہا وُہی اُس کا نام ٹھہرا۔ اور آدمؔ نے کُل چَوپایوں اور ہوا کے پرِندوں اور کُل دشتی جانوروں کے نام رکھّے پر آدمؔ کے لِئے کوئی مدد گار اُس کی مانِند نہ مِلا۔" (پیدائش 2 : 20-18)

اگرچہ ان مخلوقات نے آدم کی صحبت کی ضرورت کو جزوی طور پر پورا کیا، لیکن خُداوند کا ذہن اُس کے لیے زیادہ تھا۔ خدا کا ارادہ تھا کہ آدم کے لیے ایک موزوں ساتھی، یا آدم جیسا کوئی پیدا کرے، جس طرح یہ عبارت اصل عبرانی زبان میں پڑھی جاتی ہے۔ آدم نے حوا کے ساتھ وہ رشتہ پایا، جسے خدا نے آدمی کے پہلو سے نکالی ہوئی پسلی سے بنایا تھا۔ اگرچہ جانور صحبت میں حتمی نہیں تھے، ہمارے اور ان کے درمیان ایک رابطہ قائم ہوا جب خدا نے اپنی مخلوقات کو آدم کے پاس لایا اور اسے ان کے نام رکھنے کی ہدایت کی۔ ناموں کا فیصلہ کرنے اور دینے سے رشتہ قائم ہوتا ہے۔ خُداوند خُدا نے آدم کو حوا کا نام رکھنے کا استحقاق بھی دیا (پیدائش 20:3)۔

خدا جانوروں کی دیکھ بھال کرتا ہے اور ان سے لطف اندوز ہوتا ہے

خُداوند یسوع کے مطابق، اگرچہ انسانوں کی قدر جانوروں سے زیادہ ہے، لیکن جانور خُدا کے لیے اہمیت رکھتے ہیں۔ جب یسوع نے اپنے پیروکاروں کو زندگی کی ضروریات کے بارے میں فکر نہ کرنے کی تلقین کی، تو اس نے اپنے باپ کے پرندوں اور پھولوں کی دیکھ بھال کا حوالہ دیا۔

"ہوا کے پرِندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تَو بھی تُمہارا آسمانی باپ اُن کو کِھلاتا ہے۔ کیا تُم اُن سے زِیادہ قدر نہیں رکھتے؟ " (متی 26:6)

بائبل کے متعدد حوالہ جات ہمیں یقین دلاتے ہیں کہ خُداوند زمینی مخلوقات کا خیال رکھتا ہے۔

"خُداوند سب پر مہربان ہے
اور اُس کی رحمت اُس کی ساری مخلُوق پر ہے۔"(زبور145 : 9)
"سب کی آنکھیں تُجھ پر لگی ہیں۔
تُو اُن کو وقت پر اُن کی خُوراک دیتا ہے۔
تُو اپنی مُٹھّی کھولتا ہے
اور ہر جاندار کی خواہش پُوری کرتا ہے۔"(زبور145 : 16-15)

"تیری صداقت خُدا کے پہاڑوں کی مانِند ہے
تیرے احکام نہایت عمیق ہیں۔
اَے خُداوند! تُو اِنسان اور حَیوان دونوں کو محفُوظ
رکھتا ہے۔"(زبور36:6)

قادرِ مطلق خُدا نہ صرف جانوروں کی دیکھ بھال کرتا ہے بلکہ وہ اُن سے خوش ہوتا ہے۔ بائبل کہتی ہے کہ

"خُداوند کا جلال ابد تک رہے۔
خُداوند اپنی صنعتوں سے خُوش ہو۔"(زبور104:31)

یاد رکھیں کہ خدا واحد ہے جو زمین کی زیادہ تر مخلوقات کو دیکھتا ہے جو گھنے جنگلوں، گھنے جنگلوں اور گہرے سمندروں میں چھپی ہوئی ہیں۔ بائبل مزید بتاتی ہے کہ خُداوند نے اپنی مخلوق کو اپنے اردگرد کے ماحول سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت دی، اور وہ انہیں کھیلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

"دیکھو یہ بڑا اور چَوڑا سمُندر
جِس میں بے شُمار رینگنے والے جاندار ہیں۔
یعنی چھوٹے اور بڑے جانور۔
جہاز اِسی میں چلتے ہیں۔

اِسی میں لویاتان ہے جِسے تُو نے اِس میں کھیلنے کو
پَیدا کِیا۔"(زبور104 : 26-25)

بنیادی لفظ جس کا ترجمہ frolic کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے "خوشیمیں ہنسنا(اور) معنی سے، کھیلنا"۔ خدا نے ان مخلوقات کو کھیلنے کے لیے بنایا ہے۔ یہ محض وجود سے زیادہ ہے۔ یہ زندگی کا معیار ہے۔

یروشلم بائبل اس کا فقرہ اس طرح بیان کرتی ہے:

"جہاز اِسی میں چلتے ہیں۔
اِسی میں لویاتان ہے جِسے تُو نے اِس میں کھیلنے کو پَیدا کِیا۔"(زبور104 : 26)

خداوند خود اپنے بنائے ہوئے جانوروں سے لطفاندوز ہوتا ہے۔

انسان اور جانور آپس میں جڑے ہوئے ہیں

تخلیق، اپنی موجودہ حالت میں، اس طرح نہیں ہے جیسا کہ خدا نے اسے کہا تھا۔ اس نے شیروں کو بھیڑ کے بچے کھانے کے لیے، کبوتروں کو کھانے کے لیے باکس، یا انسانوں کو کھانے کے لیے مگرمچھوں کا فیشن نہیں بنایا۔ اور نہ ہی اس نے درختوں اور پھولوں کو بیمار ہونے کے لئے بنایا ہے، مرجھا جاتے ہیں اور مر جاتے ہیں۔ رب نے کسی کو یا کسی چیز کو فنا ہونے کے لیے نہیں بنایا۔ مادی دنیا کو آدم کے گناہ کے ذریعے موت کا نشانہ بنایا گیا۔ نسل انسانی کے سربراہ اور زمین کے پہلے محافظ کے طور پر، آدم کے اعمال نے اس میں رہنے والے خاندان اور خدا نے ہمارے لیے بنائے گئے گھر دونوں کو براہ راست متاثر کیا۔

"پس جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گُناہ دُنیا میں آیا اور گُناہ کے سبب سے مَوت آئی اور یُوں مَوت سب آدمیوں میں پَھیل گئی اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا۔"(رومیوں5 : 12)

آدم کی نافرمانی کی وجہ سے مرد اور عورت، حیوانات، نباتات اور خود زمین موت کے گھاٹ اتر گئے۔ اس حالت کے لیے خُدا کا علاج یسوع مسیح کے ذریعے مخلصی ہے۔ صلیب اتنی بڑی ہے کہ انسان اور زمین دونوں کو، اپنی مخلوقات کے ساتھ، گناہ اور اس کے اثرات سے نجات دلائے۔

"اور وُہی بدن یعنی کلِیسیا کا سر ہے۔ وُہی اِبتدا ہے اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تا کہ سب باتوں میں اُس کا اوّل درجہ ہو۔ کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ ساری معمُوری اُسی میں سکُونت کرے۔ اور اُس کے خُون کے سبب سے جو صلِیب پر بہا صُلح کر کے سب چِیزوں کا اُسی کے وسِیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے۔ خَواہ وہ زمین کی ہوں خَواہ آسمان کی۔"

(کُلسِّیوں 1 : 20-18)

میں یہ نہیں کہہ رہی ہوں کہ جانور انسانوں کے برابر ہیں۔ وہ نہیں ہیں. مرد خدا کی صورت پر بنائے گئے ہیں۔ جانور نہیں ہیں. مردوں کو ان کے گناہ کی وجہ سے ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ جانور گناہ نہیں کرتے۔ پھر بھی ایک احساس ہے جس میں یسوع بالواسطہ طور پر زمین کی مخلوقات کے لیے مر گیا کیونکہ اس کی قربانی گناہ سے نقصان پہنچانے کے لیے نجات یا چھٹکارا فراہم کرتی ہے۔ خُداوند خُدا اُس گھر کے کسی بھی حصے کو جو اس نے اپنے لئے اور اپنے خاندان بشمول جانور کے لیے، بنایا موت کے حوالے نہیں کرے گا۔ زمینکی مخلوق اسی کی ہے۔

"کیونکہ جنگل کا ایک ایک جانور
اور ہزاروں پہاڑوں کے چَوپائے میرے
ہی ہیں۔
مَیں پہاڑوں کے سب پرِندوں کو جانتا ہُوں
اور مَیدان کے درِندے میرے ہی ہیں۔" (زبور 50 : 11-10)

اس کرہ ارض پر شروع سے ہی جانور موجود ہیں۔ وہ اس گھر کا حصہ ہیں جسے خُداوند خُدا نے اپنے خاندان کے لیے بنایا ہے، اور وہ ہمارے تجدید شدہ اور بحال کیے گئے گھر سے غیر حاضر نہیں ہوں گے۔ نئی زمین پر جانور ہوں گے۔ پرانے عہد نامے کے نبیوں نے لکھا کہ جب نجات دہندہ زمین پر اپنی ابدی بادشاہی قائم کرتا ہے اور گناہ اور موت کی لعنت کو دور کرتا

ہے، تو جانور ایک دوسرے یا انسان کو مزید نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ وہ ہم آہنگی جو گناہ کے واقع ہونے سے پہلے خدا کی مخلوقات میں موجود تھی۔ تمام تخلیق آخر کار وہی ہو گی جیسا کہ رب کا ارادہ ہے (نوٹ 6 دیکھیں)۔

"اور وہ آگے کو قوموں کا شِکار نہ ہوں گے اور زمِین کے درِندے اُن کو نِگل نہ سکیں گے بلکہ وہ امن سے بسیں گے اور اُن کو کوئی نہ ڈرائے گا۔ " (حزقی ایل 28:34)

"پس بھیڑِیا برّہ کے ساتھ رہے گا
اور چِیتا بکری کے بچّے کے ساتھ بَیٹھے گا
اور بچھڑا اور شیر بچّہ اور پلا ہُؤا بَیل مِل جُل کر
رہیں گے
اور ننّھا بچّہ اُن کی پیش روی کرے گا۔
گائے اور رِیچھنی مِل کر چریں گی۔
اُن کے بچّے اِکٹّھے بَیٹھیں گے
اور شیرِ بَبر بَیل کی طرح بُھوسا کھائے گا۔
اور دُودھ پیِتا بچّہ سانپ کے بِل کے پاس کھیلے گا
اور وہ لڑکا جِس کا دُودھ چُھڑایا گیا ہو افعی کے
بِل میں ہاتھ ڈالے گا۔
وہ میرے تمام کوہِ مُقدّس پر نہ ضرر پُہنچائیں گے
نہ ہلاک کریں گے
کیونکہ جِس طرح سمُندر پانی سے بھرا ہے
اُسی طرح زمِین خُداوند کے عِرفان سے معمُور
ہو گی۔ " (یسعیاہ 11 : 9-6)

جانور دوبارہ زندہ ہوں گے

عظیم پَولُس رسول نے لکھا کہ تمام مخلوق بد عنوانی اور موت کی غلامی سے آزاد ہونے کی خواہش رکھتی ہے۔ اس نے مزید انکشاف کیا کہ جب وہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو مردوں میں سے زندہ کرے گا تو رب اپنی تمام مادی مخلوق کو اس حالت سے نجات دلائے گا۔

"کیونکہ مخلُوقات کمال آرزُو سے خُدا کے بیٹوں کے ظاہِر ہونے کی راہ دیکھتی ہے۔ اِس لِئے کہ مخلُوقات بطالت کے اِختیار میں کر دی گئی تھی۔ نہ اپنی خُوشی سے بلکہ اُس کے باعِث سے جِس نے اُس کو۔ اِس اُمّید پر بطالت کے اِختیار میں کر دِیا کہ مخلُوقات بھی فَنا کے قبضہ سے چُھوٹ کر خُدا کے فرزندوں کے جلال کی آزادی میں داخِل ہو جائے گی۔ کیونکہ ہم کو معلُوم ہے کہ ساری مخلُوقات مِل کر اب تک کراہتی ہے اور دردِ زِہ میں پڑی تڑپتی ہے۔" (رومیوں 8 : 22-19)

"اور نہ فقط وُہی بلکہ ہم بھی جِنہیں رُوح کے پہلے پَھل مِلے ہیں آپ اپنے باطِن میں کراہتے ہیں اور لے پالک ہونے یعنی اپنے بدن کی مُخلصی کی راہ دیکھتے ہیں۔" (رومیوں 8 : 23)

اس حوالے کی زبان اشارہ کرتی ہے کہ جو کچھ مردوں اور عورتوں کے ساتھ ہوتا ہے وہی جانوروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب ہم رہا ہو جائیں گے تو وہ کرپشن سے آزاد ہو جائیں گے۔ خُداوند نہ صرف ہمارے جسموں کو قبر سے اٹھائے گا، بلکہ وہ اُن کو زندہ کر کے اپنی اصل حیوانی مخلوق کو بھی موت سے آزاد کرے گا۔ اگر یہ یقین کرنے میں بہت ہی ناقابل یقین لگتا ہے، تو زبور کے دوسرے حصے کو دیکھیں جس کا حوالہ ہم نے پہلے باب میں دیا تھا۔

"دیکھو یہ بڑا اور چَوڑا سمُندر
جِس میں بے شُمار رینگنے والے جاندار ہیں۔
یعنی چھوٹے اور بڑے جانور۔
جہاز اِسی میں چلتے ہیں۔
اِسی میں لویاتان ہے جِسے تُو نے اِس میں کھیلنے کو
پَیدا کیا۔

اِن سب کو تیرا ہی آسرا ہے
تاکہ تُو اُن کو وقت پر خُوراک دے۔
جو کُچھ تُو دیتا ہے یہ لے لیتے ہیں۔
تُو اپنی مُٹھّی کھولتا ہے اور یہ اچھّی چیزوں سے سیر
ہوتے ہیں۔ " (زبور 104 : 28-25)

"تُو اپنا چہرہ چِھپا لیتا ہے اور یہ پریشان ہو جاتے ہیں۔
تُو اِن کا دَم روک لیتا ہے اور یہ مَر جاتے ہیں
اور پھر مِٹّی میں مِل جاتے ہیں۔
تُو اپنی رُوح بھیجتا ہے اور یہ پَیدا ہوتے ہیں
اور تُو رُوئے زمِین کو نیا بنا دیتا ہے۔ " (زبور 104 : 30-29)

ان مخلوقات کی موت کی دی گئی تفصیل پر غور کریں۔ جب جانور مر جاتے ہیں، تو ان کے جسم جیسے کہ ہمارے ہوتے ہیں، مٹی میں مل جاتے ہیں۔ لیکن بائبل کے مطابق، جب خُدا اپنی روح بھیجتا ہے، تو وہ تخلیق ہوتے ہیں اور زمین کے چہرے کی تجدید ہوتی ہے۔ تجدید کا مطلب ہے "دوبارہ تعمیر کرنا" جیسا کہ ایسی چیز بنانے کے بر خلاف جو پہلے کبھیموجود نہیں تھی۔

اس سے پہلے کتاب میں، میں نے بحث کی تھی کہ جب قادرِ مطلق خُدا یہاں اپنی ظاہری بادشاہی قائم کرے گا تو زمین کی تجدید یا بحالی کیسے ہو گی۔ یسوع کی اس دنیا میں واپسی

"ضرُور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چِیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذِکر خُدا نے اپنے پاک نبیوں کی زُبانی کِیا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں۔ " (اعمال 21:3)

خدا ایسی زمین نہیں بنائے گا جو پہلے کبھی موجود نہ تھی۔ وہ اس زمین کو پھر سے نیا بنائے گا۔ اس تجدید کے حصے کے طور پر، وہ جانوروں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ رب نئے جانور پیدا نہیں کرے گا۔ وہ انہیں بد عنوانی کی غلامی سے نجات دلا کر نیا بنائے گا جو اس نے پہلے سے پیدا کیے ہیں۔ وہ موت پر اپنی مکمل فتح کے شاندار مظاہرے میں انہیں زمین پر زندہ کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ انواع بھی جو فی الحال معدوم ہیں صرف عارضی طور پر ختم ہو رہی ہیں۔

ابھی آسمان پر جانور ہیں!

ہم جانتے ہیں کہ موجودہ غیر مرئی آسمان میں جانور ہیں کیونکہ یوحنا رسول نے انہیں دیکھا تھا۔ ان دیکھے دائرے میں رہتے ہوئے، اس نے کارپوریٹ عبادت کا ایک شاندار منظر دیکھا اور جانور اس آسمانی حمد کی خدمت کا حصہ تھے۔ یوحنا نے بیان کیا

"پھر مَیں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سُمندر کی سب مخلُوقات کو یعنی سب چِیزوں کو جو اُن میں ہیں یہ کہتے سُنا کہ
جو تخت پر بَیٹھا ہے اُس کی اور برّہ کی
حَمد اور عِزّت اور تمجِید اور سَلطنت
ابدُالآباد رہے۔" (مکاشفہ 5 : 13)

- ترجمہ شدہ لفظ مخلوق کا مطلب ہے "ایک تخلیق شدہ چیز"۔ یہ نئے عہد نامے میں مردوں اور جانوروں دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے (2 کرنتھیوں 17:15، 1 تیمتھیس 4:4، جیمز 1:18)۔
- صرف دوسری بار جب یوحنا نے آسمان میں اپنے تجربے کو ریکارڈ کرنے میں یہ لفظ استعمال کیا، اس کا مطلب ہے "جانور" (مکاشفہ 9:8)۔

جیسا کہ یوحنا نے جو کچھ دیکھا اسے بیان کرنا جاری رکھا، سیاق وسباق یہ واضح کرتا ہے کہ انسانوں اور جانوروں دونوں نے خدا کی تعریف کی:

"اور چاروں جان داروں نے آمین کہا اور بزُرگوں نے گر کر سِجدہ کیا۔" (مکاشفہ 14:5)

یوحنا نے مکاشفہ کی کتاب میں ان بزرگوں اور جانداروں کا سات بار ذکر کیا۔ اس نے ریکارڈ کیا کہ یہ مخلوق خدا کے تخت کو گھیرے ہوئے ہیں اور مسلسل عبادت کرتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

"اور اُس تخت کے سامنے گویا شِیشہ کا سُمندر بِلّور کی مانِند ہے
اور تخت کے بِیچ میں اور تخت کے گِرداگرد چار جاندار ہیں جِن کے آگے پِیچھے آنکھیں ہی آنکھیں ہیں 7 پہلا جاندار بَبر کی مانِند ہے اور دُوسرا جاندار بَچھڑے کی مانند اور تِیسرے جاندار کا چِہرہ اِنسان کا سا ہے اور چَوتھا جاندار اُڑتے ہُوئے عُقاب کی مانِند ہے۔ اور اِن چاروں جان داروں کے چھ چھ پر ہیں اور چاروں طرف اور اندر آنکھیں ہی آنکھیں ہیں اور رات دِن بغَیر آرام لئے یہ کہتے رہتے ہیں کہ
قدُّوس۔ قدُّوس۔ قدُّوس۔ خُداوند خُدا قادِرِ مُطلق
جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے۔" (مکاشفہ 4 : 8-6)

ان اقتباسات میں جاندار مخلوق کا ترجمہ کیا گیا لفظ "ایک جاندار [اور] جانور [یا حیوان] کے مساوی [انگریزی میں] کو ظاہر کرتا ہے" (وائن 1984)۔ جب کلام پاک کی دوسری آیات میں استعمال ہوتا ہے، تو لفظ کا مطلب ہے "جانور" (عبرانیوں 11:13 ؛ 2 پطرس 12:2 ، یہوداہ 10)۔

- یوحنا نے لکھا کہ یہ جاندار شیر، بیل، آدمی اور عقاب سے مشابہت رکھتے ہیں۔ بائبل ہمیں بالکل نہیں بتاتی کہ وہ کیا ہیں، لیکن وہ بزرگوں اور فرشتوں سے الگ ہیں (مکاشفہ 5:11)۔
- وہ جو بھی ہوں، یہ مخلوقات ظاہر ہے ذہین، صاف گوئی، غیر انسانی، غیر فرشتہ مخلوق ہیں جو آسمان رہتے ہیں اور خدا کی تعریف کرتے ہیں۔ شاید وہ زمین پر جانوروں کے نمونے یا نمونے ہیں کیونکہ وہ یوحنا کے پہچانے جانے والے جانوروں سے کچھ مشابہت رکھتے ہیں۔

یوحنا نے آسمان میں دوسرے جانوروں کو دیکھا۔ اس نے ذکر کیا کہ اس نے

"اور جب مَیں نے پھر نِگاہ کی تو آسمان کے بِیچ میں ایک عُقاب کو اُڑتے اور بڑی آواز سے یہ کہتے سُنا کہ اُن تِین فرِشتوں کے نرسِنگوں کی آوازوں کے سبب سے جِن کا پُھونکنا ابھی باقی ہے زمِین کے رہنے والوں پر افسوس۔ افسوس۔ افسوس!"

(مکاشفہ 8:13)

اس نے یسوع اور اس کی فوجوں کو آسمان سے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہوئے بھی دیکھا:

"پھر مَیں نے آسمان کو کُھلا ہُؤا دیکھا اور کیا دیکھتا ہُوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اُس پر ایک سوار ہے جو سچّا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ اِنصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ اور اُس کی آنکھیں آگ کے شُعلے ہیں اور اُس کے سر پر بُہت سے تاج ہیں اور اُس کا ایک نام لِکھا ہُؤا ہے جِسے اُس کے سِوا اَور کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ خُون کی چِھڑکی ہُوئی پوشاک پہنے ہُوئے ہے اور اُس کا نام کلامِ خُدا کہلاتا ہے۔ اور آسمان کی فَوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہِین کتانی کپڑے پہنے ہُوئے اُس کے پِیچھے پِیچھے ہیں۔" (مکاشفہ 19 : 11-14)

اور یہ نہ بھولیں کہ اسرائیل کے عظیم نبی الیشع نے بھی غیب کے عالم میں گھوڑے دیکھے تھے (2 سلاطین 6 :17)۔

میرے پالتو جانوروں کے بارے میں کیا؟

مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے کچھ کہہ رہے ہیں، "مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آسمان پر کوئی عقاب اور ایک سفید گھوڑا ہے۔ میرے پیارے پالتو جانوروں کا کیا ہو گا؟ کیا میں انہیں دوبارہ دیکھوں گا؟ اور اگر ایسا ہے، تو کیا مجھے اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا جب تک مردوں کا جی اٹھنا؟ کیا میرا کتا یا بلی اب آسمان پر ہے؟"

جب ہم بائبل میں خدا، انسان اور جانوروں کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا مجموعہ دیکھتے ہیں تو ہم ایک مضبوط کیس بناسکتے ہیں کہ ہمارے پیارے اور پروں والے دوست در حقیقت پوشیدہ آسمان میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ درج ذیل نکات کو نوٹ کریں:

ایک: جانوروں میں "روح" ہوتی ہے

افراد بعض اوقات اس خیال کو چیلنج کرتے ہیں کہ پالتو جانور آسمان پر جاتے ہیں یہ اعلان کرتے ہوئے کہ جانوروں میں روح نہیں ہے۔ لہذا، جب جانور مر جاتے ہیں، وہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ اس کے خلاف ہے جو خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے۔ تخلیق کے بارے میں پیدائش کا بیان مردوں اور جانوروں دونوں کو بیان کرنے کے لیے ایک ہی الفاظ کا استعمال کرتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح مردوں کی بناوٹ کا ایک غیر مادی حصہ ہے، اسی طرح اس دنیا میں رہنے والی مخلوقات بھی۔

جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو اس نے سب سے پہلے زمین سے ایک جسمانی جسم بنایا۔ تاہم، آدم کی کوئی زندگی نہیں تھی، جب تک کہ خُداوند نے:

"اور خُداوند خُدا نے زمِین کی مٹّی سے اِنسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زِندگی کا دَم پُھونکا تو اِنسان جِیتی جان ہُوا۔"

(پیدائش 7:2)

زندگی کی سانس، اصل زبان میں، عبرانی لفظ chay ہے۔ زندہ روح عبرانی لفظ نیفیش ہے، جس سے مراد انسان میں غیر مادی، پوشیدہ، باطنی حصہ ہے۔ یہ دونوں الفاظ پیدائش کی کتاب میں جانوروں کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں۔ کلام کے پہلے پڑھنے والوں نے اس کا مطلب یہ سمجھا ہو گا کہ جانوروں کا اپنی بناوٹ کا ایک غیر مادی حصہ ہے۔

" اور خُدا نے کہا کہ پانی جان داروں کو کثرت سے پَیدا کرے اور پرِندے زمِین کے اُوپر فضا میں اُڑیں۔ اور خُدا نے بڑے بڑے دریائی جانوروں کو اور ہر قسم کے جاندار کو جو پانی سے بکثرت پَیدا ہوئے تھے اُن کی جِنس کے مُوافِق اور ہر قِسم کے پرِندوں کو اُن کی جِنس کے مُوافِق پَیدا کیا اور خُدا نے دیکھا کہ اچھّا ہے۔ "(پیدائش 1 : 21-20)

"اور خُدا نے کہا کہ زمِین جان داروں کو اُن کی جِنس کے مُوافِق چَوپائے اور رینگنے والے جاندار اور جنگلی جانور اُن کی جِنس کے مُوافِق پَیدا کرے اور اَیسا ہی ہُوا۔ "(پیدائش 24:1)

"اور زمین کے کُل جانوروں کے لئے اور ہوا کے کُل پرِندوں کے لئے اور اُن سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں جِن میں زِندگی کا دَم ہے کُل ہری بوٹِیاں کھانے کو دیتا ہُوں اور اَیسا ہی ہُوا۔ "(پیدائش 30:1)

پرانے عہدنامے کا یونانی میں ترجمہ مسیح سے پہلے تیسری اور دوسری صدیوں میں ہوا تھا۔ جن مردوں نے یہ پہلا عبرانی سے یونانی ترجمہ کیا انہوں نے عبرانی لفظ nephesh کے لیے یونانی لفظ psuche استعمال کیا۔ Psuche سے مراد زندگی کی نشست یا وہ حصہ ہے جو موت سے آگے رہتا ہے۔

جب ان علماء نے مندرجہ بالا آیات کا ترجمہ کیا تو انہیں جانوروں کے لیے کوئی ایسا لفظ استعمال کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی جس کا مطلب واضح طور پر سمجھا جائے کہ جب ہم روح کے بارے میں بات کرتے ہیں تو آپ اور میرا کیا مطلب ہے۔ اگر ہم چرچ کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ عقیدہ کہ جانوروں کے میک اپ کا کوئی مادہ نہیں ہے، مسیحیت کے ابتدائی دنوں کا ہے اور AD 1600s اور روشن خیالیکے دور تک قائم رہا (دیکھیں نوٹ 8)۔

کوئی بھی جو کسی پالتو جانور کے ساتھ قریبی رابطے میں رہا ہے، جیسے کتا یا بلی، اس بات سے واقف ہے کہ وہ بے عقل، بے روح درندوں سے زیادہ ہیں جو مکمل طور پر جبلت کے مطابق جواب دیتے ہیں۔ جانور غیر مادی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں جیسے شخصیت، ذہانت اور جذبات۔ ہم باقاعدگی سے خبروں میں ان پالتو جانوروں کے بارے میں کہانیاں سنتے ہیں جو اپنے مالک کو بچانے کے لئے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ بائبل یہاں تک کہ اس طرح کا بیان دیتی ہے۔ ایک گدھے نے جرات، ہمدردی اور وفاداری کا مظاہرہ کیا جب اس نے اپنے مالک کو کسی خاص تباہی سے بچایا۔ حوالہ درج کرتا ہے کہ واقعہ کے دوران خداوند نے جانور کا منہ کھولا، اور اس نے خیالات اور احساسات کو بیان کیا۔ متن میں کچھ بھی نہیں ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسے لفظی طور پر نہیں لیا جانا چاہئے (گنتی مبر 22 : 35-21)۔

کتے کی طرح مردہ؟

لوگ بعض اوقات واعظ کی کتاب میں بیان کے کچھ حصے کو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جب جانور مر جاتے ہیں تو ان کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ واعظ زندگی کی ناانصافیوں اور ناانصافیوں پر نوحہ کے ساتھ معنی اور اطمینان کی تلاش کا

ایک ریکارڈ ہے۔ مصنف نے اس احساس کے ساتھ اختتام کیا کہ خدا کے بغیر زندگی بے معنی ہے۔ اس نے اس خیال کے اظہار کے لیے جانوروں کا حوالہ دیا کہ ایسا لگتا ہے کہ انسانوں کو ان پر کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ سب مرتے ہیں، انسان اور حیوان۔

"کیونکہ جو کُچھ بنی آدمؔ پر گُذرتا ہے وُہی حَیوان پر گُذرتا ہے۔ ایک ہی حادِثہ دونوں پر گُذرتا ہے جِس طرح یہ مَرتا ہے اُسی طرح وہ مَرتا ہے۔ ہاں سب میں ایک ہی سانس ہے اور اِنسان کو حَیوان پر کُچھ فَوقیّت نہیں کیونکہ سب بُطلان ہے۔ سب کے سب ایک ہی جگہ جاتے ہیں۔ سب کے سب خاک سے ہیں اور سب کے سب پِھر خاک سے جا مِلتے ہیں۔"

(واعظ 3 : 20-19)

"کَون جانتا ہے کہ اِنسان کی رُوح اُوپر چڑھتی اور حَیوان کی رُوح زمِین کی طرف نِیچے کو جاتی ہے؟ "(واعظ 3 : 21)

جب مصنف نے یہ الفاظ لکھے تو وہ جانوروں کی ابدی تقدیر یا اس کی کمی پر کوئی مذہبی تبصرہ نہیں کر رہا تھا۔ اس کی بات یہ ہے کہ موت سے کوئی نہیں بچتا۔ اور وہ دراصل اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ جانور محض جسمانی جسم سے زیادہ ہیں۔ غور کریں کہ مصنف نے انسانوں اور جانوروں کے لیے ایک ہی لفظ (روح) استعمال کیا ہے، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ دونوں کا ایک غیر مادی حصہ ہے یا جسے ہم روح کہتے ہیں۔ جیسا کہ میں پہلے ہی کہہ چکی ہوں، جانور خدا کی شکل میں نہیں بنائے گئے اور نہ ہی وہ انسانوں کے برابر ہیں۔ تاہم، ان کے میک اپ میں واضح طور پر ایک غیر انسانی، غیر مادی حصہ ہے۔

دو: یہ تسلسل کا حصہ ہے

ہمارے مستقبل میں ایک ہی شناخت، ایک ہی زمین، اور ایک ہی ثقافت اور تہذیبوں کا تسلسل ہے۔ یہ پیٹرن جانوروں کے تسلسل کے لیے بھی ایک مضبوط کیس بناتا ہے۔ وہی جانور جو کبھی زمین پر رہتے تھے اب آسمان پر رہتے ہیں اور ایک دن نئی زمین پر رہیں گے۔ ی

ادرکھیں کہ قادرِ مطلق خُدا نے تمام مخلوقات کو اپنی حمد و ثنا کے لیے بنایا ہے۔ جانور، ہماری طرح، رب کی تعریف اور تعظیم کے لیے ہیں۔ اس کا کوئی مطلب نہیں ہے کہ ان کا پورا تخلیق کردہ مقصد صرف چند مختصر سالوں کے لئے پورا ہوتا ہے جو وہ اس گرتی ہوئی دنیا میں موجود ہیں۔ یہ آنے والی زندگی میں ہے کہ ہم سب مرد اور جانور پوری طرح سے اپنی تقدیر کو سمجھیں گے۔

"اَے جانورو اور سب چَوپایو!

اَے رینگنے والو اور پرِندو!

اَے زمین کے بادشاہو اور سب اُمّتو!

اَے اُمرا اور زمین کے سب حاکمو!

اَے نَوجوانو اور کُنوارِیو!

اَے بُڈّھو اور بچّو!

یہ سب خُداوند کے نام کی حمد کریں۔

کیونکہ صِرف اُسی کا نام مُمتاز ہے۔

اُس کا جلال زمین اور آسمان سے بُلند ہے۔ " (زبور 148 : 13-10)

"ہر مُتنفِّس خُداوند کی حمد کرے

خُداوند کی حمد کرو۔" (زبور 6:150)

تین: خدا ایک اچھا خدا ہے

ہمارے نجات دہندہ یسوع نے کہا کہ خدا اپنے لوگوں کا باپ ہے، اور وہ بہترین زمینی والدین سے بہتر ہے (متی 7 : 9-11)۔ خُداوند اپنے بچوں کے لیے جانوروں کو ساتھی یا پالتو جانور کیوں بنائے گا اور پھر ہمیں اُن سے لطف اندوز ہونے کے لیے صرف ایک لمحے کی اجازت دے گا؟ جب آپ خدا کے کردار پر غور کرتے ہیں، تو اس کا امکان بہت کم ہے۔ کوئی اچھا باپ اتنا ظالم نہیں ہو گا۔

اگرچہ ایسی کوئی ایک آیت نہیں ہے جو براہ راست کہتی ہو کہ جانور آسمان پر جاتے ہیں، جب ہم ان تمام اقتباسات کو ایک ساتھ رکھتے ہیں، تو یہ واضح ہے کہ ہمارے پالتو جانور موت کے بعد موجود نہیں رہیں گے۔ ان کے جسم ہماری طرح خاک میں مل جاتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے جسمانی جسموں اور ہمارے ساتھ دوبارہ ملاپ کا انتظار کرنے کے لیے موجودہ آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ ہم اپنے پیارے ساتھیوں کے ساتھ دوبارہ ملنے کا انتظار کر سکتے ہیں جب ہم موت کے وقت ان دیکھے آسمان میں قدم رکھتے ہیں یا جب یسوع زمین پر واپس آتا ہے، جو بھی پہلے ہوتا ہے۔

باب 15

زمین پر آسمان کی بادشاہی

آسمان خدا کا گھر ہے، اور اگرچہ یہ ایک اور جہت میں ہے، خداوند نے ہمیشہ اس گھر کو مردوں کے ساتھ بانٹنے کا ارادہ کیا ہے۔ چھٹکارا دو جہتوں کے ایک ساتھ آنے پر اختتام پذیر ہو گا جب آسمان اور زمین رب اور اس کے چھٹکارے والے خاندان کا ہمیشہ کے لیے گھر بننے کے لیے متحد ہو جائیں گے۔ یہی نئی زمین ہو گی—زمین پر آسمان کی بادشاہی۔ مجھے وضاحت کرنے دیں۔

زمین پر آسمان کی بادشاہی

آگے کیا ہے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے، ہمیں گناہ سے پہلے زمین پر زندگی کو دوبارہ دیکھنا چاہیے۔ بائبل کے ابتدائی صفحات ظاہر کرتے ہیں کہ خدا اور انسان باغِ عدن میں ایک ساتھ چلتے اور باتیں کرتے تھے۔ پیدائش کی داستان قاری کی توجہ عدن کے دو درختوں کی طرف مبذول کراتی ہے—زندگی کا درخت اور اچھائی اور برائی کے علم کا درخت۔ متن ہمیں بتاتا ہے کہ خُداوند خُدا نے ہمارے پہلے والدین کو خبردار کیا تھا کہ وہ بعد کے درخت کا پھل نہ کھائیں کیونکہ وہ مر جائیں گے (پیدائش 2:17)۔ آدم اور حوا نے خدا کی نافرمانی کی اور، ان کی نافرمانی کے ذریعے، بنی نوع انسان اور زمین پر بدعنوانی اور موت کی لعنت لے آئے (نوٹ 9 دیکھیں)۔

ممنوعہ درخت کا دوبارہ کلام پاک میں ذکر نہیں ہے۔ تاہم، زندگی کے درخت کا ذکر دو اور مرتبہ ہوا ہے، اور ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منفرد درخت غیب کی آسمان پر واقع ہے۔ یسوع نے یہ حوالہ دیا:

"جِس کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح کلِیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔
جو غالِب آئے مَیں اُسے اُس زِندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فِردوس میں ہے پَھل کھانے کو دُوں گا۔" (مکاشفہ 2:7)

یوحنا رسول نے اطلاع دی کہ اس نے آسمان کے دارالحکومت میں زندگی کا درخت دیکھا (مکاشفہ 22 :2-1)۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ درخت آدم اور حوا کے لئے قابل رسائی تھا اسبات کی نشاندہی کرتا ہے کہ غیب طول و عرض شروع میں زمین پر کھلا تھا۔ عدن میں آسمان کا واضح اظہار کیا گیا تھا۔ اور اگرچہ انسانوں کو جسمانی، مادی دنیا میں رہنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، لیکن وہ آزادانہ طور پر غیر مرئی خدا کے ساتھ اس کی رہائش گاہ میں بات چیت کر سکتے ہیں۔

جب آدم اور حوا نے گناہ کیا تو عدن کا باغ ان کے لیے بند ہو گیا اور وہ زندگی کے درخت تک رسائی سے منقطع ہو گئے۔ طاقتور فرشتہ مخلوق، جو cherubims کے نام سے جانے جاتے ہیں، باغ کے دروازے کی حفاظت کے لیے تعینات تھے۔ عدن میں ان خاص مخلوقات کی موجودگی ایک اور اشارہ ہے کہ قادرِ مطلق خُدا کا گھر کھلا تھا، اور گناہ سے پہلے آسمان اور زمین کے درمیان تعامل غالب تھا، کیونکہ کروبیں غیر مرئی آسمان میں خُدا کے تخت کو گھیرے ہوئے ہیں (زبور 99:1 ؛ یسعیاہ 16:37)۔

"اِس لئے خُداوند خُدا نے اُس کو باغِ عدن سے باہر کر دِیا تاکہ وہ اُس زمِین کی جِس میں سے وہ لِیا گیا تھا کھیتی کرے۔ چُنانچہ اُس نے آدمؔ کو نِکال دِیا اور باغِ عدن کے مشرِق کی طرف کرُّوبِیوں کو اور چَوگرد گُھومنے والی شُعلہ زن تلوار کو رکھّا کہ وہ زِندگی کے درخت کی راہ کی حِفاظت کریں۔" (پیدائش 3 : 24-23)

اس کے کچھ عرصہ بعد خدا کا گھر (آسمان کی بادشاہی) بنی نوع انسان کے لیے نہ صرف ناقابل رسائی بلکہ پوشیدہ ہو گیا۔

نیا آسمان

دو ہزار سال پہلے، خُداوند یسوع مسیح صلیب پر گناہ کی ادائیگی کے ذریعے اس حالت کا ازالہ کرنے کے لیے وقت اور جگہ میں پوشیدہ آسمان سے باہر آیا۔ ہمارے نجات دہندہ نے ان لوگوں کے لیے خُدا اور اُسکے رہنے کی جگہ تک رسائی بحال کی جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں:

"اِس لئے کہ مسیح نے بھی یعنی راست باز نے ناراستوں کے لئے گُناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اُٹھایا تا کہ ہم کو خُدا کے پاس پُہنچائے۔ وہ جِسم کے اِعتبار سے تو مارا گیا لیکن رُوح کے اِعتبار سے زِندہ کِیا گیا۔" (1 پطرس 18:3)

اب، مسیح اور اُس کی موت، تدفین اور جی اُٹھنے پر ایمان کے ذریعے، مرد اور عورتیں دوبارہ آسمان پر رہ سکتے ہیں۔ وہ تمام لوگ جو یسوع کو نجات دہندہ اور خُداوند کے طور پر تسلیم کرتے ہیں جب وہ موت کے وقت اپنے جسمانی جسموں سے الگ ہو جاتے ہیں تو خُدا کے ان دیکھے گھر میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن نجات کا خُداوند کا منصوبہ اس سے بہت آگے ہے۔ قادرِ مطلق خُدا اُن تمام چیزوں کو دوبارہ حاصل کرنے والا ہے جو گناہ کی وجہ سے کھو گیا تھا، بشمول مرئی اور پوشیدہ جہتوں کے درمیان بلا روک ٹوک تعامل۔ خُداوند کا کبھی یہ ارادہ نہیں تھا کہ اِن دو دائروں میں تفریق ہو۔ اس کا ارادہ یہ تھا کہ روحانی جہت کا مکمل طور پر جسمانی کے ذریعے اظہار کیا جائے۔ یسوع کی واپسی کے سلسلے میں، خُداوند دیکھے اور نہ دیکھے ہوئے دائروں کو ایک ساتھ لائے گا اور خدا کا گھر ایک بار پھر زمین پر مردوں کے لیے کھلا ہو گا۔

"تا کہ زمانوں کے پُورے ہونے کا اَیسا اِنتِظام ہو کہ مسیح میں سب چِیزوں کا مجمُوعہ ہو جائے۔ خواہ وہ آسمان کی ہوں خواہ زمین کی۔" (اِفِسیوں 1 : 10)

یہ نجات کے منصوبے کی انتہا ہے–دو الگ الگ دائرے جو یسوع مسیح کی ربّیت کے تحت اکٹھے ہو رہے ہیں۔ ظاہر ہے، کسی اور جہت کے ساتھ آزادانہ طور پر تعامل کرنے کے قابل ہونے کا خیال جس میں ہم اس وقت رہتے ہیں اس کے ذریعے بالکل درست طور پر اظہار خیال کرنا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ لیکن خدا کا کلام نئ زمین کے بارے میں کافی معلومات فراہم کرتا ہے تا کہ ہمیں یقین دلایا جا سکے کہ یہ حیرت انگیز ہو گی، عجیب یا عجیب نہیں۔

بائبل زمین پر خُدا کے ساتھ اُس کے خاندان کے ساتھ شروع اور ختم ہوتی ہے، پہلے عدن میں اُس کے آدمی آدم کے ساتھ اور پھر اُس کے تمام چھٹکارے والے بیٹوں اور بیٹیوں کے ساتھ نئی زمین پر۔ اس کا گھر اور ہمارا گھر ایک ہو جائے گا اور یکسر ہو جائے گا_ اور پھر نجات کا منصوبہ مکمل ہو گا۔

جیسا کہ ہم نے اپنے مستقبل کے اس مطالعہ کے ذریعے اپنے طریقے سے کام کیا ہے، ہم نے اکثر یوحنا رسول اور ان معلومات کا حوالہ دیا ہے جو اس نے اپنے آسمان کے دورے کے دوران حاصل کی تھیں۔ یہاں ایک اور خیال ہے۔ یوحنا نے اس مرئی دائرے میں غیر مرئی جہت کو کھلتے دیکھا جب اسے آسمان کا دارالحکومت زمین پر اترتے دکھایا گیا۔ یہ نظارہ اتنا دلفریب تھا کہ اس نے اس کا موازنہ ایک دلہن کے دلکش حسن سے کیا جو اپنے شوہر سے شادی کے لیے آنے والی تھی۔

"پھر مَیں نے شہرِ مُقدّس نئے یروشلیم کو آسمان پر سے خُدا کے پاس سے اُترتے دیکھا اور وہ اُس دُلہن کی مانِند آراستہ تھا جِس نے اپنے شَوہر کے لِئے سِنگار کِیا ہو۔ پھر مَیں نے تخت میں سے کِسی کو بُلند آواز سے یہ کہتے سُنا کہ دیکھ خُدا کا خَیمہ آدمِیوں کے درمِیان ہے اور وہ اُن کے ساتھ سکُونت کرے گا اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے اور خُدا آپ اُن کے ساتھ رہے گا اور اُن کا خُدا ہو گا۔ "(مکاشفہ 21 : 3-2)

یوحنا نے آسمان اور زمین کو خُداوند خُدا اور اُس کے خاندان کا ہمیشہ کے لیے گھر بننے کے لیے اکٹھے ہوتے دیکھا۔ جب زمین کو نیا بنایا جائے گا، خدا کی رہائش گاہ ایک بار پھر زمین پر انسانوں کے لیے قابل رسائی ہو جائے گی آسمان کی بادشاہی بحال بحال، زمین پر آسمان کی بادشاہی۔

باب16

بہترین ابھی آنا باقی ہے

ہم سب اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں جہاں ہم سے آگے کی نسبت زیادہ سال پیچھے ہیں۔ وقت ختم ہو رہا ہے۔ ہمیں اس حقیقت کا سامنا کرنا پڑے گا کہ ہماری بہت سی امیدیں اور خواب پورے نہیں ہوں گے اور جو نقصانات اور ناانصافیوں کا ہم نے تجربہ کیا ہے اسے ختم نہیں کیا جائے گا۔ نہ صرف عمر بڑھنے کا عمل ہمیں اس طاقت اور جوش کو چھین رہا ہے جو ہمارے پاس کبھی تھا، بلکہ کافی وقت باقی نہیں بچا ہے۔ لیکن بائبل ہمیں شاندار خبریں دیتی ہے۔ یہ زندگی زمین پر زندگی پر ہماری واحد شاٹ نہیں ہے۔ اس لیے، ہمیں اس دباؤ کے ساتھ نہیں جینا چاہیے کہ اگر ہمارے اہداف پورے نہ ہوں اور مرنے سے پہلے غلطیاں درست نہ کی جائیں، تو ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ ہمارے عظیم ترین دن آگے ہیں، پہلے آسمان میں اور پھر نئی زمین پر جب آسمان اور زمین ایک اور ایک ہیں۔

یہ زندگی مختصر ہو جاتی ہے

آدم اور حوا کے بعد سے اس دنیا میں پیدا ہونے والے زیادہ تر لوگوں کی زندگی محنت، درد، محرومی اور مایوسی سے بھری ہوئی ہے۔ صدیوں سے، انسانیت نے قدرتی آفات اور سیاسی ہلچل سے پیدا ہونے والی آفت کے ساتھ ساتھ بیماری، غربت اور قحط کا بھی سامنا کیا ہے۔ مغربی دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ممالک میں رہنے کے لئے کافی خوش قسمت ہیں جہاں

نسبتاً امن، آزادی، اور خوشحالی کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجی اور اچھی ادویات کے فوائد غالب ہیں۔ اس کے باوجود اگرچہ ہمارا وجود زیادہ تر لوگوں سے بہتر ہے جو کبھی اس سیارے پر رہ چکے ہیں، زندگی اب بھی چیلنجنگ ہے۔

- ہم مسلسل دباؤ اور مایوسی کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہم میں سے اکثر ایسی نوکریوں پر کام کرتے ہیں جو ہمیں پسند نہیں ہیں۔ اگر آپ کافی خوش قسمت ہیں کہ آپ کسی ایسی نوکری پر کام کر رہے ہیں جس سے آپ واقعی لطف اندوز ہوتے ہیں، تو آپ کو اب بھی مشکل مالکان، ناخوشگوار ساتھی کارکنوں، لامتناہی کاغذی کارروائی، اور غیر ضروری سرکاری ضابطوں سے نمٹنا ہو گا۔
- جب ہمیں خوشگوار سرگرمیوں اور تفریح کے لیے وقت ملتا ہے، تو وہ اکثر آزمائشوں سے داغدار ہوتے ہیں۔ ڈنک مارنے والی جیلی فش ساحل سمندر میں ڈوب جاتی ہے جس ہفتے آپ سمندر کے کنارے جاتے ہیں۔ آپ کے ویک اینڈ کیمپنگ ٹرپ کو اگلے کیبن میں ناگوار پڑوسیوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ ایک آرام دہ موسم گرما کی تعطیلات اس حقیقت کے زیر سایہ ہے کہ آپ کو پیر کو کام پر واپس جانا ہو گا۔
- یہاں تک کہ جب زندگی آسانی سے چل رہی ہے، ہم جانتے ہیں کہ فون کسی بھی لمحے تباہ کن خبروں کے ساتھ بج سکتا ہے جو زندگی کو مکمل طور پر تباہ کر دیتی ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔
- اور دنیا کی اس جدید ترین ٹیکنالوجی میں سے کوئی بھی ہمیں خاندانی خرابی اور ٹوٹ پھوٹ یا کسی عزیز کی موت سے پیدا ہونے والے درد سے نہیں بچا سکتا۔

نہ صرف زندگی کمزور ہے، بہت سی خواہشات پوری نہیں ہو جاتیں اور بے شمار ہنر اور قابلیتیں ایک زوال پذیر دنیا میں زندگی کی تلخ حقیقتوں کی وجہ سے کبھی پھل نہیں دیتیں۔ ٹوٹے ہوئے خوابوں، کھوئے ہوئے مواقع اور غیر استعمال شدہ تحائف کی فہرست طویل ہے۔

- زمانہ کے آغاز سے لے کر اب تک بہت سے انسان جوانی کو پہنچے بغیر ہی مر چکے ہیں اور کبھی بھی اپنی پوری صلاحیت کا ادراک نہیں کر سکے۔
- لاتعداد لاکھوں لوگوں کی تقدیر بدل چکی تھی کیونکہ وہ آسمان کے وقت، ظالم، جابر حکمران والے ملک میں، یا کسی ایسی سلطنت میں رہتے تھے جہاں غلامی غالب تھی۔

- تصور کریں کہ ایک ہونہار مصنف ایک غلام پیدا ہوا جس نے لکھنا نہیں سیکھا اور نہ ہی کبھی ایک لفظ لکھایا ایک باصلاحیت موجد جو اپنے خاندان کی کفالت کے لیے ہفتے میں اسی گھنٹے کام کرتا ہے اور اس کے پاس ایجاد کرنے کے لیے وقت نہیں تھا۔ ایک زبردست ایتھلیٹ کے بارے میں سوچیں جو پیشہ ورانہ کھیل نہیں کھیل سکی کیونکہ اس کی ٹانگ حادثے میں کٹ گئی تھی یا ایک خوبصورت گلوکارہ جو اپنی آواز کے پختہ ہونے سے پہلے ہی ملیریا سے مر گئی۔
- کتنے لوگ شادی کے خواہشمند تھے لیکن شریک حیات نہ ملے؟ کتنے اور شادیاں کیں لیکن ایک دکھی شادی برداشت کی؟ کتنے جوڑے بچوں کے لیے تڑپتے تھے لیکن انہیں پیدا نہ کر سکے یا اسقاط حمل یا بچہ حادثے یا بیماری کی وجہ سے کھو گئے؟ ان بچوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو بدسلوکیا اور نظر انداز کی وجہ سے ایک خوش کن خاندان کی خوشی کو کبھی نہیں جانتے تھے؟
- اور ان قیمتی چند لوگوں کے لیے جنہوں نے اپنے خوابوں کو حاصل کیا اور زیادہ تر خوش حال، خوشحال زندگی گزاری، بڑھاپا اور موت نے اسے چھین لیا۔

خُداوند کا ارادہ کبھی نہیں تھا کہ زندگی ایسی ہو۔ بائبل کے ریکارڈ پر گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ خدا نے آدم کی تخلیق کے بعد سب سے پہلا کام کیا، اور آدم میں بنی نوع انسان کو برکت دی تھی۔

"اور خُدا نے اِنسان کو اپنی صُورت پر پَیدا کِیا۔ خُدا کی صُورت پر اُس کو پَیدا کیا۔ نر و ناری اُن کو پَیدا کِیا۔ اور خُدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ پَھلو اور بڑھو اور زمِین کو معمُور و محکُوم کرو اور سمُندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرِندوں اور کُل جانوروں پر جو زمِین پر چلتے ہیں اِختیار رکھّو۔ "(پیدائش 1 : 28-27)

دوسری چیزوں کے علاوہ، برکت دینے کا مطلب ہے "خوشحال اور خوشحال بنانا"۔ شروع سے ہی قادرِ مطلق خُدا کا منصوبہ یہ تھا کہ اُس کا خاندان اُس گھر میں جو اُس نے ہمارے لیے بنایا ہے، خوشی سے بھرے گا۔ تاہم، گناہ، بدعنوانی، اور موت کی وجہ سے، اس کا احساس نہیں ہوا ہے۔ اگر یہ زندگی ہمارے لیے زمین پر مسلسل خوشحال اور خوش رہنے کا واحد موقع ہے، تو انسان کے لیے خدا کا منصوبہ ایک مایوس کن ناکامی رہا ہے، اور ہے۔ شکر ہے، ایسا نہیں ہے کیونکہ خُداوند کا انسانیت کو برکت دینے کا منصوبہ پورا ہوگا۔ آگے کی زندگی میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ چھٹکارا بڑا ہے!

بحالی اور معاوضہ

حالانکہ خدا اس موجودہ زندگی میں اپنے لیے خود مہیا کرتا ہے، لیکن زندگی کی ناانصافیوں کے خاتمے، نقصان کی تلافی، اور خوابوں اور خواہشات کی تکمیل کا آخری مرحلہ آگے ہے۔ اس زندگی کے بعد کی زندگی میں، رب زندگی کی مشکلات میں کھوئے ہوئے رشتوں، مواقع اور صلاحیتوں کو چھڑانے والا ہے۔ آسمان پر جانے کا مطلب مصائب اور درد کے خاتمے سے زیادہ ہے۔ اس کا مطلب ہے بحالی اور معاوضہ۔

- یسوع نے اپنے پیروکاروں کو بتایا کہ زندگی کے درد اور غلطیاں آسمان پر پلٹ جائیں گی۔

"مُبارک ہو تُم جو اَب بُھوکے ہو
کیونکہ آسُودہ ہو گے۔
مُبارک ہو تُم جو اَب روتے ہو
کیونکہ ہنسو گے۔
جب اِبنِ آدمؔ کے سبب سے لوگ تُم سے عداوت رکھّیں گے اور تُمہیں خارِج کر دیں گے اور لَعن طَعن کریں گے اور تُمہارا نام بُرا جان کر کاٹ دیں گے تو تُم مُبارک ہو گے۔ اُس دِن خُوش ہونا اور خُوشی کے مارے اُچھلنا۔ اِس لِئے کہ دیکھو آسمان پر تُمہارا اَجر بڑا ہے کیونکہ اُن کے باپ دادا نبیوں کے ساتھ بھی اَیسا ہی کِیا کرتے تھے۔" (لوقا 6 : 23-21)

- خُداوند نے اپنے اصل بارہ شاگردوں کو یقین دلایا کہ اُنہوں نے اُس کی پیروی کے لیے جو کچھ قربان کیا وہ اُس کی ابدی بادشاہی میں بحال ہو جائے گا۔

"اور جِس کِسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچّوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطِر چھوڑ دِیا ہے اُس کو سَو گُنا مِلے گا اور ہمیشہ کی زِندگی کا وارِث ہو گا۔" (متی 29:19)

- پولُس رسول نے، نئی زمین کے تناظر میں لکھا،

"کیونکہ میری دانِست میں اِس زمانہ کے دُکھ دَرد اِس لائِق نہیں کہ اُس جلال کے مُقابِل ہو سکیں جو ہم پر ظاہِر ہونے والا ہے۔"

(رومیوں 18:8)

نقصانات الٹ گئے، مواقع چھڑائے گئے،

تعلقات بحال ہوئے

بہت کم لوگ اس علم کے ساتھ جیتے ہیں کہ زندگی میں اس زندگی کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے۔ لہٰذا جب کوئی نوجوان عورت بغیر شادی اور خاندان کی پرورش کے مر جاتی ہے یا باپ مار کر اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ جاتا ہے تو کھوئے ہوئے مواقع سے رشتہ ٹوٹنے کا غم شدت اختیار کر جاتا ہے۔ ہم افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ باپ اپنے بچوں کو بڑے ہوتے نہیں دیکھے گا، اور ہم اس بات پر غمزدہ ہیں کہ اس نوجوان خاتون کو کیا تجربہ نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ دونوں آسمان پر ہیں تو اب وہ ایک ایسے دائرے میں رہتے ہیں جہاں کوئی نقصان نہیں ہوتا اور تمام غلطیاں درست ہو جاتی ہیں۔

ہم کون ہیں جو یہ کہنے والے ہیں کہ یہ نوجوان باپ اپنے بچوں کی نشوونما کے بارے میں کچھ نہیں جانتا جب کہ بائبل ظاہر کرتی ہے کہ آسمانی لوگ زمین پر ہونے والی کچھ سرگرمیوں سے واقف ہیں؟

یسوع کے مصلوب ہونے سے کچھ دیر پہلے، موسیٰ اور ایلیاہ نے یروشلم میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں خُداوند سے بات کرنے کے لیے غیب کے دائرے سے باہر قدم رکھا (لوقا 9 : 31-30)۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ لوگ اس بات سے واقف تھے کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے۔

مسیحیوں کو اس شعور کے ساتھ رہنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ

"پس جب کہ گواہوں کا اَیسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہُوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گُناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دَوڑ میں صبر سے دَوڑیں جو ہمیں دَرپیش ہے۔" (عبرانیوں 1:12) اس حوالے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ ہم سے پہلے گزر چکے ہیں وہ ہماری ترقی کے بارے میں جانتے ہیں۔

- جب یوحنا آسمان پر تھا، اس نے دیکھا کہ لوگ زمین پر باقی لوگوں کے لیے دعا کرتے ہیں (مکاشفہ 6 : 9-10)۔ مؤثر طریقے سے دعا کرنے کے لیے انہیں ان لوگوں کے بارے میں کچھ علم ہونا چاہیے جنہیں وہ پیچھے چھوڑ گئے تھے۔

میں یہ تجویز نہیں کر رہی ہوں کہ ان دیکھے جہت میں مرد اور عورتیں ہم سے رابطہ کریں اور بات چیت کریں۔ وہ نہیں کرتے (نوٹ 4 اور نوٹ 10 دیکھیں)۔ نہ ہی میں یہ کہہ رہی ہوں کہ وہ ہماری ہر حرکت پر نظر رکھتے ہیں۔ میں صرف آپ کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آسمان پر جانے سے کوئی محرومی نہیں ہے۔ تاہم یہ کام کرتا ہے، یہ باپ اور نوجوان عورت ہار نہیں پائیں گے۔ وہ اس بات پر ماتم نہیں کر رہے ہیں کہ ہمارے خیال میں وہ جوانی میں مرنے سے محروم ہو گئے۔ سب سے پہلے، دونوں اب ایک مختلف نقطہ نظر رکھتے ہیں اور چیزوں کو ابدیت کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ دوسرا، انہوں نے آنے والی زندگی کے کچھ معاوضے کا تجربہ کرنا شروع کر دیا ہے۔

- باپ پہچانتا ہے کہ جو لگتا ہے اس سے اور اس کے بچوں سے چھین لیا گیا ہے اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے اگر وہ سب آسمان پر اس کی پیروی کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے عارضی طور پر کھویا ہے وہ اس سے زیادہ اور اس سے بڑھ کر بحال ہو جائیں گے۔
- نوجوان عورت کے پاس اب جذباتی تکمیل ہے جو ہم سب شادی سے باہر چاہتے ہیں لیکن اس زندگی میں مکمل تجربہ نہیں کرتے۔ اور اس کے ایسے رشتے ہیں جو اس کی رہنمائی، پرورش، اور کسی اور میں سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں جیسا کہ اگر اس نے بچے پیدا کیے ہوتے۔ ممکنہ طور پر، وہ ایک ایسے بچے کی پرورش کر رہی ہے جس کے پیدائشی والدین نے آسمان پر نہ جانے کا انتخاب کیا ہے۔

مجھے اس بات کو واضح طور پر بیان کرے دیں۔ میں، جب کوئی دوست یا پیارا مر جاتا ہے تو پیچھے رہ جانے والوں کے لئے سوگ یا درد کو کم نہیں کر رہی۔ بلکہ میں چاہتی ہوں کہ تم غم کے درمیان امید کو دیکھو۔ اگر آپ کسی ایسے شخص سے جدا ہو گئے ہیں جس سے آپ موت سے پیار کرتے ہیں، تو یہ علم کہ آپ ایک دن دوبارہ مل جائیں گے اور آپ کا رشتہ وہیں سے شروع ہو جائے گا جہاں سے اس نے چھوڑا تھا جب آپ غمگین ہوتے ہیں۔

اگر آپ کا بچہ مر گیا ہے، تو وہ بچہ آپ کا انتظار کر رہا ہے، اور آپ کو اپنے بیٹے یا بیٹی کی موجودہ آسمان کی بادشاہی یا نئی زمینپر پرورش کرنے کا موقع ملے گا۔ اس کی عمر کتنی ہو گی؟ آپ کے آنے تک کون اس کی پرواہ کرتا ہے؟ ہم ابھی تک ہر سوال

کا جواب نہیں دے سکتے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ آپ یہ دیکھنا شروع کر رہے ہیں کہ آگے جو کچھ ہے وہ نقصان نہیں ہے (نوٹ 11 دیکھیں)۔

ہاں، اس گناہ زدہ دنیا میں حقیقی جدائیاں اور دردناک نقصان ہیں اور بہت سے رشتے بہت جلد ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب عارضی ہے! جس باپ کا پہلے ذکر کیا گیا ہے وہ اپنے بچوں کے ساتھ ایک بار پھر کھیلے گا چاہے وہ آسمان پر پہنچ کر بوڑھے ہو جائیں کیونکہ ان سب سے بڑھاپے اور بدعنوانی کا ہر نشان مٹ جائے گا۔ تصور کریں کہ دادا دادی پہلی بار اپنے پوتے پوتیوں کے ساتھ دوڑتے ہوئے دوبارہ جوان ہو گئے۔ بڑھاپے اور جوڑوں کے درد نے انہیں اس زندگی میں کیا کرنے سے روکا تھا اس کا اندازہ ہمارے آنے والے گھر میں ہو گا۔

ہو سکتا ہے کہ آپ کا نقصان آپ کے پیدائشی والدین کے ہاتھوں ترک کرنے اور بدسلوکی کی صورت میں ہوا ہو، اور آپ کو کبھی بھی ایک خوشکن، پرورش کرنے والے خاندان کی نعمت کا علم نہیں ہو گا یا آپ کے پاس کوئی ایسا والدین نہیں ہے جس پر آپ بھروسہ کر سکیں۔ وہ رشتہ دار ضروریات آسمان پر آپ کے خاندان کے مکمل افراد کے ذریعے یا نئے لوگوں کے ذریعے پوری ہوں گی جن سے آپ ملیں گے۔

زندگی جیسا کہ اس کا ہونا ہے

میں تسلیم کرتی ہوں کہ میں اس باب میں کچھ نکات کے لیے مخصوص بائبل حوالہ جات نہیں دے سکتا۔ لیکن اگر بڑی تصویر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو سمجھ میں آتا ہے۔ نجات میں خُدا کا مقصد بنی نوع انسان کی تخلیق میں اُس کے مقاصد کی بحالی ہے، اور ساتھ ہی اُس چیز کی بازیابی بھی ہے جو انسان کے گمراہ ہونے پر کھو گیا تھا۔ خُداوند کا مقصد یہ نہیں ہے کہ زمین پر زندگی کو ہمارے لیے کسی اجنبی چیز سے بدل دیا جائے بلکہ اُس کو بحال کرنا ہے جیسا کہ یہ ہونا چاہیے تھا۔

تسلسل کو یاد رکھیں

آسمان کے ہمارے مطالعے کے دوران تسلسل ایک مستقل موضوع رہا ہے: خدا کے خاندان میں شناخت کا تسلسل اور زمین میں تسلسل، وہ گھر جو خداوند نے اپنے خاندان کے لیے بنایا تھا۔ زندگی جیسا کہ ہم جانتے ہیں یہ جاری رہے گی۔ اس زوال پذیر دنیا کی بہترین زندگی ہمیں اس بات کی جھلک دیتی ہے کہ آگے کیا ہے۔ زمانہ کے آغاز سے لے کر اب تک زمین پر موجود ہر ثقافت نے خاندان، عیدوں اور تقریبات کی خوشیوں کا مزہ لیا ہے۔ یہ آنے والی زندگی میں نہیں رکے گا۔

افسوس کی بات ہے کہ آسمان کے بارے میں غلط معلومات کی وجہ سے، ہمیں خوف ہے کہ ہم زندگی کے ان پیارے پہلوؤں کا دوبارہ کبھی تجربہ نہیں کریں گے۔ جب کسی پیارے کی موت ہو جاتی ہے، تو یہ سننا کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ پیچھے رہ جانے والوں کو صرف ایک اور کرسمس، ایک اور سالگرہ، ایک اور خاندانی تعطیل کے لیے بے تابانہ طور پر ترس جاتا ہے۔ میں غم کے اس احساس کو پوری طرح سمجھتی ہوں کیونکہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے۔ اس کے باوجود جو کچھ عارضی طور پر ختم ہو گیا ہے اس کے درمیان امید ہے کیونکہ ہم آنے والی زندگی میں خاندان اور دوستوں کے ساتھ جشن منائیں گے۔ ہم ان کے ساتھ ایک اور کرسمس منائیں گے!

میں نے متعدد بار اجنبی بیٹے کی تمثیل کا حوالہ دیا ہے۔ یسوع نے کہانی بیان کی تا کہ یہ واضح ہو کہ جب ایک بے راہ بیٹا گھر آتا ہے تو آسمان کیسے جواب دیتا ہے (لوقا 15 :32-11)۔ رب نے باپ اور بیٹے کے درمیان تعلقات کی بحالی کے ساتھ ساتھ ان کے دوبارہ ملاپ پر جشن کو بھی بیان کیا۔ بہت خوش والد نے اپنے لڑکے کو واپس خوش آمدید کہنے کے لیے ایک پارٹی دی۔ یہ موسیقی، رقص، کھانے، مشروبات، اور مہمانوں کے ساتھ ایک گالا ایونٹ تھا جس کے بارے میں آپ اور میں سوچتے ہیں جب ہم کسی پارٹی کا تصور کرتے ہیں۔ یسوع نے اس خیال کو اپنے نقطہ نظر کو بیانکرنے کے لئے استعمال نہیں کیا ہو گا کہ جب تک کہ خاندان اور دوستوں کے درمیان خوشگوار تعامل ہمارے مستقبل کا حصہ نہ ہو۔ بائبل اصل میں یہ بیانکرتی ہے کہ خدا خود نئی زمین پر اپنے خاندان کے لیے ایک پارٹی کی میزبانی کر رہا ہے۔

"اور ربُّ الافواج اِس پہاڑ پر سب قَوموں کے لئے فربہ چِیزوں سے ایک ضِیافت تیّار کرے گا بلکہ ایک ضِیافت تلچھٹ پر سے نِتھری ہُوئی مَے سے۔ ہاں فربہ چِیزوں سے جو پُر مغز ہُوں اور مَے سے جو تلچھٹ پر سے خُوب نِتھری ہُوئی ہو۔ اور وہ اِس پہاڑ پر اُس پردہ کو جو تمام لوگوں پر پڑا ہے اور اُس نِقاب کو جو سب قَوموں پر لٹک رہا ہے دُور کر دے گا۔ وہ مَوت کو ہمیشہ کے

لئے نابُود کرے گا اور خُداوند خُدا سب کے چہروں سے آنسُو پونچھ ڈالے گا اور اپنے لوگوں کی رُسوائی تمام سرزمین پر سے مِٹا دے گا کیونکہ خُداوند نے یہ فرمایا ہے۔" (یسعیاہ 25 : 8-6)

وہ تہوار جو آنے والی زندگی میں ہمارا انتظار کر رہے ہیں اس گناہ کی تباہ شدہ زمین پر اب تک کی بہترین پارٹیوں کو شرمندہ کر دیں گے۔ کیا آپ ان تقریبات کا تصور کر سکتے ہیں جو ہم خاندان اور دوستوں کے ساتھ منائیں گے جب ہم سب مکمل ہو جائیں گے اور بدعنوانی کا ہر نشان ختم ہو جائے گا؟ تصور کریں کہ چھٹی کے کھانے پر بیٹھا ہے جہاں کوئی بھی شرابی نہیں ہوتا ہے، اور کوئی چیخ و پکار نہیں کرتا۔

زندگی کی خوشی

اس موجودہ زندگی میں اچھے وقت جتنے شاندار ہو سکتے ہیں، وہ اکثر گرتی ہوئی دنیا میں زندگی کی حقیقتوں سے داغدار ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب زندگی کی خوشیاں ہماری ہر توقع پر پورا اترتی ہیں، نقصان کے بیچ سطح کے بالکل نیچے پڑے ہیں کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ بہت اچھا ہے۔ لیکن یہ ہمارے مستقبل کے گھر میں بدلنے والا ہے۔ بڑھاپے اور موت کا پیش خیمہ سایہ ہمیشہ کے لیے دور ہو جائے گا اور زندگی کی خوشی ہمیں بحال کر دی جائے گی۔

ہر کوئی بچوں کو کھیلتے دیکھ کر لطف اندوز ہوتا ہے کیونکہ یہ ہمیں اس لذت اور حیرت کی یاد دلاتا ہے جب ہم زندگی کی تلخ حقیقتوں کو جاننے کے لیے بوڑھے ہونے سے پہلے تھے۔ ہم میں سے ہر ایک بچپن کی گرمیوں کا جادو ہمارے سامنے لامتناہی پھیلا ہوا یاد کر سکتا ہے۔ ہم گھنٹوں گھاس میں پڑے رہیں گے اور دوپہر کے آسمان پر بادلوں کی شکل بدلتے دیکھیں گے۔ رات کو، ہم اپنے دوستوں کے ساتھ بھاگتے اور ایک برتن میں فائر فلائیز پکڑیں گے۔ زندگی کے لیے بچوں جیسا جذبہ، وہ جوش اور رجائیت جو مستقبل کے لیے امید سے پیدا ہوتی ہے، زندگی کی خوشی پھر سے ہماری ہوگی۔

بکٹ لسٹ کی ضرورت نہیں

بہت سے لوگوں کے پاس بکٹ لسٹ یا ان چیزوں کی فہرست ہوتی ہے جہاں وہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ مقامات جہاں وہ مرنے سے پہلے جانا چاہتے ہیں: گرینڈ وادی دیکھیں، اسکائی ڈائیونگ پر جائیں، ماؤنٹ ایورسٹ پر چڑھیں، ہوائی کا سفر کریں۔ بکٹ لسٹیں اس یقین سے نکلتی ہیں کہ اگر آپ نے اس زندگی میں کچھ نہیں کیا تو آپ اسے کبھی نہیں کر پائیں گے۔ ایسی سوچ مستقبل کی سمجھ کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ زندگی میں اس زندگی کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے، اور ہمارے بہت سے تحائف، ہنر، جذبے اور دلچسپیاں اس زندگی کے لیے نہیں بلکہ آنے والی زندگی کے لیے ہیں۔ جب آپ اس سچائی کو جان لیتے ہیں، تو یہ دباؤ کے ساتھ ساتھ غم کے احساس کو بھی دور کرتا ہے جو آپ جانتے ہیں کہ وقت ختم ہونے سے پہلے کیا حاصل ہوتا ہے۔ آپ نہیں کریں گے۔

میرے پاس ان چیزوں کی نئی زمین کی فہرست ہے جو میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں اور وہ جگہیں جہاں میں زمین کو نیا بنانے کے بعد دیکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ میری فہرست کے اوپری حصے میں تاریخ کے بارے میں میرا شوق ہے۔ مجھے بچپن سے ہی ماضی کا مطالعہ کرنا پسند ہے لیکن اس خواہش پر عمل کرنے کے لیے میرے پاس وقت یا وسائل نہیں ہیں۔ مجھے نئی زمین پر یہ موقع ملے گا۔ میں دنیا بھر کے تاریخی مقامات کی سیر کرنے جا رہا ہوں۔ میں ان مردوں اور عورتوں سے ملنے کا منتظر ہوں جو درحقیقت ان جگہوں اور ادوار میں رہتے تھے جنہیں میں دریافت کروں گا۔ وہ مجھے ہر سائٹ پر کیا ہوا اس کے بارے میں بتا سکتے ہیں اور مجھے وہ تفصیلات بتا سکتے ہیں جو تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتی ہیں۔

میں بہت پہلے کے واقعات دیکھنا چاہتی ہوں جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں اکثر ایک جگہ پر کھڑی ہوتی ہوں اور تصویر بنانے کی کوشش کرتی ہوں کہ پچھلی صدیوں میں یہ کیسا لگتا تھا۔ چونکہ خدا کے لئے وقت کی بندش نہیں ہے اس لئے میں اس سے پوری طرح سے توقع ہے کہ وہ مجھے تاریخ کو اس طرح دیکھنے کی اجازت دے گا جیسے میں وہاں ہوں۔ میں گواہی دینا چاہتی ہوں کہ خدا نے زمانہ شروع ہونے سے ہی انسانوں کے معاملات میں کس طرح کام کیا ہے اور یہ سب کچھ اپنے مقاصد کے لیے کیا ہے۔ اگر آپ سٹار ٹریک کے پرستار ہیں تو بلاشبہ آپ سٹار شپ انٹرپرائز پر ہولوڈیک سے واقف ہیں۔ یہ ایک مجازی حقیقت کا نظام تھا جس نے عملے کو اپنے فرائض سے وقفہ لینے، ماضی میں واپس جانے اور حقیقت میں اس کا تجربہ کرنے کے قابل بنایا۔ یقیناً خدا کا رزق اس مستقبل کے موڑ کے خالق کے تصور سے بالاتر ہو گا۔

پہلے باب میں ذکر کیے گئے باپ کے بارے میں سوچیں، جو ابتدائی موت سے اپنے بچوں سے جدا ہو گیا تھا۔ ایک بار دوبارہ ملنے کے بعد، وہ اور اس کے بڑے بچے وقت کے ساتھ پیچھے ہٹ کر بچپن کے کھوئے ہوئے سالوں کو دوبارہ بنانے کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ چاہے آپ اتفاق کریں یا نہ کریں، یہاں میرا نقطہ نظر ہے: آگے جو ہے وہ فائدہ ہے، نقصان نہیں۔ اپنی بکٹ لسٹ کو پھینک دیں اور زمین کی نئی فہرست شروع کریں!

نئی زمین پر، آپ کسی ایسے جذبے، پیشہ یا کھیل کا پیچھا کر سکتے ہیں جس کے لیے آپ کے پاس اس زندگی میں وقت نہیں تھا۔ شاید آپ ایک عظیم ناول لکھیں گے یا ایک خوبصورت سمفنی تحریر کریں گے جب آپ ان صلاحیتوں کو استعمال کریں گے جو زندگی کے حالات کی وجہ سے غیر فعال ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نظام شمسی کے کنارے پر کسی سیارے پر چلنے والے پہلے شخصوں گے کیونکہ آپ بیرونی خلا میں سفر کرنے کے اپنے پہلے غیر حقیقی، زندگی بھر کے خواب کو پورا کر رہے ہیں۔

اس زمین پر، جب آپ بوڑھے ہو جاتے ہیں، آپ صرف اس وقت تک پیچھے مڑ کر دیکھ سکتے ہیں جب تک کہ آپ رب کو نہ جانیں اور اپنی قسمت کو نہ سمجھیں۔ یہ زندگی زمین پر زندگی کا آپ کا واحد موقع نہیں ہے۔ زندگی آپ کے پیچھے نہیں ہے۔ یہ آپ سے آگے ہے۔ کوئی بھی پرانی زمین کی طرف پلٹ کر رونے والا نہیں ہے، "کاش میں... صرف ایک بار۔"

گھڑی ختم ہو رہی ہے، لیکن حوصلہ شکنی نہ کریں۔ کوئی کھوئے ہوئے مواقع نہیں ہیں، صرف ملتوی ہیں۔ ہمارا ایک مستقبل ہے، نہ صرف موجودہ آسمان میں، بلکہ نئی زمین پر جی اُٹھے، مکمل طور پر کامل مرد اور عورتیں ہمیشہ کے لیے جوان رہتے ہیں اور وقت کے ساتھ، اس دباؤ میں نہیں کہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

"لیکن صادِقوں کی راہ نُورِ سحر کی مانند ہے جِس کی روشنی دوپہر تک بڑھتی ہی جاتی ہے۔" (امثال 18:4)

نتیجہ

آج کل مسیحی حلقوں میں زیادہ تر توجہ اس زندگی پر مرکوز ہے اور یہ سب کچھ کرنا بہت کم، اگر کوئی ہے تو، ہماری حتمی تقدیر پر زور دے کر ہو سکتا ہے۔ بہترین زندگی گزارنے کی کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن ہمیں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ ہم ابدی مخلوق ہیں اور ہمارے وجود کا بڑا حصہ اس دنیا سے جانے کے بعد ہے۔ اگر یہ موجودہ زندگی ہمارے وجود کی خاص بات ہے تو ہم لوگ افسوسناک ہیں۔ جیسا کہ عظیم رسول پَولُس نے لکھا،

"اگر ہم صِرف اِسی زِندگی میں مسیح میں اُمّید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں سے زِیادہ بد نصِیب ہیں۔"

(1 کُرِنتھِیوں 19:15)

ہمارے نقطہ نظر کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ جو آگے ہے وہ بعد کی زندگی نہیں ہے۔ یہ پری لائف ہے۔

پَولُس نے ایک اور بیان دیا جو دہرایا جاتا ہے جب ہم آسمان کے بارے میں اپنے مطالعہ کو قریب لاتے ہیں۔

"عالَمِ بالا کی چِیزوں کے خیال میں رہو نہ کہ زمِین پر کی چِیزوں کے۔ " (کُلسِّیوں 2:3)

اس کے الفاظ میں ایسی حکمت ہے۔ گناہ سے متاثرہ دنیا میں زندگی انتہائی مشکل ہو سکتی ہے، لیکن آنے والی چیزوں کا علم سفر کے لیے امید اور طاقت فراہم کرتا ہے۔ رسول نے یہ الفاظ بھی لکھے:

"کیونکہ ہماری دَم بھر کی ہلکی سی مُصِیبت ہمارے لئے از حد بھاری اور ابدی جلال پَیدا کرتی جاتی ہے۔ جِس حال میں کہ ہم دیکھی ہُوئی چِیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چِیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہُوئی چِیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چِیزیں ابدی ہیں۔ " (2 کُرِنتھِیوں 4 : 18-17)

آسمان کے بارے میں غلط معلومات نے آنے والی چیزوں کی توقع کرنے کی بہت سی خوشیوں کو چھین لیا ہے۔ یہ غلطیاں ہمارے ابدی گھر کو فائدے کی بجائے نقصان کی طرح محسوس کرتی ہیں۔ اگر یسوع آپ کا خُداوند اور نجات دہندہ، آپ کو اس زندگی کے بعد کی زندگی سے ڈرنے یا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا مستقبل روشن ہے، پہلے موجودہ پوشیدہ آسمان میں

اور پھر نئی زمین پر جب آسمان زمین پر آتا ہے۔ نئی زمین وہ زمین ہو گی جسے ہم جانتے ہیں اور پیار کرنے والی نئی لیکن مانوس، بدلی ہوئی لیکن پہچانی جاسکتی ہے۔

ہمارا ہمیشہ کے لیے گھر بور نگ، عجیب یا دوسری دنیاوی نہیں ہو گا۔ وہی ہو گا جو زندگی کا ہونا تھا۔ جب ہم اپنی پوری صلاحیت تک پہنچیں گے تو انسان کے لیے خدا کے مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ اس کا گھر ہمارا گھر ہو گا اور وہ سب کچھ جو ہم کرتے ہیں خواہ کام پر ہو یا کھیل میں -اس کی حمد و ثنا کرے گا، ہمارے ساتھی آدمی کو برکت دے گا، اور ہمیں مطمئن کرنے سے زیادہ۔

ہم ہر سوال کا جواب نہیں دے سکتے کہ آگے کیا ہے۔ لیکن آیئے ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ جو ہم ابھی تک نہیں جانتے ہیں اس پر ہمارے اعتماد کو کمزور کریں یا جو بائبل واضح طور پر ظاہر کرتی ہے اس پر ہمارے جوش کو چور یکریں۔ آسمان کی بادشاہی فائدہ ہے، نقصان نہیں، اور بہترین ابھی آنا باقی ہے!

آسمان کا راستہ

ہم میں سے اکثر اپنے آپ کو اچھے انسان سمجھتے ہیں۔ لیکن آسمان پر داخل ہونے کے لیے ہمیں کتنا اچھا ہونا چاہیے اس کا معیار خود خدا ہے اور ہم میں سے کوئی بھی اس کی پیمائش نہیں کرتا۔

"اِس لئے کہ سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں۔ "(رومیوں 3 : 23)

ہم نے خُدا کے قانون کو توڑا ہے اور ایک مقدس خُدا کے سامنے گناہ کے مجرم ہیں۔ ہمارے گناہ نے ہمیں اپنے گھر میں خُداوند کے ساتھ مستقبل کے لیے نااہل کر دیا ہے۔

صلیب پر یسوع کی قربانی اس حالت کا واحد علاج ہے۔ یسوع ایک نبی یا اچھے اخلاقی استاد سے زیادہ ہے۔ وہ خدا ہے انسان بنے بغیر خدا بنا رہا۔ دو ہزار سال پہلے، وہ ابدیت سے نکل کر زمان و مکان میں آیا۔ خُداوند نے انسانی فطرت کو اپنا لیا اور گناہ کی ادائیگی کے لیے صلیب پر گیا تاکہ آسمان ایک بار پھر مردوں اور عورتوں کے لیے کھول دی جائے۔

جب ہم یسوع مسیح کو اپنے نجات دہندہ کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اس کی قربانی نے ہمارے گناہوں کی قیمت ادا کی، تو وہ دھل جاتے ہیں۔ یسوع کی قربانی کو قبول کرنے میں اس کی موت اور قیامت کے بارے میں تاریخی حقائق پر یقین کرنے سے زیادہ شامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے گھٹنے اس کے سامنے رب کے طور پر جھکائیں اور اپنی زندگی اس کے سپرد کر دیں۔ اگر آپ اس زندگی میں خدا کو اپنا دل، دماغ اور روح (اپنا پورا وجود) دیتے ہیں، تو وہ آپ کو اپنے ساتھ لامتناہی زندگی دے گا، پہلے موجودہ پوشیدہ آسمان میں اور پھر نئی زمین پر۔

زندگی نازک ہے اور کل کسی سے وعدہ نہیں کیا جاتا۔ اگر آپ نے کبھی بھی یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خُداوند تسلیم نہیں کیا ہے، تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ اُس سے یہ عہد کریں۔ اُس کے بغیر ابدیت میں مت جاؤ۔ یسوع ہی آسمان کا واحد راستہ ہے۔

نوٹس

1- 2 کرنتھیوں 12 :4 میں، پَولُس رسول نے اطلاع دی کہ "دیکھو یہ تیسری بار مَیں تُمہارے پاس آنے کے لِئے تیّار ہُوں اور تُم پر بوجھ نہ ڈالُوں گا۔ اِس لِئے کہ مَیں تُمہارے مال کا نہیں بلکہ تُمہارا ہی خواہاں ہُوں کیونکہ لڑکوں کو ماں باپ کے لِئے جمع کرنا نہیں چاہیئے بلکہ ماں باپ کو لڑکوں کے لِئے۔ "(2 کُرِنتِھیوں 12 :14)۔ اس حوالے سے بعض اوقات یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ خُداوند نہیں چاہتا کہ ہم آسمان کے بارے میں کچھ جانیں کیونکہ پَولُس نے اپنے تجربے کے بارے میں بات نہیں کی۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر یوحنا کو مکاشفہ کی کتاب میں اپنے آسمان پر جانے کا تفصیلی احوال کیوں لکھا گیا؟ پَولُس نے اپنے تجربے کے بارے میں دو وجوہات کی بنا پر نہیں لکھا۔ سب سے پہلے، آسمان پر رہتے ہوئے، اس نے ایسی باتیں سنی تھیں جن کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں مل پا رہے تھے۔ دوسرا، صرف خدا کو معلوم وجوہات کی بنا پر، رسول کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اپنے آسمان کے سفر کے بارے میں کوئی خاص تفصیلات ظاہر نہ کرے۔

2- یروشلم کی ہیکل دراصل ایک پرانے ڈھانچے پر مبنی تھا جسے ٹیبرنیکل (Tabernacle) کہا جاتا تھا۔ خیمہ کو ایک ایسی جگہ کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا جہاں خُداوند اپنے لوگوں سے اس وقت مل سکتا تھا جب وہ عبادت کرتے تھے اور قربانیاں پیش کرتے تھے۔ خُدا نے موسیٰ کو خیمے کی تعمیر کے لیے مخصوص ہدایات دی تھیں جب موسیٰ کوہِ سینا پر خدا کی شریعت کو حاصل کرنے کے لیے گئے تھے۔ خُداوند نے اُس سے کہا "اور وہ میرے لِئے ایک مَقدِس بنائیں تاکہ مَیں اُن کے درمیان سکُونت کرُوں۔ اور مسکن اور اُس کے سارے سامان کا جو نمُونہ مَیں تُجھے دِکھاؤُں ٹھیک اُسی کے مُطابِق تُم اُسے بنانا۔" (خروج 25 : 9-8) پَولُس نے بعد میں انکشاف کیا کہ موسیٰ کو دیا گیا نمونہ آسمانی ساخت پر مبنی تھا (عبرانیوں 8 :5، 9 :23)۔

3- لوگ بعض اوقات فقیر اور امیر آدمی کے اکاؤنٹ کو ایک حقیقی واقعہ کے بجائے محض ایک کہانی قرار دیتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا، کیونکہ یسوع نے ایک آدمی کو لعزر کہا۔ بہت سی تمثیلوں میں یسوع نے بتایا، یہ واحد موقع ہے جب اس نے کسی کو نام دیا۔ خداوند کا ایک قریبی دوست تھا جس کا نام لعزر تھا (یوحنا 11 :5)۔ یہ کوئی

سمجھداری کی بات نہیں کہ وہ بھکاری کے لیے اس نام کا انتخاب کرے گا کیونکہ یہ اسکے دوست کے ساتھ آسانی سے الجھ سکتا ہے، حالایہ کہ یہ کسی حقیقی شخص کا اصلی نام ہو۔

یسوع کے مطابق، ہر آدمی کی قسمت بہت مختلف تھی اور زندگی میں اسکے اعمال سے براہ راست جڑی ہوئی تھی۔ امیر آدمی عذاب کی جگہ آسمان پر چلا گیا۔ لعزر ایک ایسی جگہ پر گیا جہاں اس نے "آرام اور لذت" کا تجربہ کیا جن سے وہ زندگی میں کھو گیا تھا (لوقا16: 25)۔ یسوع نے یہ کہانی اس جواب کے حصے کے طور پر کہی جو اس نے مذہبی رہنماؤں کے ایک گروہ کو دیا جسے فریسیوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ فریسی، امیر آدمی کی طرح، انتہائی لالچی تھے۔ اپنی تمثیل کے ذریعے، خُداوند نے اِن آدمیوں کو خبردار کیا کہ اگر وہ قادرِ مطلق خُدا کو جواب دینے میں ناکام رہے تو اُن کے لالچ کے نتائج ہوں گے۔

یسوع کی داستان کے کچھ پہلو اس کتاب میں اس سے کہیں زیادہ وضاحت کے متقاضی ہیں۔ لیکن ہم اس بارے میں مفید معلومات اکٹھا کرسکتے ہیں کہ انسان غیب کے دائرے میں کیسا ہے۔

4- جب لوگوں کو معلوم ہوتا ہے کہ غیب کے دائرے میں موجود مرد اور عورتیں زمین پر ہونے والی سرگرمیوں سے باخبر ہیں، تو یہ سوال اکثر سامنے آتا ہے: اگر ہمارے دوست اور پیارے ہماری آزمائشوں اور آنسوؤں کے بارے میں جانتے ہیں، تو کیا یہ ان کی خوشی کو ختم نہیں کرے گا؟ نہیں، کیونکہ آسمان پر لوگوں کا نقطہ نظر مختلف ہے۔ وہ چیزوں کو ابدیت کے نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ آنے والی زندگی کی خوشی کے مقابلے زمین پر دکھ بہت کم ہیں۔ یہ ایک ایسے والدین کی طرح ہے جس کا بچہ ایک پسندیدہ کھلونا کھو دیتا ہے۔ اگرچہ بچہ واقعی دل شکستہ ہے، لیکن اس کی ماں اور باپ جانتے ہیں کہ پوری زندگی کے لحاظ سے، ایک کھلونے کا کھو جانا اتنا تباہ کن نہیں ہے جتنا کہ اس وقت اس نوجوان کو لگتا ہے۔ آسمان کے لوگ سمجھتے ہیں کہ زندگی کی مشکلات اور تکلیفیں ہمیشہ کے مقابلے میں لمحاتی ہیں، اس لیے وہ زندگی کی مشکلات سے اسی طرح پریشان نہیں ہوتے جس طرح ہم پریشان نہیں ہوتے (2 کرنتھیوں4 : 18-17، رومیوں18:8)۔

جب یوحنا آسمان پر تھا، اس نے مردوں اور عورتوں کو خدا سے ان لوگوں کے لیے پکارتے دیکھا جو مسیح میں اپنے ایمان کی وجہ سے شہید ہونے والے تھے۔ آسمان پر ان لوگوں نے یہ دعا نہیں کی، "ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو قتل ہونے سے روکو۔" اسکے بجائے انہوں نے دعا کی، "خداوند، آپ کب زمین پر انصاف کریں گے اور

معاملات کو درست کریں گے؟" وہ، بقیہ آسمانی باشندوں کے ساتھ، یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کا حتمی مقصد عارضی مصائب اور نقصان کے انفرادی معاملات کو روکنا نہیں ہے بلکہ انسانوں اور زمین کو مستقل طور پر بحال کرنا ہے جو اس کا ارادہ تھا اس سے پہلے کہ انہیں گناہ سے نقصان پہنچے۔

کیا آسمان پر لوگ جانتے ہیں کہ ہمیں نئی گاڑی یا نوکری میں ترقی ملتی ہے؟ بائبل نہیں کہتی۔ بلکہ، یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ ہماری روحانی حالت اور خدا کے مخلصی کے کھلے منصوبے کے بارے میں سب سے زیادہ فکر مند ہیں(لوقا9: 31-28 ؛عبرانیوں12 1:)۔

5- ان مردوں اور عورتوں کی قسمت کے بارے میں مزید جاننے کے لیے جو غیر مسیحی ممالک میں رہتے ہیں اور انہوں نے کبھی یسوع کا نام نہیں سنا، ہماری ویب سائٹ(www.richesinchrist.com) پر جائیں۔ آپ کو اس موضوع پر دو گہرائی سے آڈیو تعلیمات ملیں گی: جنگل میں مقامی لوگوں کے بارے میں کیا ہے(4 اکتوبر 2013) اور جنگل میں مقامی لوگوں کے بارے میں(11 اکتوبر 2013)۔

6- پرانے عہد نامے کے انبیاء کو زمین پر خدا کی ابدی بادشاہی کے قیام کے سلسلے میں رونما ہونے والے واقعات کے بارے میں ہر طرح کی تفصیل نہیں دی گئی تھی۔ نتیجتاً، ایک ہی پیشینگوئی میں کئی ایسے واقعات شامل ہو سکتے ہیں جو کئی سالوں سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، یسعیاہ نے لکھا، "اِس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولّد ہُوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کندھے پر ہوگی اور اُس کا نام عجِیب مُشِیر خُدایِ قادِر ابدِیت کا باپ سلامتی کا شاہزادہ ہوگا۔ " (یسعیاہ 6:9) اس کی پیشینگوئی کا آغاز یسوع کے پہلے آنے والے بچے کے طور پر جو مریم کے ہاں پیدا ہوا، بیان کرتا ہے۔ لیکن دوسرے حصے سے مراد وہ کچھ ہے جو وہ اپنے دوسرے آنے والے حصے کے طور پر کرے گا–زمینی حکومت پر کنٹرول۔

خُداوند کی واپسی کے مختلف مراحل ہیں، نیز ایسے واقعات جو وقت کے ساتھ ساتھ سامنے آتے ہیں (بے خودی، مصیبت، مختلف فیصلے، ہزار سالہ بادشاہی)۔ یہ ایک اور کتاب کے عنوانات ہیں۔ ہمارا موجودہ مقصد نئے آسمانوں اور نئی زمین کے حتمی نتائج کا جائزہ لینا ہے۔ نئی زمین پر زندگی کو بیان کرنے کے لیے میں جن آیات کا حوالہ دیتا ہوں وہ ان اقتباسات میں موجود ہیں جن میں رب کی واپسی کے دیگر پہلو بھی شامل ہیں۔ امید ہے کہ، یہ نوٹ کسی

بھی الجھن کو دور کر دے گا جو پیدا ہو سکتا ہے اگر آپ نے ان آیات کو نئی زمین کے علاوہ مخصوص اختتامی وقت کے واقعات پر لاگو کیا ہے۔ ان حوالوں میں اوور لیپ ہے۔

7- مندرجہ ذیل **اعمال اور حقیقتوں** میں ایک مضمون سے ایک اقتباس ہے، جو انسٹی ٹیوٹ فار کریشن ریسرچ کی ماہانہ اشاعت ہے: "گزشتہ برسوں کے دوران، تخلیق کے مفکرین نے سیلاب سے پہلے کے بہت سے امکانات کا جائزہ لیا ہے۔ مثال کے طور پر، بخارات کا پرانا ICR ماڈل۔ کینو پی کیپنگ زمین کے ماحول نے سخت ماڈلنگ ٹیسٹوں کے تحت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ نئی معلومات آنے تک، ہمیں سیلاب سے پہلے کی دنیا کی تفصیلی تعمیر نو پر اصرار نہیں کرنا چاہیے، لیکن ہم تھوڑی سی سائنس اور بہت ساری پیدائش کے ساتھ اس دلچسپ وقت کی چھان بین جاری رکھ سکتے ہیں۔" (تھامس جنوری 2016، صفحہ 20)۔

8- مزید ثبوت کے طور پر کہ پہلے مسیحیوں کا خیال تھا کہ جانوران کے میک اپ کا ایک غیر مادی حصہ رکھتے ہیں، دیکھیں کہ نئے عہد نامے کے مصنفین نے کلام پاک کے ایک مانوس حوالے میں لفظ psuche کا استعمال کیسے کیا۔ یہ آیت یسوع کے آسمان پر واپس آنے کے چند سال بعد لکھی گئی تھی۔ بولڈ پرنٹ میں ہر لفظ اصل یونانی متن میں psuche ہے۔ "کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا اُسے پائے گا۔ اور اگر آدمی ساری دُنیا حاصِل کرے اور اپنی جان کا نُقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائِدہ ہو گا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟ "(متی 16 : 26-25)

9- سوالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ زندگی کا درخت اور نیکی اور بدی کے علم کے درخت کے ساتھ ساتھ ان کا مقصد کس قسم کے درخت تھے۔ بائبل یہ نہیں بتاتی کہ وہ کس قسم کے درخت تھے۔ ان کے مقصد کے بارے میں، جگہ تفصیلی بحث کی اجازت نہیں دیتی، لیکن ایک سوچ پر غور کریں۔ اگرچہ دونوں حقیقی درخت تھے، لیکن وہ علامتی بھی تھے۔ اگر آدم نے زندگی کے درخت سے کھایا ہوتا، تو یہ رب کے تابع ہونے اور اس پر انحصار کا اظہار ہوتا۔ یہ انتخاب آدم (اور آدم میں انسان) کو خُدا میں ابدی زندگی کے لیے متحد کر دیتا۔ دوسرے درخت سے کھانا رب کی طرف سے آزادی کی طرف ایک انتخاب تھا۔ اسکے نتیجے میں آدم اور نسل انسانی کے لیے موت واقع ہوئی کیونکہ اس نے بنی نوع انسان کو زندگی کے واحد ذریعہ، قادرِ مطلق خُدا سے الگ کر دیا۔

10- حقیقت یہ ہے کہ موسیٰ اور ایلیا نے یسوع کے ساتھ بات کی تھی اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ انسان غیب کے دائرے میں زمین پر لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں. یہ تقریب ایک منفرد صورت حال تھی۔ پرانے عہد نامے کے یہ دو مقدسین یسوع کے ساتھ بات کرنے آئے تھے، جو خدا کا مجسم (یا انسانی جسم میں خدا) تھا اور ہے۔ انہوں نے پطرس، یعقوب یا یوحنا سے کچھ نہیں کہا۔ موسیٰ اور ایلیاہ دونوں نے اپنی زندگیوں کے دوران نجات کے خُدا کے سامنے آنے والے منصوبے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس منصوبے میں مصلوبیت ایک اہم واقعہ تھا، اور ان لوگوں کو اس کے رونما ہونے سے کچھ ہی دیر پہلے خداوند سے مشورہ کرنے کا اعزاز دیا گیا تھا۔

11- کیا ہم یقین کر سکتے ہیں کہ بچے اور چھوٹے بچے آسمان پر جائیں گے؟ اس مسئلہ پر تفصیلی بحث سے ایک اور کتاب بھر جائے گی۔ لیکن کچھ مختصر خیالات پر غور کریں۔ بائبل کی کوئی بھی ایسی آیت نہیں ہے جو براہ راست کہتی ہو کہ بچے آسمان پر جائیں یا نہ جائیں۔ لیکن خدا کا کلام ہمیں کئی مضبوط اشارے دیتا ہے۔ صحیفہ ہمیں بتاتا ہے کہ جب داؤد بادشاہ کا شیر خوار بیٹا مر گیا تو اس غمزدہ باپ کو اس علم سے تسلی ملی کہ وہ اپنے بچے کو آنے والی زندگی میں دوبارہ دیکھے گا (2 سموئیل 12: 23)۔

خُدا ایک منصفانہ خُدا ہے جو ہر انسان کے ذریعے درست کرتا ہے، بشمول وہ لوگ جو یسوع مسیح کے ذریعے نجات کی خوشخبری کو تسلیم کرنے کے لیے بوڑھے ہونے سے پہلے مر جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے آسمان کے بارے میں اپنے پورے مطالعہ پر بحث کی ہے، قادرِ مطلق خُدا کا منصوبہ تباہی نہیں ہے بلکہ اُس کی بحالی اور چھٹکارا ہے جسے اُس نے شروع میں تخلیق کیا تھا۔ بائبل اعلان کرتی ہے کہ اپنی موت اور جی اُٹھنے کے ذریعے، یسوع نے بنی نوع انسان کے لیے بہت کچھ فراہم کیا جتنا آدم کے گناہ نے خدا کی تخلیق سے لیا تھا (رومیوں 5: 19-12) ۔ خُداوند کے کردار اور چھٹکارے میں اُس کے مقصد کی بنیاد پر، ہم یقین سے رہ سکتے ہیں کہ، کسی نہ کسی طرح، صلیب کے ذریعے بچوں اور چھوٹے بچوں کے لیے انتظامات ہیں۔

BIBLIOGRAPHY

Missler, Chuck, and Mark Eastman. 2013. *Alien Encounters*: *The Secret Behind the UFO Phenomenon*. Coeur d'Alene, ID: Koinonia House, pp. 85-87.

Strong, James. 2004. *Strong's Complete Word Study Concordance: Expanded Edition*. Edited by Warren Baker. Chattanooga, TN: AMG Publishers.

Thomas, Brian. 2016. "Creation Q & A: What Was the Pre-Flood World Like?" *Acts & Facts*, January, p. 20.

Vine, W. E. 1984. *The Expanded Vine's Expository Dictionary of New Testament Words*. Edited by John R. Kohlenberger. Minneapolis, MN: Bethany House Publishers.

Webster's New Students Dictionary. 1969. Springfield, MA: G & C Merriam Co